بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دیباچہ طبع ثانی

کچھ عرصہ ہوا آرین ڈبیٹنگ کلب امرتسر نے بڑے شد و مد کے ساتھ مسلمانوں کو گوشت خوری کے مسئلہ پر بحث کرنے کے لئے چیلنج دیا تھا جو اسلامک ڈبیٹنگ کلب امرتسر کی طرف سے بخوشی منظور کیا گیا اور ہر دو مجالس کی باہمی قرارداد سے آرین ڈبیٹنگ کلب امرتسر کے پریسیڈنٹ بابو صاحب یال جی اور اسلامک ڈبیٹنگ کلب امرتسر کے صدر مولانا احمد الدین صاحب کے درمیان ایک تحریری مناظرہ ہوا جو "مباحثہ گوشت خوری" کے عنوان سے اُنہی ایام میں رسالہ ضیاء الاسلام امرتسر میں من وعن شائع کر کے حق و باطل میں فیصلہ کرنے کیلئے پبلک کے سامنے پیش کر دیا گیا تھا چونکہ یہ رسالہ اپنے موضوع اور نوعیت کے لحاظ سے بالکل نرالا اور صدق و کذب کے درمیان فیصلہ کن تھا اسلئے اس کی کاپیاں ہاتھوں ہاتھ بک گئیں اور پبلک میں غیر معمولی طور پر اس کی مانگ اور خواہش پیدا ہو گئی اور جوں جوں اس کی کمیابی ہوتی گئی۔ شوق بڑھتا گیا۔

پس اب ہم بنظر افادۂ عام اس قیمتی خزانہ کو دوبارہ نہایت صحت و صفائی

کے ساتھ شائع کرتے ہیں اور اس تحریری مناظرہ کے ساتھ (جس کو فاضل آریہ مناظر نے اپنی کمزوری کیوجہ سے ادھورا چھوڑ کر بلطائف الحیل پیچھا چھڑانے کی کوشش کی تھی) مولانا کی اون تقاریر کو جو اسلامک ڈبیٹنگ کلب امرتسر کے متعدد جلسوں میں اسی موضوع پر ہوتی رہیں ضمیمہ کے طور پر شامل کرتے ہیں تاکہ طالبان حق کے لئے ایک مکمل مایہ تحقیق مہیا ہو+

ہمیں امید ہے کہ اس جامع ومانع رسالہ کی اشاعت کے بعد اس مسئلہ پر کسی مخالف کو لب جنبانی کی جرأت نہ ہوگی اور یہ رسالہ اپنے فوائد و بیش بہا معلومات کے لحاظ سے قبولیت عامہ کی سند حاصل کریگا۔ انشاء اللہ

خاکسار مولابخش کشتہ امرتسری



(خط منجانب اہل اسلام برائے تصفیہ شرائط)

بخدمت جناب سکریٹری صاحب آرین ڈبیٹنگ کلب امرتسر

کچھ عرصہ ہوا کہ آپ کی کلب کی طرف سے گوشت کہانے کی اجازت دینے والوں کو مباحثہ کا چیلنج دیا گیا تھا۔ اور پھر آپ بذات خود بھی متعدد دفعہ کمترین کے پاس پہنچے تھے۔ انہیں ملاقاتوں میں آپنے فرمایا کہ ہم نے اس مضمون پر تحریری بحث کرنے کے لئے پنڈت صاحبدیال صاحب کو منتخب کیا ہے اور دوسرے مضامین پر بحث کرنے کے لئے وقتاً فوقتاً کسی اور صاحب کو پیش کیا جاویگا ان متفرق ملاقاتوں میں چند ضروری شرائط پر گفتگو ہوتی رہی۔ اور آخر آپنے ڈاکٹر صاحب کی تجویز کو منظور رکھ کر ہمیں اجازت دی کہ بذریعہ تحریر کے شرائط کو طے کرایا جاوے بنابراں قلمی ہے کہ قریباً کل دنیا کے خلاف آپ دوسری خوراکوں سے بڑھکر گوشت کو مضر سمجھتے ہیں اور لوگوں کی خوراک اور پرورش کے بڑے حصّہ کو روکنا چاہتے ہیں اور یوں انسانوں کے ایک بڑے حصّہ کو تکلیف اور مصیبت میں ڈالتے ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ اگر گوشت میں دیگر خوراکوں سے بڑھ کر ایسے صریح نقصان ہیں جن کے سبب سے اُن سب تکالیف کو اٹھا لینا چاہیئے جو اس کے ترک کرنے میں لازماً واقع ہونگی تو ضرور گوشت خوری کو ترک کر دینا چاہیئے۔ اور اگر ایسے واضح نقصان نہیں ہیں تو اس کی اجازت از خود ہی ثابت ہے آپ چونکہ انسانوں سے اس اجازت کو چھینا چاہتے ہیں۔ اور گوشت خوری کے دوسری خوراکوں سے بڑھ کر اور واضح ضرروں کے مدعی ہیں اس لیئے پہلا پرچہ آپ کی طرف سے آنا چاہیئے ہم اگر ان ضرروں کو ناقابل اصلاح سمجھیں گے تو آپکے ساتھ اتفاق کرینگے اور اگر ہم نے آپکے پیش کردہ ضرروں کو صرف خیالی ثابت کر دیا۔ یا دوسری غذاؤں میں جنکو آپ استعمال کرتے ہیں اُن سے بڑھ کر ضرر دکھلا دیئے اور ثابت کر دیا کہ گوشت کو ترک کرنے کی تکلیف اُن ضرروں سے بہت بڑھ چڑھ کر ہے بلکہ یہ بھی ثابت کر دیا کہ اسے کم فائدوں کیلئے آپ اُن سے بڑھ کر ضرروں کو بھی آف بینا جائز رکھتے ہیں تو آپکا ہمارے مفروضہ فائدہ کو روکنا بلاوجہ اور فضول ہوگا

آپکا پہلا پرچہ ایک ہفتہ کے اندر یا جو زمانہ میعاد آپ فریقین کے لئے مقرر کردیں اس میں بالضرور پہنچ جانا چاہیئے۔ بالآخر اس سے بھی مطلع فرماویں کہ کتنے پرچوں تک آپ بحث کو جاری رکھنا اور ہم سے جواب لینا چاہتے ہیں۔ فقط۔ والسلام۔

الراقم احمد دین

پنڈت صاحب چندیال کیطرف سے ہمارے خط کا جواب

مورخہ ۲۶ر اپریل ۱۹۰۴ء

جناب مولوی احمد دین صاحب ایڈیٹر ضیاء الاسلام امرت سر

آپ کے چند اعتراضات و دریافت طلب امور مورخہ ۲۶ر اپریل ۱۹۰۴ء کے جو ہمارے پاس ۱۸ ماہ حال کو پہنچے اُن کے جواب میں حسب ذیل گزارش ہے

(۱) جو پرچہ کسی فریق کو دیا جایا کریگا کسی کتاب یا کسی کاغذ پر اس کے دستخط لئے جایا کرینگے۔

(۲) باقی معاملات ملاقات وغیرہ کی بابت ہم وقت ضائع نہیں کرنا چاہتے کہ وہ کہاں تک ٹھیک ہیں۔

(۳) ہماری دانست میں آٹھ آٹھ پرچے فریقین کی طرف سے آنے چاہئیں۔ یہ کافی ہوں گے۔

(۴) جس حالت میں ہر دو مباحثین تندرست ہوں اور امرتسر میں موجود ہوں پرچہ کا جواب ایک ہفتہ کے اندر دیا جایا کرے گا۔

(۵) آپنے تحریر کیا کہ کل دنیا کے خلاف آپ دوسری خوراکوں سے بڑھ کر گوشت کو مضر سمجھتے ہیں۔ اگر گوشت میں دیگر خوراکوں سے بڑھ کر ایسے صریح نقصان ہیں جن کے سبب سے ان سب تکالیف کو اٹھا لینا چاہیئے جو اس کے ترک کرنے میں لازماً واقع ہونگے اگر ایسے واضح نقصان نہیں ہیں تو اسکی اجازت از خود ثابت ہے۔

جواب اوّل۔ آپکا یہ لکھنا کہ کل دنیا کے خلاف ہم گوشت کو مضر سمجھتے ہیں ٹھیک نہیں کیونکہ جب آریہ لوگ نیز دیگر یورپین تھیجی ٹیرین صاحبان اور ہندوں کا ایک بڑا حصہ گوشت نہیں کھاتا جو کل دنیا کی جزو اعظم ہیں جب ایک بڑی جزو نہ گوشت

خوروں کی موجود ہے۔ لہذا آپکا کل دنیا لکھنا منطقی رو سے غلط ہے۔ دیگر اگر بفرض محال کل دنیا کے آدمی گوشت خور بھی ہوں۔ تو بھی کوئی مفید نتیجہ بحق آپ کے اخذ نہیں ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اگر کثیر التعداد کا سوال ہے تو ہندو مسلمانوں سے زیادہ ہیں بیوقوف عاقلوں سے زیادہ ہیں چونکہ مسلمان ہندو اور عاقل بیوقوف نہیں ہو جاتے مدعی بھی چونکہ ایک مسلمان ہے لہذا اوسکا ہندو نہ بننا اور دنیا کے عاقلوں کا جاہلوں کی پیروی نہ کرنا اسبات کو ثابت کر رہا ہے کہ کثیر التعداد انسانوں کے منتویہ کی پیروی کرنا کسی مسئلہ کی صداقت کا ثبوت نہیں ہو سکتا۔

دوئم۔ آپکا ہمارے منتویہ کو ظاہر کرتے ہوئے یہ لکھنا کہ گوشت میں دیگر خوراکوں سے بڑھ کر نقصان ہیں یہ آپکی آریہ سدھانتوں سے ناواقفی کا سبب ہے۔ یہ تو اسوقت بچارا جاویگا جب ہم اسبات پر بحث کرنا شروع کرینگے۔ کہ دنیا میں سب سے مضر چیز کونسی ہے۔ لیکن ہم یہ مانتے ہیں کہ مضر چیزوں کی فہرست میں علاوہ دیگر برائیوں کے گوشت بھی ایک ہے لیکن آپ کی تحریر سے یہ صاف طور پر عیاں ہے۔ کہ گوشت ہی سب خوراکوں سے بڑھ کر مضر ہے۔ کیونکہ جب ہم دنیا کی تمام خوراکوں کو ایک جگہ اکٹھا کریں اور اس میں سے صرف ایک گوشت کو نکال لیں۔ اس حالت میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ گوشت میں دیگر خوراکوں سے بڑھ کر نقصان ہیں لیکن جس حالت میں ہم مضر خوراکوں کی فہرست میں سے ایک گوشت کو پیش کرتے ہیں اس حالت میں کوئی منصف مزاج یہ نتیجہ نہیں نکال سکتا۔ کہ گوشت دنیا بھر کی خوراکوں سے مضر ہے۔

سوئم۔ آپ کا یہ لکھنا کہ اگر گوشت میں ایسے واضح نقصان ہیں تو اسکی اجازت از خود ثابت ہے ٹھیک نہیں ہے۔ اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپکا دل اسبات کو محسوس کرتا ہے آپکی ضمیر اسبات کو ظاہر کرتی ہے کہ گوشت میں نقصان ہیں لیکن واضح نہیں جسطرح سے کسی بچہ کا کسی زہر قاتل کے واضح نقصان کو نہ جانتے ہوئے کھا جانا اس کو مفید ثابت نہیں کرتا۔ اسی طرح سے گوشت خوری کے واضح نقصانات کے ہوتے ہوئے آپکا اون کو نہ جانتے ہوئے گوشت کا کھانا اسکو مفید نہیں ٹھہراتا۔

اب ہم آپکو گوشت خوری کے چند ایک نقصان تبلاتے ہیں۔

(۱) اول انسانوں کا گوشت خوری کرنا اپنے کو اور دیگر انسانوں کو تکلیف پہنچاتا ہے
(۲) گوشت کا کہانا انسانی صحت کیلئے مضر ہے اور اسکی ترقی کیلئے خارج ہے
(۳) گوشت خور خدا کے ڈر سے دور رہتا ہے۔
(۴) اخلاق کے رو سے کسی جانور کو کھانے کے لئے مارنا جائز نہیں۔
(۵) مروجہ اقسام نباتات جو آجکل ہم لوگوں کی خوراک بن رہے ہیں گوشت طاقت دینے میں ان سے کہیں پیچھے ہے۔
(۶) انسان کی بناوٹ قدرتی شہادتوں سے یہ ثابت کرتی ہے کہ اس کی جائز خوراک گوشت نہیں ہے۔
(۷) گوشت خوری انسان کو بہادر نہیں بناتی۔
(۸) آپ نے لکھا کہ لوگوں کی خوراک اور پرورش کے بڑے حصہ کو (آپ) روکنا چاہتے ہیں اور انسانوں کے بڑے حصہ کو تکلیف اور مصیبت میں ڈالتے ہیں۔ یہ ٹھیک نہیں۔ کیونکہ گوشت انسان کی جائز خوراک نہیں بنا بریں ناجائز ہونے کی وجہ سے یہ قابل روکاوٹ ہے۔ جب اس سے بڑھ کر دیگر اشیا رمقوی۔ سستی اور جائز طریقہ سے دستیاب ہو سکتی ہیں تو گوشت خوری کی رکاوٹ کرنا پرورش کے بڑے حصہ کو ترقی دینا ہے نہ کہ تنزل پہنچانا۔ دیگر گوشت خوری کو نہ ترک کرنے سے انسانوں کی مصیبت بڑھتی ہے۔ کم کسی طرح بھی نہیں ہوتی۔ کیونکہ تمام جاندار جو گوشت خور انسانوں سے تباہ کئے جاتے ہیں انکی زندگیاں انسانوں کیلئے ازحد مفید ہیں۔
(۹) آپ نے تحریر کیا کہ "اگر آپ کے پیش کردہ ضرروں کو خیالی ثابت کر دیا یا دوسری غذاؤں میں جن کو آپ استعمال کرتے ہیں اس سے زیادہ ضرر دکھلا گئے تو آپکا ہمارے مقبوضہ فائدہ کو روکنا بلاوجہ اور فضول ہوگا۔ یہ خیال غلط ہے کیونکہ گوشت میں جسقدر نقصانات ہیں وہ خیالی نہیں ہیں۔ بلکہ واقعی ٹھیک اور درست ہیں دیگر ہماری خوراکی اشیاء میں سے چند ایک کو یا کسی کو آپکا مضر ثابت کرنا آپ کے دعوے کی تکمیل نہیں کر سکتا کیونکہ جسطرح جو کسی چیز

کی مثال دیکر اپنی بریت نہیں کرسکتا اسی طرح سے ہمارے کھانوں میں کسی مضر چیز کے استعمال کے ثابت ہو جانے سے بھلا بتاؤ تو سہی کے گوشت خوری کی مضریات دور ہو سکتے ہیں۔

(۸) ہم چونکہ بحث کو لمبا کرنا نہیں چاہتے اس لیئے آپ کی تحریر کو پہلا پرچہ مانکر آپ کے کئے ہوئے اعتراضوں کا جواب دیکر گوشت خوری کے چند ایک مضریات قلمبند کرکے ارسال خدمت کرتے ہیں مہربانی کرکے جواب بھیجدیئے۔

صاحبدیال ۳۰-اپریل ۱۹۰۴ء

جواب منجانب اہل اسلام

بخدمت جناب پنڈت صاحبدیال صاحب پریذیڈنٹ آرین ڈبیٹنگ کلب امرتسر

جناب من۔

نہائیت ہی افسوس ہے کہ آپنے میرے خط مورخہ ۲۶-اپریل ۱۹۰۴ء کا مطلب مطلق نہیں سمجھا یا اپنا پرچہ خواہ مخواہ پیچھے رکھنے کی غرض سے عمداً اس کو بگاڑا ہے لیئے مجھے دوبارہ اسکو واضح کرنے کی ضرورت ہوئی۔ سو عرض ہے کہ آپکی کلب نے کئی ایک اشتہار دیکر اور پھر آپ کے سکرٹری صاحب نے بذات خاص میرے پاس تشریف لاکر گوشت خوری کی بحث کی تحریک کی بجواب اس کے میں نے اُس کے آگے ایک ایسا طریقہ بحث پیش کیا تھا جس میں اس مضمون کے دو حصے کئے گئے تھے ایک حصہ مضمون میں آخری پرچہ ایک فریق کی طرف سے آتا تھا اور دوسرے حصہ میں آخری پرچہ دوسرے فریق کی طرف سے ہوتا تھا اسکو آپکے سکرٹری صاحب نے تسلیم کرکے پہلا پرچہ ہمیں لکھنے کو کہا تھا۔ مگر جب انہوں نے دیکھا کہ اسطرح دوسری بحث کا آخری پرچہ اون کی طرف سے نہیں بلکہ ہماری طرف سے ہوگا۔ تو انہوں نے ۲۴-اپریل ۱۹۰۴ء کی ملاقات میں اپنی اُس مانی ہوئی شرط سے پہلو تہی کی بلکہ اس طریقہ بحث کو بھی ناپسند کیا اور یہی چاہا کہ پہلا پرچہ بالضرور گوشت خوری کی اجازت دیئے والوں کی طرف سے ہی آوے اور آخری پرچہ آریوں کی طرف سے ہی ہو۔ حالانکہ اون کو اسبات کی غیر معقولیت سمجھائی گئی اور اسی ردوبدل میں یہ قرار پایا کہ اس شرط اور دیگر شرائط کا فیصلہ تحریری طور پر کرایا جاوے۔ اسی تصفیہ

شرایط کے لئے آپکی کلب کی طرف خط لکھا گیا۔ مگر افسوس ہے کہ آپ بھی اپنا پرچہ بی رخیر پر رکھنا چاہتے ہیں اور ان دلائل کا آپنے کچھ جواب نہیں دیا جن میں بتلایا گیا تھا کہ حملہ آپکی طرف سے ہے بلکہ ان دلائل کو گوشت خوری کی دلائل سمجھ کر جواب دینا شروع کر دیا جبکہ قریباً کل دنیا دیگر کل باقی غذاؤں کے علاوہ گوشت کو بھی بغیر کسی ضرر کے محسوس کرنے کے ہزارہا سالوں سے بطور غذا کے کہا رہی ہے اور اس سے گذارہ و پرورش برابر پا رہی ہے اور آپ لوگوں کی طرف سے دعوے ہوتا ہے کہ یہ دوسری خوراکوں کیطرح جنہیں آپ استعمال کرتے ہیں مطلقاً خوراک بننے کے لائق نہیں اور اسے ترک کر دینے کی صورت میں بہت سی خوراک اس کے عوض میں مل سکتی ہے جو کہ اب آپکے خیال میں ضائع جا رہی ہے اور یوں آپ بغیر ان باتوں کو مدلل طور پر پیش کرنے کے انسانوں کے مقبوضہ فائدہ کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں اور اونکے بیشمار کاروبار کو بند کرنا چاہتے ہیں تو اس صورت میں صاف ظاہر ہے کہ حملہ آپکی طرف سے ہوتا ہے اور ہمارے لیئے صرف بچاؤ کا پہلو اختیار کرنا ہی کافی ہے اور اسی لیئے ہم نے اپنے خط میں اصل مضمون پر کوئی بھی بحث نہیں کی صرف آپکا مدعی ہونا ہی ثابت کیا ہے اور آپ سے آپ کے دعوے کے مطابق گوشت خوری کے ضرروں پر پہلا پرچہ مانگا ہے سو جبتک آپ اسکا معقول جواب نہ دینگے آخری پرچہ کا ہمارا حق ہوگا۔ اب ہم آپکے پرچہ کا بفضل خدا جواب لکھتے ہیں

آریہ۔ اگر بفرض محال کل دنیا کے آدمی گوشت خور بھی ہوں تو بھی کوئی مفید نتیجہ بحق آپکے اخذ نہیں ہو سکتا۔

مسلمان۔ اگر کل دنیا میں گوشت سے منع کرنیوالے بھی شامل ہیں تو ان سب کے خود گوشت کہانیسے صاف معلوم ہوگا کہ انکا صرف زبانی گوشت کو برا کہنا ایک فضول بات ہے اور اس سے ہمارے حق میں ضرور مفید نتیجہ حاصل ہوگا۔ اور اگر کل دنیا سے کثیر التعداد لوگ مراد ہیں تو آپنے اسی جگہ ہمارے کل دنیا کے لفظ لکھنے پر کیوں بے فائدہ اعتراض کیا اور آپنے منطق کی رو سے غلط ٹھہرایا جبکہ ہمنے آپ لوگوں کو جو گوشت نہیں کہاتے ہیں دنیا کے مخالف ٹھہرایا۔ تو پھر بھی آپ کل دنیا کے لفظ میں کسطرح شامل ہو گئے۔ یہ ہمنے آپ کی تحریر کے مطابق

جواب دیا ہے مگر ہمارے پاس جو اصل خط ہے جس کی نقل آپ کی طرف بھیجی گئی ہے اس میں قریباً کل دنیا لکھا ہے۔

آریہ۔ کثیر التعداد انسانوں کے منتویہ کی پیروی کرنا کسی مسئلہ کی صداقت کا ثبوت نہیں ہو سکتا۔

مسلمان۔ ہم نے کب لکھا ہے کہ کثیر التعداد انسانوں کی ہر بات ضروری ہی سچی ہوتی ہے ہمارے الفاظ حسب ذیل ہیں۔

"قریباً کل دنیا کے خلاف آپ دوسری خوراکوں سے بڑھ کر گوشت کو مضر سمجھتے ہیں اور لوگوں کی خوراک اور پرورش کے بڑے حصہ کو روکنا چاہتے ہیں اور یوں انسانوں کے بڑے حصے کو تکلیف اور مصیبت میں ڈالتے ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ اگر گوشت میں دیگر خوراکوں سے بڑھ کر ایسے صریح نقصان ہیں جن کے سبب سے ان سب تکالیف کو اٹھا لینا چاہیئے جو اس کے ترک کرنے میں لازماً واقع ہونگی تو ضرور گوشت خوری کو ترک کر دینا چاہیئے۔ اور اگر ایسے واضح نقصان نہیں ہیں تو اس کی اجازت از خود ہی ثابت ہے"۔ اب کیا اس عبارت سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ جو آپ نے اس میں سے ضروری الفاظ کو گرا کر اور یونہی ہماری عبارت میں تصرف کر کے نکالا ہے کجا آپکا پرورش اور گذارہ کی چیز سے جسکا ترک باعث مصیبت ہو بلا دلیل روکنا اور کجا کثیر التعداد انسانوں کی صرف خیال کی بات کو کسی دوسرے شخص کا سچا سمجھ لینا؟

ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا

آریہ۔ آپکا ہمارے منتویہ کو ظاہر کرتے ہوئے یہ لکھنا کہ گوشت میں دیگر خوراکوں سے بڑھ کر نقصان ہیں آپ کے آریہ سدھانتوں سے ناواقفی کا سبب ہے۔

مسلمان۔ ہماری مراد دیگر خوراکوں سے وہ ہیں جن کو آریہ استعمال کرتے ہیں جیسا کہ ہم نے اپنے خط میں بالتصریح لکھ دیا ہے۔ سو اگر گوشت میں آریوں کی دیگر خوراکوں جیسے ہی ضرر ہیں جن کو آریہ پیٹ پالنے کے فائدے کی خاطر برداشت کر لیتے ہیں یا دوسرے طریق سے ان ضرروں کی اصلاح کر لیتے ہیں تو اسی دلیل سے گوشت خوری کو بھی نہیں روکا جا سکتا۔

آریہ۔ یہ تو اسوقت بچارا جاویگا جب ہم اسباب پر بحث کرنا شروع کرینگے

کہ دنیا میں سب سے مضر چیز کونسی ہے۔

مسلمان۔ ہم نے یہ آپ سے کب پوچھا ہے۔ کہ دنیا میں سب سے مضر چیز کونسی ہے آپ گوشت خوری سے روکتے ہیں اور اپنے خیال میں اس میں بلحاظ خوراک ضرر بھی بیان کرتے ہیں سو جبتک آپ اُن ضرروں کو ثابت نہ کریں اور جن خوراکوں کو آپ کہاتے ہیں صرف اون کے مقابلہ سے نہ سمجھاویں کہ اون کی طرح گوشت خوراک بننے کے لائق نہیں ہے۔ تب تک آپکو اس سے روکنے کا کوئی حق نہیں ہے۔

آریہ۔ ہم یہ مانتے ہیں کہ مضر چیزوں کی فہرست میں علاوہ دیگر برائیوں کے گوشت بھی ایک ہے۔

مسلمان۔ اسی واسطے تو ہم آپ کو مدعی قرار دے کر آپ سے پہلا پرچہ مانگتے ہیں اور جبتک آپ اس دعوے سے دست بردار نہ ہونگے آخری پرچہ کا ہمارا حق ہے

آریہ۔ آپکی تحریر سے صاف عیاں ہے کہ گوشت ہی سب خوراکوں سے بڑھکر مضر ہے

مسلمان۔ آپ جیسے لیڈران قوم کو ایسی خلاف بیانی کرنا ہرگز ہرگز لائق نہیں

آریہ۔ آپکا یہ لکھنا کہ اگر (گوشت میں) ایسے واضح نقصان ہیں تو اس کی اجازت از خود ثابت ہے ٹھیک نہیں ہے۔

مسلمان۔ ہمارے خط میں تو یہ تھا کہ اگر ایسے واضح نقصان نہیں ہیں۔ تو اس کی اجازت از خود ثابت ہے۔ آپ غلطی سے نہیں کے لفظ کو چھوڑ گئے۔ اور ہمارا یہ لکھنا بالکل صحیح ہے بایں لئے کہ ہر ایک شے میں فائدوں کے ساتھ کچھ نہ کچھ نقصان بھی ضرور ہوتے ہیں طب کی کتابوں میں جن چیزوں کا ذکر ہے ان میں ساتھ ہی کوئی نہ کوئی ضرر بھی ضرور ہی بیان کیاجاتا ہے۔ کوئی چیز دماغ کو مضر ہوتی ہے کوئی دل کو کوئی شش کو نقصان دیتی ہے۔ اور کوئی جگر کو علیٰ ہذا القیاس لیکن ایسے نقصانوں کے لئے فائدہ کو نہیں چھوڑا جاتا۔ دانا لوگ صرف ضرروں ہی کو نہیں دیکھتے۔ بلکہ فوائد کا بھی خیال رکھتے ہیں اور ضرروں کے ساتھ اوس چیز کے ترک کی تخفیف کا مقابلہ کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ پھر دیگر مصلحات کے استعمال سے بھی اکثر ضرروں سے بچاؤ ہو سکتا ہے اسیطرح کوئی چیز ایک طبیعت کے مخالف ہوتی ہے اور دوسری کے موافق۔ ایک شے اس آب و ہوا میں مفید پڑتی ہے

اور دوسری بیں مضر آریہ صاحبان ان سب باتوں کو نظر انداز کر کے صرف گوشت کو ہی کوستے ہیں اور دوسروں سے جواب چاہتے ہیں حالانکہ جن خوراکوں کو خود استعمال کرتے ہیں اُن میں بھی از روئے طب کئی ایک ضرر ہوتے ہیں سو جس دلیل سے وجود بعض ضرروں کے باوجود دیگر اشیاء کا استعمال کرتے ہیں اُسی دلیل کے ساتھ گوشت سے بھی نہیں رک سکتے کسی چیز کے ایسے ضرر جن کی پرواہ نہ کی جا سکتی ہو یا جس کے نقصانوں سے اُس کی ترک کی تکلیف بڑھ کر ہو یا محض فرضی نقص بطور دعوے کے ہی پیش کر دینا کافی نہیں ہے اسی لیئے ہم نے لفظ نقصان کے ساتھ واضح کا لفظ بھی لکھدیا ہے جبکہ گوشت کے نقصان ہزارہا سالوں کے استعمال سے بھی واضح نہیں ہوئے اور اس کے ترک کر نہیں تکلیف ضرور ہے۔ تو کیا آپکو اُن نقصانوں کا مدلل کر کے بیان کر دینا ضروری نہیں جن کے آپ مدعی ہیں جب تک کسی چیز میں نقصان ثابت نہ ہو جاویں تب تک عقلاً اس کی اجازت دیجا سکتی ہے ہاں اگر اسکو صرف مذہبی حکم سے ہی منع سمجھا جاوے۔ تو یہ صرف انہی کے لیئے سند ہوگا جو اس مذہب کو مانتے ہیں۔

آریہ۔ اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپکا دل اسبات کو محسوس کرتا ہے آپ کی ضمیر اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ گوشت میں نقصان ہیں لیکن واضح نہیں۔

مسلمان۔ اس کا جواب اوپر ہو چکا۔

آریہ۔ جسطرح سے کسی بچہ کا کسی زہر قاتل کے واضح نقصان کو نہ جانتے ہوئے کھا جانا اُس کو مفید نہیں کرتا اسی طرح گوشت خوری کے واضح نقصانات کے ہوتے ہوئے آپکا اُنکو نہ جانتے ہوئے گوشت کھانا مفید نہیں ٹھہرا سکتا۔

مسلمان۔ تقریباً کل دنیا کا جن میں بڑے بڑے صاحبان علم و عقل بھی ہیں۔ گوشت کو گذارہ اور پرورش کے لیئے کھانا اور کسی بچہ کا جو ابھی عقل کو کام میں نہیں لا سکتا زہر قاتل کو کھانا۔ آپکا ان دونوں باتوں کو ایک دوسرے کی مانند ٹھہرانا جائے افسوس ہے آپکی تحریر سے واضح ہے کہ زہر قاتل کے واضح نقصانوں کی طرح گوشت خوری کے بھی واضح نقصان ہیں لیکن گوشت کھانیوالے اون کو بچہ کی طرح نہیں جانتے حالانکہ وہ عاقل و بالغ ہیں اور مدت دراز سے اوسکا استعمال کرتے آتے ہیں کیا آپکے نزدیک زہر قاتل اسی کا نام ہے افسوس صد افسوس

آریہ - اب ہم آپکو گوشت خوری کے چند ایک نقصان بتاتے ہیں

مسلمان - مگر افسوس ہے کہ آپنے صرف دعوے ہی دعوے کر دیئے ہیں اور اپنے ساختہ پیش کردہ نقصانوں میں سے کسی ایک کی بھی کوئی دلیل نہیں بتلائی ہے

آریہ - اوّل - انسانوں کا گوشت خوری کرنا اپنے کو اور دیگر انسانوں کو تکلیف پہنچانا

مسلمان - اس کی تردید میں ہم آپکے آگے سات امور پیش کرتے ہیں جن سے گوشت خوری کے مفید یا مضر ہونیکا بہت کچھ پتہ لگ جاویگا۔

(اوّل) دنیا میں سمندر اور ہوا اور خشکی کے بیشمار جانوروں سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ صرف ایک ویل مچھی سے ہزارہا روپیوں کا سامان اور صدہا لوگوں کو خوراک ملتی ہے۔ سمندر خشکی سے قریباً سہ چند ہے۔ ہوا کے پرندوں کا بھی کچھ شمار نہیں۔ خشکی میں بھی۔ ہرن۔ خرگوش۔ گورخر۔ نیلا۔ شترمرغ۔ کنگارو وغیرہ بیشمار حیوان ہیں جنکا گوشت نباتی غذاؤں کے علاوہ کھایا جاتا ہے۔ حاصل یہ کہ کل دنیا میں نباتی غذاؤں کے علاوہ جسقدر گوشت انسان کھاتا ہے اسکا اندازہ پہلے اپنے ذہن میں لگا کر آپ بتلاویں کہ اگر اس کو ترک کیا جاوے تو سمندری جانوروں کے عوض میں اور ہوائی پرندوں کے بدلہ میں اور خشکی کے حیوانات کے معاوضہ میں جنکا گوشت کھایا جا رہا ہے آپ لوگوں کے لیئے کھانے کو اور کونسی چیز پیش کریں گے اور جب تک دوسری کھانے کی چیز مہیا نہ ہو۔ اتنے عرصہ تک آپ اتنے آدمیوں کو کیا کھلائیں گے۔

(دوم) اگر یہ سب جانور جو کھائے جاتے ہیں زندہ رہنے دیئے جاوینگے تو اُن کی بھی آگے نسل بڑھے گی۔ دنیا نہیں اگر حسابی سلسلہ کے مطابق بڑھے گی تو اُن کیلئے زمین خوراک اور اونکی لاشوں کے جلانے کے لیئے سامان کہاں سے لایا جاویگا اور اگر ہمارے چھوڑ دینے سے وہ اتنے ہی رہیں گے تو ہمارے اس ترک کر دینے سے اونکی بھی ترقی نہ ہوئی۔ اور انسانی فائدہ بھی آپنے گنوا دیا۔

(سوم) کیا آپ تبتی ممالک کے لوگوں مثل اسکیمو وغیرہ ہم کو جن کا گذارہ مچھلیوں اور دیگر شکاروں پر ہے اور جن کی تجارت اجتک صرف پوستینیں ہی ہی ہے اور ریگستانی ممالک کے آدمیوں کو جنکا گذارہ دودھ اور گوشت پر ہے وہاں سے جلاوطن ہونے کی ہدایت کریں گے یا اون کی ناقابل زراعت زمینوں میں زراعت

کروائیں گے +

(چہارم) آریہ صاحبان بھی حیوانوں کو انسان کا حق سمجھتے ہیں۔ بلکہ بعض
حیوانوں کے فائدے کے لئے بہت سے دوسرے حیوانوں کی جانیں ضایع کر دیتے
ہیں حیوانوں کو بغیر اون کی رضامندی حاصل کرنے کے پکڑ لیتے ہیں بغیر اون کی
مرضی کے اونکی خرید و فروخت کرتے ہیں بھیڑ کے خون سے پھانسی نہیں دیتے۔
اون پر بوجھ لادتے ہیں ہل میں لگاتے ہیں۔ گاڑیوں میں جوتتے ہیں مکھیوں
کے خوراک کے ذخیرے یعنے شہد کو لوٹ لیتے ہیں۔ چراغ جلا کر ذرا سے فائدہ کیلئے
ہزاروں پروانوں کو ہلاک کر دیتے ہیں۔ سو جبکہ حیوان دوسرے فائدوں کے لیئے
انسانوں کا حق ثابت ہوئے تو کیا گوشت خوری کے فائدہ کے لیئے انسانوں کا حق
نہیں ہیں +

(پنجم) بہت سی حیوانی چیزیں بطور دوا کے بھی کھائی جاتی ہیں اون کو
چھوڑنے سے یہ فائدہ بھی جاتا رہیگا۔

(ششم) سانپ بچھو بھیڑیئے چیتے وغیرہ کو خدا تعالے نے دوسرے حیوانات
کو اعتدال کی طرف لانے کیواسطے بنایا ہے۔ سو اگر اُسی نے عاقل انسان کو بھی
مزد میں ڈال کر اسی قدرتی منشاء کے پورا کرنے کے لیئے لگا دیا۔ اور اس سے
دنیا کے بہت سے کام بھی چلا دیئے۔ تو اس میں فائدہ ہوا نہ کہ نقصان خصوصاً جبکہ
خدا تعالے نے انسانوں کو عقل دیکر یہ بھی سمجھا دیا کہ سانپ بھیڑیئے چیتے نہایت
دشمن ہیں اور تمہارے سفروں میں دکھ دیتے ہیں اور تمہارے بچوں اور تمہارے
جانوروں کا بھی نقصان کرتے ہیں سو تم اون کی کثرت کو روکدو اور جو کام حیوانات
کو اعتدال کی طرف لانیکا اُن سے مقصود تھا تم خود عقل سے اُسے بجا لاؤ۔ اور یوں
دونو قسم کے جانوروں سے مناسب فائدے اٹھاؤ۔ اور اگر تم اپنی عقل سے نہیں کام
لوگے تو ہم بہت سا حصہ اس کام کا اُن سے ہی کرائینگے۔ اور تمہیں بھی تمہاری بے
عقلی کی سزا دلائینگے کیا یہ تعلیم قدرت سے نہیں ملتی۔

(ہفتم) دنیا میں ایک لوگ بے شمار جانوروں کو ہلاک کر کے موتی حاصل
کرتے ہیں جوان اور تندرست جانوروں کو درست اور چکیلی پوستینیں حاصل کرنے

کو مارتے ہیں عمدہ چربی اور ہڈیاں اور دانت دکھالیں بوڑھے یا مریض ہو کر مرجانیوالے جانوروں سے کم ملتی ہیں بہت سے ہرن کستوری کی خاطر مارے جاتے ہیں لاکھ کی خاطر بیشمار کیڑے ہلاک کئے جاتے ہیں عمدہ ریشم حاصل کرنے کو ان گنت کیڑوں کو مارا جاتا ہے شہد کی خاطر بہت سے لوگ مکھیوں کی جانیں بھی ضائع کر دیتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ سو یہ چیزیں اگر آریوں کے خیال کے بموجب ظلم سے حاصل کی جاتی ہیں تو ان ظلم سے حاصل کی ہوئی چیزوں سے کیا وجہ ہے۔ کہ آریہ بلا دھڑک فائدہ اوٹھاتے ہیں بلکہ مذہبی طور پر کرم گش ہون میں بھی ڈالتے ہیں۔ بس یہی کہ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور۔ اور دکھانے کے اور۔

آریہ ۔ ۲ گوشت کا کھانا انسانی صحت کے لئے مضر اور اوس کی ترقی کے لئے خارج ہے۔

مسلمان۔ خوراک انسان کی صحت کے لئے ضروری ہے۔ خوراک کی بلحاظ جسمانی ضرورت کے تین قسمیں ہیں (اول) وہ خوراکیں جن سے جسم کو گرمی پہنچتی ہے اس مطلب کے لائق وہ غذائیں ہیں جن میں نشاستہ۔ چربی۔ اور چینی شامل ہیں۔

دوم ۔ وہ خوراکیں جن سے جسم بنتا ہے اور قوت ملتی ہے ان میں وہ خاص اجزا ہوتے ہیں جو بالخصوص۔ گوشت۔ انڈوں۔ اناج اور دودھ میں پائے جاتے ہیں

سوم ۔ وہ خوراکیں جن سے ہڈیاں بنتی ہیں۔ ان میں نمک سوڈا اور معدنی اجزا ہوتے ہیں سو جس غذا میں جسم کو گرمی دینے کے لئے چکنائی اور تحلیل شدہ جسم بنانے کے لئے اور اوسکو قوت دینے کے لئے۔ گوشت اور ہڈیاں بنانے کے لئے نمک موجود ہو اس کو انسانی صحت کے لئے مضر اور خارج قرار دینا کمال ناواقفی کی دلیل ہے جو کتابیں سرکاری حکم سے علمی کمیٹیوں کی تجویز سے میڈیکل کالجوں میں نوع انسان کی عملی بہتری کے لئے پڑھائی جاتی ہیں ان میں گوشت خوری کی صاف اجازت ہے ڈاکٹر اور حکیم مریضوں تک کو بھی گوشت کی یخنی پینے کی تاکید کرتے ہیں اکثر سند وطبیب بھی گوشت کی اجازت دیتے ہیں اور اس کو مہا پرشاد کہتے ہیں۔ سب پہلوان جو طاقت اور جسم حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور کل جنگی لوگ جو شجاعت کو پایا چاہتے ہیں برابر گوشت کا استعمال کرتے ہیں اور بے شمار لوگوں کے

ہزارہا سال کے تجربہ نے بھی ثابت کردیا ہے کہ گوشت صحت اور قوت کے لیئے برابر مفید ہے۔

آریہ ۳ گوشت خور خدا کے در سے دور رہتا ہے۔

مسلمان۔ اس بے دلیل اور گول مول اعتراض کے جواب میں مناسب تو یہ تھا کہ آریوں کا خدا کے ساتھ جیسا عقیدہ ہے دکھلایا جاتا اور خدا تعالےٰ کی طرف سے اون پر قریباً دو ارب سالوں سے الہام کا دروازہ بند ہوجانے اور اونکو ہمیشہ خدا تعالےٰ سے کبھی بھی مکتی نہ ملنی اور دعاؤں کے قبول نہونے کی نسبت جو اُن کے اپنے مسلمات ہیں ظاہر کیئے جاتے اور یوں مقابلتہً ثابت کیا جاتا کہ کون خدا تعالےٰ کے در سے دور ہیں اور کون درحضور۔ مگر ایسا کرنے سے بحث اپنے موقعہ سے نکل جاویگی اسلیئے ہم صرف اُن ہندوؤں کی حالت کو ہی بطور گواہ کے پیش کرتے ہیں جن کا بقول آپکے ایک بڑا حصہ گوشت نہیں کھاتا اور جن کو آپ اپنے ساتھ ملاکر دنیا کا ایک جزو اعظم بنتے ہیں اور جو بقول آپ کے مسلمانوں سے بھی زیادہ ہیں۔ یہ تمام ہندو آپکے نزدیک پرانوں کے گندے اور دور از عقل قصوں کو مانتے ہیں۔ وہم پرستی میں پھنسے ہوئے ہیں عقل سے خارج ہیں بت پرستی کرتے ہیں اور سچے پرمیشر کے در سے دور ہیں اور چند سال پہلے جبکہ یہ مٹھی بھر آریہ بھی نہ تھے۔ کل وید کے نام لیوا بت پرست اور ہمہ اوست تھے سو آپ ہی فرماویں کہ یہ سب لوگ گوشت نہ کھانیوالے خدا تعالےٰ کے در سے دور ہیں یا نزدیک۔

مخفی نہ رہے کہ انسان میں نرمی کرنے اور سختی کرنے کی دونوں طاقتیں موجود ہیں اور کوئی طاقت اپنے آپ میں بُری نہیں۔ خدا تعالےٰ نے کوئی چیز بھی بری نہیں بنائی۔ برائی انسان کے بے موقعہ استعمال سے پیدا ہوتی ہے خدا تعالےٰ نے انسان کو عقل دی ہے اگر وہ اس عقل سے نرمی کو اپنے موقعہ پر اور سختی کو اپنے موقعہ پر استعمال کرے تو یہ ایسا کرنے سے خدا تعالےٰ سے زیادہ قریب ہوگا۔ نہ کہ الٹا اس کے در سے دور ہو جاویگا۔ سو دیکھنا یہ چاہیئے کہ آیا خدا تعالےٰ نے حیوانات کو فائدہ لینے کے لیئے انسان کا حق بنایا ہے یا نہیں پھر اس پر بھی غور کرنا چاہیئے کہ کسی کا اپنا حق نرمی سے نہ مل سکے تو اُسے ایسی سختی سے جس سے وہ شخص رک نہ

سکے لینا جائز ہے دیا نہیں سو جب حیوان فائدہ لینے کے لئے بالضرور انسان کا حق ہیں جیسا کہ آریوں کے عمل سے بھی ظاہر ہے۔ بلکہ حیوانات میں بھی بعض کا بعض کے لئے حق ہونا ثابت ہے اور نیز جب اپنے ہی حق کو نرمی سے نہ مل سکنے کی صورت میں سختی سے بھی لینا جائز ہے چنانچہ آریہ بھی حیوانات کو اون کی مرضی کے بغیر پکڑ لاتے ہیں۔ اور جب اونکا ایک جگہ سے یا کسی شخص سے دل لگجاتا ہے تو اون کی صلاح کے بغیر ہی اونہیں بیچ دیتے ہیں اور اون کی اجازت حاصل کرنے کے بغیر اون کو بیچے جنگوں میں ساتھ لیجاکر مروا دیتے ہیں تو یہ سب سختیاں چونکہ اپنا حق لینے کے لئے ہیں نہ کسی کمینہ و کپٹ کے باعث۔ اسی لئے منع بھی نہیں ہو سکتیں ہو بہو اسی طرح سے ہم حیوانات سے جو فائدہ لینے کے لئے ہمارا حق ہیں گوشت کا بھی مناسب فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ آریہ صاحبان ایک گائے کے صرف زخم کو اچھا کرنے کیلئے اس کے زخم کے بہت سے کیڑوں کو مار دیتے ہیں سینج کے حاصل کرنے کے لئے موتیوں کے پانے کیلئے لاکھ کا فائدہ لینے کے لئے عمدہ ریشم پہننے کیلئے چراغ جلانے کے لئے کروڑہا جانداروں کو مار دیتے ہیں حیوانات کے حق میں ایسی سختی کو قدرت نے صریحاً جائز رکھا ہے۔ دیکھو قدرت نے اس بات کو لازم ٹھہرایا ہے کہ بعض حیوان چلتے پھرتے جوان بلکہ بچے ہونے کے وقت میں اپنی عمر طبعی کو پہنچنے سے پہلے عین تندرست اور ہشاش بشاش ہونے کی حالت میں ناخنوں سے چیرے اور دانتوں کی کلہاڑیوں سے ہلاک کئے جاویں اور اڑتے پھرتے دوسرے جانوروں کے منہ میں ڈالے جاویں ساری دنیا کے آدمی مل کر بھی اور اپنی تمام عقلوں اور ارادوں کو بلا کسی غلطی کے ہزارہا سالوں تک کام میں لا کر بھی حیوانات کو اس سے نہیں بچا سکتے پس جب خدا تعالے جو ارحم الراحمین ہے حیوانات پر ایسی سختی کو دوسروں کے فائدہ کیلئے روا رکھتا ہے بلکہ کسی کی کوششوں سے بھی کلی رکنے نہیں دیتا تو معلوم ہوا کہ حیوانات ضرور اس محنت کے لئے بھی بنائے گئے ہیں اس لئے ایسی محنت کا اون پر ڈالنا جس کے لئے وہ بنائے گئے ہیں کوئی ظلم نہیں ہے اور نہ ہی احکم الحاکمین کے درمیان بے دردی کا سبب ہے اور ہمارا یہ ایمان ہے کہ خدا تعالے نے اونکی اس تکلیف کو معمولی بنانے بلکہ بے معلوم کرانے کے بھی سامان رکھے ہیں جس کے بیان کرنے کی یہاں کچھ ضرورت نہیں اسلئے کہ ضروری دلائل دیئے جا چکے ہیں۔

آریہ ع۴ اخلاق کے رو سے کسی جانور کو کھانے کے لیئے مارنا جائز نہیں۔

مسلمان۔ آپ فرماتے ہیں کہ کھانے کے لیئے مارنا جائز نہیں یہ اسلیئے کہ آپ سپنجوں کی خاطر موتیوں کی خاطر۔ لاکھ کی خاطر عمدہ ریشم کی خاطر اور کیس کیس فائیدہ کی خاطر بیشمار جانوروں کو مار دیتے ہیں۔ بہلا صاحب جب آپ ایسے ادنے فائیدوں کے لیئے جانوروں کو مار دیتے ہیں تو خوراک جیسے فائدہ کے لیئے کیوں نہ مارا جاوے اور اخلاق کا ذکر اوپر ہو چکا ہے +

آریہ ع۵ مروجہ اقسام نباتات جو آجکل ہم لوگوں کے خوراک بن رہے ہیں گوشت طاقت دینے میں اُن سے کہیں پیچھے ہے۔

مسلمان۔ آپ کا آجکل کا لفظ بڑہانے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ لیتھبرج صاحب کی تاریخ ہند اور دوسری تاریخوں میں جو آپکے آریہ بزرگوں کا شراب پینا اور کباب کہانا لکھا ہے بالکل صحیح ہے پھر کیا آپکو آجکل ہی اس کے نقصان معلوم ہوئے ہیں یا کیا پہلے آریہ گوشت کی نسبت کم طاقت دینے والے نباتات کہایا کرتے تھے سو جب گوشت سے کم طاقت دینے والے نباتات بھی جائز ہیں تو گوشت کا کہانا بطریق اولے جائز ہوگا بالفرض اگر گوشت بعض اقسام نباتات سے کم طاقت دینے والا بھی ہو تو اس سے اوس کے ناجائز ہونے پر کونسی دلیل پیدا ہوئی۔ معلوم ہوا کہ آپ ایسی ہی باتوں کا نام واضع نقصان بلکہ زہر قاتل بھی رکھا کرتے ہیں۔

آریہ ع۶ انسان کی بناوٹ قدرتی شہادتوں سے ثابت کرتی ہے کہ اس کی جائز خوراک گوشت نہیں ہے۔

مسلمان۔ خدا تعالےٰ نے انسان کو سب حیوانات سے اشرف بنایا ہے بہت سے اوزار اور سامان جو دوسرے حیوانوں کو قدرتی طور پر ملے ہوئے ہیں انسان کو قدرتاً اون سے کم ہی ملے ہوئے ہیں اُن سب کے عوض میں خدا تعالےٰ نے اسے عقل دی ہے اور ایک صناع مخلوق بنایا ہے پہاڑ نہیں سکتا مگر غبارہ کے ذریعہ پرندوں سے بھی اونچا چلا جاتا ہے ایسے اسباب بہم پہنچاتا ہے جن کے ذریعہ پانی پر بھی چلتا ہے بندر جسکی نسل سے ظاہر کیا جاتا ہے ہرگز ایسا نہیں کر سکتا۔ بلکہ اسکی طرح تیر بھی نہیں سکتا سرد ممالک کے جانور پر پشم اور لمبے لمبے بال ہوتے ہیں۔ دیگر ممالک کے حیوان بالوں سے کم مہیا ہوتے ہیں۔

لیکن انسان بالکل ننگا ہی پیدا ہوتا ہے اور اپنی عقل وصناعت کے زور سے قریباً آب ہوا میں رہ سکتا ہے زمین کے نیچے کانوں کے اندر بھی ایک حصہ اپنی زندگی کا بسر کر لیتا ہے اسیطرح انسان کے دیگر سب کاموں میں صناعت پائی جاتی ہے انسان پانی پینے کے لئے کنوئیں کھودتا ہے پمپ لگاتا ہے اپنے سفر کے لیئے ریلیں اور آگنبوٹ بناتا ہے عجیب عجیب تجارتیں کرتا ہے پہننے کے لیئے نئے نئے لباس تراشتا ہے ریشم اور روئی کو قدرتی حالت میں رکھ کر ہی جسم پر نہیں چپکا لیتا. زینت کے لیئے نئی نئی وضع قطع کے زیور بناتا ہے سر منڈواتا ہے خط بنواتا ہے. ناخن ترشواتا ہے بلکہ حیوانوں پر بھی اپنے فائدے کے لیئے ایسے تصرفات کرتا ہے ہو بہو اسی طرح اپنی خوراک میں بھی بہت کچھ صناعیاں کرتا ہے نباتات کھانیوالے حیوان گھاس پات بھوسہ چھلکا وغیرہ کھا جاتے ہیں لیکن انسان اپنی خوراک کو حتے الوسع ان چیزوں سے علیحدہ کرتا ہے پھر گوندھتا ہے آگ پر توے کڑاہیوں میں پکاتا ہے مصالح ڈالتا ہے اور دیگر اصلاحیں کرتا ہے. تب کہیں جا کر اسکو خوراک بناتا ہے گوشت خور حیوان گوشت کو کچا ہی کھا جاتے ہیں اکثر مردار بھی کھا جاتے اور خون بھی پی لیتے ہیں بلکہ بہت سے حیوان سڑے بسے حیوانی مادوں کو سب پر ترجیح دیتے ہیں مگر انسان تندرست جانور کو ذبح کرتا ہے گوشت کو صاف کرتا ہے آگ پر پکاتا ہے نمک اور دیگر مصالح ڈالتا ہے ترکاریوں کے ساتھ بھی ملاتا ہے. قورمہ پلاؤ بھی پکاتا ہے یخنی اور ماء اللحم بھی نکال کر پیتا ہے اور جیسے دوسرے کاموں میں صناعی اوس کیلئے ایک ہنر ہے ایسے ہی خوراک میں بھی صناعی ایک خوبی ہے پس اگر اس لحاظ سے انسانی خوراک کو مصنوعی کہا جاتا ہے تو یہ تو ایک بڑی عمدہ بات ہے نہ کوئی عیب انسان کم چیزوں کو ہی قدرتی حالت میں کھاتا ہے پس انسان کو کسی حیوان کے ساتھ تشبیہ دیتے وقت اس بات کا بھی بالضرور خیال رکھنا چاہیئے کہ یہ عاقل اور صناع بھی ہے اور یہ بھی دیکھ لینا چاہیئے کہ جن حیوانوں کو آپ جسمانی طور پر انسان سے تشبیہ دیتے ہیں اُن میں سے کوئی بھی کبھی روئی اور سن اور کتان اور دیگر نباتات سے لیکر لباس نہیں پہنتا اگرچہ اون کے بال اور پشم سردی کے موسم میں کبھی اوڑھ لیئے جاویں پھر کیا اس سے ایسے لباس انسان کیلیئے بھی ناجائز ہو جاوینگے اور اگر قدرتی شہادتوں سے آپکا یہ مطلب ہے کہ انسان اپنی قدرتی یعنے جنگلی حالت میں جبکہ ابھی تک وحشی ہی کہلاتا ہے گوشت نہیں کھاتا

تو یہ بالکل باطل ہے سب وحشی تو نہیں بالخصوص گوشت کہاتی ہیں علاوہ بریں پچھلے جوابوں میں کئی جگہ ہم نے گوشت خوری کا ثبوت قدرتی شہادتوں سے بھی دیدیا ہے اور آپکے شبہات کے جواب میں گوشت کو مناسب غذا ثابت کر دیا ہے۔

آریہ ۷ گوشت خوری انسان کو بہادر نہیں بناتی۔

مُسلمان۔ واہ صاحب آپنے کیا ہی خوب واضح نقصان گوشت کا بیان کیا ہے کیا گوشت خور مُسلمان اور انگریز جنہوں نے اپنی شجاعت اور مردانگی سے ہندوستان پر مدہتہائے دراز سے بادشاہی کی ہے سب بزدل ہی ہیں اب بھی گوشت خور انگریز ہی ہندوستان پر حکومت کر رہے ہیں اور مُسلمان بھی دنیا کے بہت سے ممالک میں بادشاہی کرتے ہیں مگر سبزی خور ہندو اور آریہ اور آپکے یورپین ویجی ٹیرین صاحبان میں سے کوئی بھی دنیا کے کسی ملک کا بادشاہ نہیں ہے سچ ہے بزدلی اسی کا نام ہے اور دلیل اسکا کو کہتے ہیں کیا آپ کے نزدیک گوشت خور حیوان بزدل ہوتے ہیں اور سبزی خوار بھیڑیں بہادر ہوتی ہیں کیا ہمارا کہنا سچ نہیں ہوا کہ آپکے پیش کردہ نقصان سب خیالی ہیں بھلا صاحب! اگر گوشت خوری انسانکو بہادر نہیں بھی بناتی تو کیا دال بھات کا کھانا بہادر بناتا ہے پھر یہ کہاں کا قاعدہ ہے کہ جو چیز بہادر نہیں بناتی وہ مضر اور ناجائز بھی ضرور ہوتی ہے لیجیے ہم نے آپکے سات پیش کردہ شبہات کی کافی تردید کر دی ہے اگرچہ اُنکے بیدلیل و عادی ہونیکے سبب سے ہم پر انکا جواب دینا کوئی واجب نہیں تھا

آریہ۔ گوشت انسان کی جائز خوراک نہیں بنا بریں ناجائز ہونے کی وجہ سے یہ قابل رکاوٹ ہے۔

مُسلمان۔ یہ آپکا صرف دعوے ہی دعوے ہے اور محض خیالی۔

آریہ۔ جب اس سے بڑھ کر دیگر اشیاء مقوی سستی اور جائز طریقہ سے دستیاب ہو سکتی ہیں تو گوشت خوری کی رکاوٹ کرنا پرورش کے بڑے حصہ کو ترقی دیتا ہے۔

مُسلمان۔ آپ گوشت سے بڑھ کر مقوی اور سستی اشیاء کی مع دلیل کے فہرست بتلادیں اور ساتھ ہی یہ بھی کہلادیں کہ وہ اشیاء اتنی گوشت خوری کے ساتھ بھی بے استعمال یونہی دھری رہتی ہیں کیونکہ جب آپ گوشت سے مطلقاً روکدینگے تو انہی مقوی اور سستی اشیاء کو اتنے بڑے اندازہ کے گوشت کے عوض میں پیش کر سکینگے جنہیں اب

قریباً کل دنیا کے لوگ جنہیں یوروپین صاحبان بھی داخل ہیں بعض بیوقوفی سے چھوڑ رہے ہیں۔ کمال افسوس ہے کہ آپ تندرست گوشت کہانے سے تو روکتے ہیں اور ایسے گایوں بھینسوں کے بیمار گوشت کو جو کسی مرض سے مر گئی ہوں کہانے کے لیئے چوہڑوں کو دیتے ہیں شائید آپکے نزدیک تندرستی اور پرورش اسی کا نام ہے۔

آریہ۔ گوشت خوری کو ترک کرنے سے انسانوں کی مصیبت بڑہتی ہے کم کسی طرح سے نہیں ہوتی کیونکہ تمام جاندار جو گوشت خور انسانوں سے تباہ کیئے جاتے ہیں اُن کی زندگئیں انسانوں کیلئے از حد مفید ہیں۔

مسلمان۔ اگر اسقدر بیشمار جانور زندہ چھوڑے جاتے اور پھر وہ ہمارے دوسرے فائدے دینے کیلئے موجود بھی رہتے بلکہ آگے اور بھی بڑہتے جاتے تو آپ ہی تبلاویں کہ آپ اون کیلئے جگہ اور چارہ کہاں سے لاتے اور اون کی بیشمار غلاظتوں اور لاشوں کی سڑاند سے اور اون سے جو زہریلے کرم پیدا ہوتے اونکی اذیت سے موجودہ حیوانوں کو کس طرح بچا لیتے کیا اب بھی اتنے مضر کرم موجود نہیں ہیں جن کے مارنے کیلئے انسانوں کو بہت سی محنتیں اٹھانی پڑتی ہیں کیا حیوانات کی حد سے زیادہ کثرت بیماریوں کا یہی سبب نہیں ہے دنیا میں حیوانات کا اعتدال کے ساتھ ہی رہنا صحیح ہے اس کام کا ایک حصہ قدرت گوشت خور حیوانوں سے بھی کراتی ہے اور ایک حصہ عاقل اور صنائع انسان کے ہاتھ سے بھی پورا ہوتا ہے شکاری جانوروں کا یہ فائدہ آپکو مسلم ہے پر عاقل انسانوں سے اس کام کے کیئے جانے کا آپکو انکار ہے جب کبھی کھیتوں میں چوہے بہت ہی بڑھ جاتے ہیں تو انسان یا تو خود اونکو مارتے ہیں یا اونکے مارنے کے لیئے خرگوشوں کو دوسرے ملکوں سے خرید کر لاتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

آریہ۔ ہماری خوراکی اشیاء میں سے چند ایک کو یا کسی کو آپکا مضر ثابت کرنا آپکے دعوےٰ کی تمیین نہیں کر سکتا۔ کیونکہ جسطرح چور کسی چور کی مثال دیکر اپنی بریت نہیں کر سکتا اسی طرح سے ہمارے کہانوں میں کسی مضر چیز کے استعمال سے بہلا تباؤ تو سہی گوشت خوری کے مضرات دور ہو سکتے ہیں۔

مسلمان۔ یہ تو آپکی طرف سے بڑی ہی بے انصافی ہو گی کہ آپ خود تو مضر چیزوں کا بھی استعمال کریں اور ہمکو گوشت جیسی غذا سے بھی روکیں جس میں آپ کچھ بھی ضرر نہیں دکہا سکے

جب ایک خوراک کو ضرروں کے باوجود آپ پیٹ پالنے کے لئے کھانا جائز رکھیں۔ تو گوشت سے خواہ مخواہ ہی کیوں روکیں کیا صرف اس مقابلہ سے ہی آپکے عمل کے مطابق گوشت کی اجازت صاف ثابت نہ ہوگی۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپکا ضمیر اس بات کو مانتا ہے کہ آپ چند ایک مضر چیزوں کو بھی کہاتے ہیں لیکن دوسروں کو چور ٹھہرا کر اپنی چوری کو پکڑنے نہیں دیتے بھلا صاحب اگر آپ گوشت خوروں کو چور بناتے ہیں اور آپ بھی چور بنتے ہیں تو کیا ایک چور کو لائق ہے کہ دوسرے چور پر طعنہ کرے۔

ہم نے آپکے سب اعتراضات کے جواب دیدیئے ہیں۔ باقی رہے آپکے قواعد مباحثہ سو اُن چار میں سے پہلا اور تیسرا اور چوتھا ہم کو منظور ہیں اور دوسرا کوئی قاعدہ ہی نہیں جناب ملاقاتی باتیں ہی اس مباحثہ کی بنیاد ہیں اور اگر آپکے سکرٹری صاحب اون باتوں جن کے کئی ایک شاہد بھی ہیں انکار کریں تو آپکو از سر نو بذریعہ تحریر کے اونکا فیصلہ کر لینا چاہیئے تھا خیر اب آپ اپنے مقرر کردہ قواعد کے مطابق ایک ہفتہ کے اندر اندر اسکا جواب لکھ کر بھیجدیں۔ فقط۔ احمد الدین۔ مورخہ ۵ مئی ۱۹۰۴ء

جواب منجانب پنڈت جیا لال جی صاحب آریہ

جوابی پرچہ ۲ میں نے آپکے خط مورخہ ۲۱ اپریل ۱۹۰۴ء کا تمام مطلب سمجھ لیا تھا۔ اگر نہ لکھا ہوتا تو میں تردید کیسے کر سکتا آرین ڈیبیٹنگ کلب نے جو اشتہارات ان دنوں میں شائع کئے ہیں۔ ان میں آپ غور سے دیکھیں یہ لکھا ہوا ہے کہ ۲۵ منٹ اس صاحب کو دیئے جاوینگے جو گوشت کے حق میں ابتدائی تقریر مفصل طور پر کرنا چاہیں گے۔

دیگر چونکہ زندگی کے بعد موت ہوا کرتی ہے لہٰذا جبکہ گوشت نہ کہانے والے ان حیوانات کی زندگیوں پر جو کہ ہمارے گوشت خور بھائیوں سے تباہ کی جا رہی ہیں قابض ہیں۔ اسلیئے اس حالت میں آپکا یہ لکھنا کہ تم ہمارے مقبوضہ فایدہ کو نقصان پہنچانا چاہتے ہو۔ اسلیئے پہلا پرچہ آپ کیطرف سے آنا چاہیئے غلط ہے۔ اگر آپ ذرا غور کو کام میں لادیں تو آپکو پتہ لگ جاوے کہ گوشت نہ کہانیوالوں نے آپ کے مقبوضہ فایدہ کو نقصان نہیں پہنچایا۔ بلکہ آپ اُن کے مقبوضہ فایدہ کو نقصان پہنچا رہے ہیں کیونکہ ان حیوانوں کی زندگیاں جو کہ حامیان گوشت خوری سے تباہ ہو رہی ہیں جس کے

سبب سے ہمارے مقبوضہ فائدہ کو نقصان ہو رہا ہے۔ کیونکہ زندگی ہمارے قبضہ میں ہے۔ اور موت زندگی کے بعد ہوتی ہے اسلیئے پہلا پرچہ آپ کی جانب سے ہونا چاہیئے تھا نہ کہ ہماری طرف سے یہی وجہ ہے کہ ہم نے آپکے پرچہ کو پہلا پرچہ قرار دیا جیسا کہ ہمارے سکریٹری صاحب نے آپ سے فرمایا تھا جس کا حوالہ آپ بھی پرچہ ۲ میں دیتے ہیں اب آپکو یہ بات واضح طور پر ظاہر ہوگئی ہے حیوانوں کے زندہ رہنے کے فوائد پر ہم لوگ قابض تھے جس گوشت خوروں نے حملہ کر کے انکو نقصان پہنچایا۔ اسلیئے حملہ آپکی طرف سے تھے کہ ہماری جانب سے اسلیئے بموجب آپکے قول کے پہلا پرچہ حملہ آور کی طرف سے ہونا چاہیئے۔

مسلمان - اگر کل دنیا میں گوشت سے منع کرنیوالے بھی شامل ہیں تو ان سب کے گوشت کھانے سے صاف معلوم ہوگا کہ انکا صرف زبان سے گوشت کو برا کہنا ایک فضول بات ہے اور اس سے ہمارے حق میں ضرور مفید نتیجہ حاصل ہوگا۔

آریہ - ہم پہلے پرچہ میں اس بات کو بتلا چکے ہیں کہ کل دنیا گوشت نہیں کھاتی اگر بفرض محال اس بات کو مان بھی لیا جاوے کہ کل دنیا کے آدمی گوشت کھاتے ہیں تو جسطرح سے ایک گانوں میں کل کے کل چور آباد ہونے سے چوری بھلی نہیں ہو سکتی اسیطرح سے بھی اس بات کو بھی ہمان کر جو کہ ماننے کے قابل نہیں کہ دنیا میں تمام گوشت خور ہیں مسئلہ گوشت خوری کے مضریات دور نہیں ہو سکتے۔

مسلمان - ہماری مراد دیگر خوراکوں سے وہ ہیں جن کو آریہ استعمال کرتے ہیں۔

آریہ - کیا وہ تمام خوراکیں جو مسلمان لوگ استعمال میں لاتے ہیں دیگر خوراکوں کے دائرے سے باہر ہیں یہ عجب منطق ہے۔

مسلمان - اگر گوشت میں آریوں کی دیگر خوراکوں جیسے ہی ضرر ہیں جنکو آریہ پیٹ پالنے کے فائدہ کی خاطر برداشت کر لیتے ہیں یا اور طرح سے ان ضرروں کی اصلاح کر لیتے ہیں تو اسی دلیل سے گوشت خوری کو بھی نہیں روکا جا سکتا۔

آریہ - ہم نے پہلے پرچہ کے جواب میں اس بات کو واضح طور پر صاف کر دیا تھا کہ ایک ملزم دوسرے ملزم کو دیکھ کر جرم کرتا ہے تو یہ اس کی بریت میں کوئی دلیل نہیں ہو سکتی کہ چونکہ فلاں ملزم بھی جرم کرتا ہے اس لیئے میں نے یہ جرم کیا اسی طرح سے اگر آریہ لوگ کوئی ایسی خوراک شائد استعمال میں بھی لاتے ہوں جو مضر صحت ہو تو کیا

اُن کے ایسی چیز کے استعمال کے کرنے سے آپ گوشت خوری کے ضروریات پر پانی پھیر سکتے ہیں ہم اسوقت اس بات کی پڑتال نہیں کر رہے کہ آریہ لوگ جو جو غذائیں کھاتے ہیں ان میں سے کون کون سی مضر صحت ہیں یا مسلمان لوگ جو جو غذائیں کھاتے ہیں ان میں سے کون کون سی مضر صحت ہیں بلکہ ہم اس کی تحقیقات کر رہے ہیں کہ آیا گوشت مضر صحت ہے یا نہیں آپ کی عبارت سے ظاہر ہو رہا ہے کہ جسطرح آریہ لوگ دیگر غذاؤں کو جو مضر صحت ہیں اصلاح کرکے کھا جاتے ہیں اسطرح سے ہم بھی گوشت کو جو کہ ایک مضر صحت چیز ہے اصلاح کرکے استعمال میں لاتے ہیں پس اس سے ظاہر ہے کہ گوشت تم آپکے خیال میں بھی مضر صحت ہے جو عین ہمارے خیال کے مطابق ہے۔

مسلمان۔ جبتک آپ ان ضرروں کو ثابت نہ کریں اور جن خوراکوں کو آپ کھاتے ہیں صرف ان کے مقابلہ سے نہ سمجھائیں کہ ان کی طرح گوشت خوراک بننے کے لائق نہیں ہے تب تک آپکو اس کے روکنے کا کوئی حق نہیں ہے۔

آریہ۔ اگر آپ گوشت کو اس غرض سے کھاتے ہیں کہ اسمیں جز گوشت بنانیوالا ۲۲ فیصدی تو دال مٹر ۲۵ فیصدی اور دال مسور ۲۴ لوبیا میں ۲۳ فیصدی گوشت بنانے کے اجزاء ہیں جو گوشت سے بہت سستی ہیں اگر آپ گوشت کو گرمی دینے والے جزو کی غرض سے استعمال میں لاتے ہیں تو گوشت میں گرمی دینے والے جز ۱۴ فیصدی ہیں برخلاف اس کے دال نخود میں ۶۲ دال ارہر میں ۶۱ دال مٹر میں ۵۴ دال مسور میں ۵۹ آرد میں ۶۲ جو میں ۷۲ باجرا میں ۷۳ جوار میں ۷۴ گندم میں ۷۲ گھی میں ۔۔ آلو میں ۶۳ ساگودانہ میں ۸۳ چاول میں ۷۸ فی صدی اجزاء موجود ہیں اگر آپ گوشت کو اس غرض سے کھاتے ہیں کہ اس میں جز چربی بنانے کا ۶۳ فی صدی ہے تو برخلاف اسکے آلو میں ۷۴ اور دودھ میں ۸۶ فیصدی موجود ہے اگر آپ گوشت کو اس غرض سے استعمال میں لاتے ہیں کہ اسمیں جز معدنی ۱ فیصدی ہے تو مقابل اس کے گندم میں اور باجرا میں ۲ جو میں ۳ دال ارہر میں ۳ دال نخود میں ۳ لوبیا میں ۳ آرد میں ۲ فیصدی ایسے اجزا موجود ہیں اب جبکہ ہم گوشت کی نسبت ان سستی چیزوں سے بہت کچھ فائدہ اٹھا سکتے ہیں تو اس حالت میں گوشت کو گراں قیمت پر خرید کر کم فائدہ حاصل کرنا عاقلوں کا شیوہ نہیں ہے۔

مسلمان۔ ہمارے خط میں تو یہ تھا کہ اگر ایسے واضح نقصان نہیں ہیں تو اس کی اجازت از خود ثابت ہے آپ غلطی سے نہیں کے لفظ کو چھوڑ گئے ہیں۔

آریہ۔ ہم نے نہیں کے لفظ کو چھوڑنے میں غلطی نہیں کی بلکہ آپنے اسکے پڑھنے میں غلطی کی جسکو آپ پڑھتے ہیں وہ نہیں ہے۔

مسلمان۔ طب کی کتابوں میں جن چیزوں کا ذکر ہے ان میں ساتھ ہی کوئی نہ کوئی ضرر بھی ضرور ہی بیان کیا جاتا ہے۔

آریہ۔ ہم اسبات کو مانتے ہیں کہ دنیا بھر کی تمام چیزوں میں فائدہ اور نقصان دونو موجود ہیں لیکن ہمارا سوال یہ ہے کہ گوشت میں بہ نسبت فائدوں کے نقصان زیادہ ہیں یہی وجہ ہے کہ ہم اس کی تردید کرتے ہیں۔

مسلمان۔ دیگر مصلحات (مصالحجات) کے استعمال سے بھی اکثر ضرروں سے بچا ہو سکتا ہے

آریہ۔ آپکی عبارت سے ظاہر ہے کہ مصالحجات سے اکثر ضرروں کا بچا ہو سکتا ہے لیکن بہت سے ایسے ضرر ہیں جن سے بچاؤ نہیں ہو سکتا۔ تو عاقلوں کے لئے یہ ٹھیک نہیں کہ اول تو گوشت کی اصلاح میں دام خرچیں وقت ضائع کریں پھر بھی پوری اصلاح نہ ہو سکے اور طرفہ اسپر یہ کہ دام بھی زیادہ لگیں تو اسحالت میں کیوں نہ کوئی دیگر چیز کی تلاش کیجائے جسکی نہ اصلاح کرنی پڑے دام بھی کم لگیں اور کام اس سے زیادہ نکلے۔

مسلمان۔ جن خوراکوں کو خود استعمال کرتے ہیں اون میں بھی از روئے طب کئی ایک ضرر ہوتے ہیں جس دلیل سے وہ خود بعض ضرروں کے باوجود دیگر اشیاء کا استعمال کرتے ہیں اسی دلیل کے ساتھ گوشت سے بھی نہیں روک سکتے۔

آریہ۔ ہم اسبات کو اوپر واضح طور سے لکھ آئے ہیں کہ دنیا میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے کہ جس میں فائدہ اور نقصان دونوں نہ ہوں پر مستواستعمال میں وہی لانی جائز ہے۔ جسمیں فائدہ بہ نسبت نقصان کے زیادہ ہوں جسطرح چور کے چوری کرنے سے چوری درست نہیں ٹھہر سکتی اسیطرح سے اول تو آریہ لوگ کوئی ایسی چیز استعمال نہیں کرتے جو ایسی مضر صحت ہو مگر جسکو ان بھی لیا جاوے کہ وہ ایسی چیزوں کا استعمال کرتے ہیں جو مضر صحت ہیں تو جسطرح کوئی چور چوری کرتا ہے تو اوسکو بہ انتلا تا ہی تو چوری اسکے خود عمل کرنے سے اچھی نہیں ٹھہر سکتی تو اسیطرح سے آریہ جاہلوں کی مضر صحت چیز کے استعمال کرنے سے گوشت کے نقصان دور نہیں ہو سکتے آپ گوشت کے فوائد

بیان کیجیے۔ آریہ صاحبان کے کہاں پان کی مثالیں دیگر ورق سیاہ نہ کیجیے یہ کوئی آپکے حق میں ثبوت دعوے نہیں ہے۔

مسلمان جب تک کسی چیز میں نقصان ثابت نہ ہو جادیں تب تک عقلاً اسکی اجازت دیجاسکتی ہے۔

آریہ۔ نقصان تو آپکی تحریر سے ہی ثابت ہیں جیسا کہ آپنے تحریر کیا ہے کہ طب کی کتابوں میں جن چیزوں کا ذکر ہے اون میں ساتھ ہی کوئی نہ کوئی ضرر بھی ضرور ہی بیان کیا جاتا ہے کوئی چیز دماغ کو مضر ہوتی ہے کوئی دل کو کوئی شش کو نقصان دیتی ہے جب نقصان آپکی تحریر سے ثابت ہوگئے تو اب بار ثبوت بذمہ آپکے ہے کہ آپ اُن نقصانات کو درج فرما کر جو طبابت کی رُو سے گوشت خوری میں پائے جاتے ہیں اون کی تردید کریں۔

مسلمان۔ اگر اس کو مذہبی حکم سے ہی منع سمجھا جاوے تو یہ صرف انہی کے لیے سند ہوگا جو اُس مذہب کو مانتے ہیں۔

آریہ۔ ہمارا دھرم عقل کے خلاف نہیں ہے لہذا جب عقل کے مطابق ہے تو ہر ایک کو اس کا ماننا ضروری ہے ہم تو اس کو مذہب اور عقل دونو سے ناجائز سمجھتے ہیں آپ بتائیے کہ آپ گوشت خوری کو مذہب کی رُو سے جائز سمجھتے ہیں یا عقل کی رُو سے اگر صرف مذہب کی رُو سے جائز سمجھتے ہیں تو خلاف عقل ہونے کی وجہ سے ماننے کے قابل ہیں اگر عقل کی رُو سے جائز مانتے ہیں تو بتلاؤ سُور اور جھٹکا کیوں منع کیا ہے۔

مسلمان۔ قریباً کل دنیا کا جن میں بڑے بڑے صاحبان علم و عقل بھی ہیں گوشت کو گذارہ اور پرورش کیلیے کھانا اور کسی بچہ کا جو ابھی عقل کو کام میں نہیں لاسکتا زہر قاتل کو کھانا آپکا ان دونوں باتوں کا ایک دوسرے کی مانند ٹھہرانا جائے افسوس ہے۔

آریہ۔ جس طرح سے کسی غیر مذہب کے عالموں کی باتیں خلاف عقل ہونے کے قابل تو یہ نہیں ہو سکتی اسیطرح سے ان اشخاص کی باتیں جو مذہبی احکام کی رو سے گوشت خوری کرتے ہیں کیونکر قابل اعتبار ٹھہر سکتے ہیں بھلا بتلاؤ تو سہی کہ آجتک کسی مسلمان عالم نے اثبات غرض کی کہ سُور چونکہ گائے سے زیادہ طاقتور اور مفید ہے لہذا ہم اس کو اپنی خوراک نہیں بنایا ایک بکرا جو کہ بڑا ادبلا اور پتلا حلال کیا ہوا ہو اسکے مقابلہ میں ایک جھٹکا کیا ہوا بکرا جس کو

خوراک صالح دیکر پرورش کیا ہوا ہو کیوں نہ کہا جاوے اگر گوشت خوری فوائد کو مدّ نظر رکھ کر مسلمانوں میں اجرا پائی ہوئی ہوتی تو وہ حیوانات ذبح کئے جاتے جو جانوروں میں سب سے بڑھ کر مفید ہوتے لیکن ایسا پایا نہیں جاتا بلکہ وہ حیوانات حلال قرار دیئے ہوئے ہیں جنکے گوشت حرام جانوروں کے گوشت سے فائدہ میں بہت ہی کم ہیں ہم آپکو اسکا طبابت کی رُو سے ثبوت دیتے ہیں از قانون بوعلی سینا جلد ۲ صفحہ ۴۵ اللحم کا بیان۔ "سُوَر کا گوشت جملہ اقسام صحرائی جانوروں کے گوشت سے اچھا ہوتا ہے"۔ مخزن الادویات جلد اول صفحہ ۲۱۸ مصنفہ حکیم محمد حسین بخش الہ ترجمہ مولفہ نور کریم سُور یعنے خنزیر کے بیان میں لکھتے ہیں "افعال و خواص اوسکے مسدد اور سمن بدن ہے اور کہتے ہیں موافق زیادہ ہے کہ مزاج آدمی کو سب گوشتوں سے"۔ برخلاف اس کے بھیڑ وغیرہ کے گوشت کو مضر بتاتے ہیں۔ ”از قانون بوعلی سینا۔ گوسپند کا گوشت بھیڑ کے گوشت سے خشک زیادہ ہے اور دیر ہضم ہے پہاڑی بکرے کا گوشت خراب ہوتا ہے یعنے نتیجہ صاف ہے کہ گوشت خوری فوائد کو مدّ نظر رکھ کر جاری نہیں کیگئی بلکہ عقل کو بالائے طاق رکھ کر مذہبی احکام کی رُو سے جائز قرار پائی ہوئی ہے کیونکہ اگر گوشت خوری کچھ فائدہ کو مدّ نظر رکھ کر جاری کی ہوئی ہوتی تو قرآن میں سُور کا گوشت حرام نہیں ہونا چاہیئے تھا لیکن جسطرح سے بچے زہر قاتل کے اثر سے ناواقف ہونے کے سبب سے اپنے آپکو نقصان پہنچاتے ہیں ٹھیک اسیطرح ہمارے گوشت خور بھائی عقل کے مذہب میں دخل نہ دیتے ہوئے گوشت خوری سے نقصان اٹھا رہے ہیں۔

مسلمان۔ آپکی تحریر سے واضح ہے کہ زہر قاتل کے واضح نقصانوں کی طرح گوشت خوری کے بھی واضح نقصان ہیں لیکن گوشت کھانیوالے اسکو بچے کیطرح نہیں جانتے حالانکہ وہ عاقل بالغ ہیں اور مُدّت دراز سے اسکا استعمال کرتے ہیں۔

آریہ۔ کسی چیز کا مدت دراز سے استعمال میں آنے سے اس کے مفید ہونے میں کوئی دلیل نہیں جسطرح سے ہزارہا سال سے شراب استعمال ہو رہی ہے بڑے بڑے عاقل عالم اور فاضل استعمال کر رہے ہیں تو کیا ان کے استعمال نے شراب کے نقصانات دور ہو سکتے ہیں جسطرح سے انسان اپنی آنکھ کو جھپکنے میں یقین نہیں کرتا بلکہ اسکا عادی ہونے کے سبب سے وہ خود بخود کھلتی اور بند ہوتی رہتی ہے اسیطرح سے گوشت خور بوجہ عادی ہونے گوشت خوری کے اسپر کچھ غور نہیں کرتے تو

مُسلمان - دنیا میں سمندر اور ہوا اور خشکی کے بے شمار جانوروں سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے صرف ایک ویل مچھلی سے ہزارہا روپیوں کا سامان اور صدہا لوگوں کی خوراک ملتی ہے سمندر خشکی سے سہ چند ہے ہوا کے پرندوں کا بھی کچھ شمار نہیں خشکی میں ہرن خرگوش - گورخر - زیبرا - شتر مرغ - کنگرو وغیرہ بے شمار حیوان ہیں جنکا گوشت علاوہ نباتاتی غذاؤں کے کھایا جاتا ہے - حاصل یہ کہ کل دنیا میں نباتاتی غذاؤں کے علاوہ جسقدر گوشت انسان کہاتا ہے اسکا اندازہ پہلے اپنے ذہن میں لگاکر آپ بتلادیں کہ اگر اس کو ترک کیا جاوے تو سمندری جانوروں کے عوض میں اور ہوائی پرندوں کے بدلہ میں اور خشکی کے حیوانات کے معاوضہ میں جنکا گوشت کہایا جا رہا ہے آپ لوگوں کیلیئے کھانے کو اور کونسی چیزیں پیش کرینگے - اور جبتک وہ خیالی چیزیں مہیا نہ ہوں اتنے عرصہ تک آپ اتنے آدمیوں کو کیا کھلائیں گے -

آریہ - چونکہ مُسلمان لوگ سُؤر کا کہانا خدا کے حکم سے ناجائز بتلاتے ہیں لوگوں کو اس سے باز رکھنے کے لیئے کوشش کرتے ہیں اور اس کے عوض میں حلال جانوروں کے گوشت کھانے کی ہدایت کرتے ہیں اسلیئے جو جواب آپکے مولوی لوگ ایسے لوگوں کو جو سُور کا گوشت کہاتے ہیں اس سے باز رکہنے کے لیئے دیا کرتے ہیں وہی جواب ہمارا آپ کو ہے باوجود اسقدر سُؤر کہائے جانے کے وہ تمام جانور جو اس کے عوض میں اسلام کہانے کی ہدایت کرتا ہے کہیں دھرے پڑے ہیں - اگر دھرے پڑے ہیں - تو نتیجہ صاف ہے کہ وہ تمام اشیا بھی دھری پڑی ہیں جن کو گوشت خور ترک کرنے کے بعد کہاتے ہیں اگر نہیں تو قرآن نے بیشتر ایسے لوگوں کی خوراک کے بندوبست کے سُؤر کو حرام قرار دینے میں کیوں غلطی کہائی جس طرح سے چوروں کو سزا دینے اور ان کو چوری سے باز رکہنے کا کام راجا کا ہوتا ہے نہ کہ ہر ایک چور کو روزگار دینے کا - ہمیشہ یہی دیکھا جاتا ہے - کہ چور سزا سرکار سے پاتے ہیں اور اوسے باز رہنے کے لیئے چوری کے عوض میں دیگر بندوبست خود کیا کرتے ہیں - کوئی حاکم چور سے چوری چھڑوانے کی خاطر اس کو سزا دیتے وقت اس کے روزگار کا مطلق خیال نہیں کرتا - کیونکہ وہ جرموں کی سزا دینے کا ذمہ وار ہے - نہ کہ روزگار دینے کا اسطرح اسوقت ہمارا فرض گوشت کے مضریات بتا دینے کا ہے نہ کہ آپ کی خوراک کے انتظام کرنے کا -

لو میں آپ کی خاطر یہ بھی بتلانے کے لئے تیار ہوں۔ مولویصاحب! جس طرح سے منڈی میں جسقدر خریدار ہوتے جاتے ہیں اسیقدر مطلوبہ اشیاء کثرت سے لائی شروع ہو جاتی ہیں اسی طرح سے جب گوشت خور گوشت کو ترک کر دینگے تو نباتات کے بیوپاری اسی طرح نباتات کے فراہم کرنے کی فکر میں لگجاوینگے۔ صاحب من! آپ خاطر جمع رکھیں بھوکے نہیں رہتے۔

کاڈلور آئیل کے اعلے بدل

برہمی بوٹی جو کہ کاڈلور آئیل سے زیادہ مفید ہے جو کہ پہاڑوں پر اور میدان میں ہر ایک نہر کے کنارے پر دستیاب مفت ہوسکتی ہے جو کہ موتیوں کے سانوں میں بھی اگر فروخت کیجاوے تو بھی سستی ہے اسکا گھرت کلکتہ کے کوئی راج وید بنا کر فروخت کرتے ہیں اسے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں روپیہ بغیر کسی جان مارنے کے دستیاب ہوسکتے ہیں ہو اور سنیئے چمن پراس جو کہ ایک قسم کی معجون ہوتی ہے جسکو کہ کلکتہ کے کوئی راج وید لوگ املے وغیرہ بوٹیوں سے تیار کرتے ہیں منگائیے اور کھا کر داد فرمائیے۔ اور سنیئے۔ ٹیرل ایک انگریزی دوائی ہے جس کو بیشمار یوروپین جو ڈاکٹر و دیسی ڈاکٹر استعمال کرتے ہیں اگر نمونہ دیکھنا ہو ترسور بابو کی دکان سے ملاحظہ ہو مولویصاحب! ایک دولتمند آدمی کو دیکھ کر ایک ڈاکو اوسکے مال و متاع پر حملہ کرکے اس سے مال وغیرہ چھین لے تو کیا اس کا یہ حق تھا جس طرح سے ڈاکو نے ناجائز طور دولتمند پر کرکے مجرم ہوا۔ اسی طرح سے ویل مچھلی کے شکاری ویل مچھلی پر حملہ کرکے مجرم خداوندی ہوئے جیسے ڈاکو سے لوٹ کا مال خریدنیوالا۔ بیچنیوالا۔ صلاح دینیوالا وغیرہ وغیرہ گرفتار ہوتے ہیں اسیطرح سے ویل مچھلی اور دیگر جانوروں کی جانوں پر حملہ کرنیوالے وغیرہ وغیرہ سب گرفتار ہو کر اپنے کئے کا پھل پائینگے۔

مسلمان۔ اگر یہ سب جانور جو کھائے جاتے ہیں زندہ رہنے دیئے جاوینگے تو انکی بھی آگے نسل بڑھیگی یا نہیں اگر حسابی سلسلہ کے مطابق بڑھیگی تو ان کیلئے زمین خوراک کہاں سے لائی جاویگی

آریہ۔ اگر گوشت خوری کے ثبوت میں فقط یہی دلیل ہے کہ جانور بڑھ جاوینگے اس لیئے انکو کہانا چاہیئے۔ تو اللہ میاں نے سور اور دیگر حرام جانوروں کا کہانا کیوں منع فرمایا۔ جہاں پر ایک گائے وا ونٹنی ایک بار میں ایک بچہ سے زائد نہیں دے سکتی۔ وہاں سورنی ایک جھول میں ۱۲ بچے تک دے سکتی ہے اگر مسلمان جانوروں کی بڑھنے کے خطرہ سے گوشتخوری

کرتے ہیں۔ تو سؤر سب سے پہلے کہانے میں جائز پڑیگا لیکن چونکہ ہمارے اسلامی بھائی سور سے پرہیز کرتے ہیں۔ لہٰذا معلوم ہوتا ہے کہ گوشت خوری میں یہ کوئی دلیل نہیں آگے بھی آپکو اس کی تردید میں بہت دلیلیں ملینگی۔

مسلمان انکی لاشوں کے جلانے کے لیئے سامان کہاں سے لیا جاویگا۔

آریہ۔ قدرت نے ان کے لیئے انتظام کر رکھا ہے آپ فکر نہ کریں تمام بھر گوشت خور جانور ہی کلم کیلیئے موجود ہیں جنکی کہ خوراک کو کہ آپ لوگوں نے چھین رکھا ہے۔

مسلمان اگر ہمارے چھوڑ دینے سے وہ اتنے ہی رہینگے تو ہمارے اس ترک کردینے سے ان کی بھی ترقی نہ ہوئی اور انسانی فائدہ بھی آپنے گنوایا۔

آریہ۔ بیشک ترقی ہوگی حساب لگا کر دیکھ لو انسانی فایدہ بڑھینگے ہرگز گھٹیں گے نہیں یقین رکھیے

مسلمان۔ کیا آپ قطبی ممالک کے لوگوں مثل اسکیموں وغیرہ کہ جنکا گذارہ مچھلیوں اور دیگر شکاروں پر ہے اور جنکی تجارت آجتک صرف پوستین ہی رہی ہے اور ریگستانی ممالک کے آدمیوں جنکا گذارہ دودھ اور گوشت پر ہے وہاں سے جلاوطن ہونے کی ہدایت کرینگے یا ان کی ناقابل زراعت زمینوں میں زراعت کروائیں گے۔

آریہ۔ چونکہ انسان کے بدن پر چھوٹے چھوٹے رونگٹے ہیں لمبے بال نہیں ہوتی گرم ملک کے انسان بغیر کسی کپڑہ وغیرہ کے زندہ رہسکتا ہے لیکن برفانی ملکوں میں زندہ نہیں رہ سکتا اگر قدرت اوسکو سرد ملک میں رہنے والا بناتی تو ساتھ ہی اس قسم کے سامان مہیا کردیتی ہے لیکن چونکہ قدرت کی طرف سے اونکو کوئی سامان اس قسم کا نہیں دیا گیا اس لیئے اونکا وہاں رہنا غلطی ہے۔

(دیکھو ڈاکٹر۔ ٹی۔ آر۔ ایلین سن صاحب۔ ایل آر۔ سی۔ بی۔ کتاب میڈیکل۔

ریگستان میں کھجوریں کثرت سے ہوتی ہیں بڑے بڑے تربوز مل سکتے ہیں نخلستانوں میں بہت سے میوے دستیاب ہوسکتے ہیں جنپر انسان گذارہ کرسکتا ہے اگر ریگستان میں گھاس نہیں پیدا ہوسکتا تو وہ دودھ دینے والے جانور وغیرہ کیونکر زندہ رہ سکتے ہیں جنکا گوشت آپ کہا سکیں اور دودھ پی سکیں جہاں پر گھاس وغیرہ پیدا ہوسکتا ہے وہاں پر پھلدار درخت وغیرہ بھی لگائے جاسکتے ہیں جنپر وہ گذارہ کرسکتے ہیں۔ دیگر جہاں پر دودھ موجود ہے وہاں پر گوشت کی کوئی ضرورت نہیں دودھ سے طرح طرح کی مٹھایاں بن سکتی ہیں مکھن گھی پنیر وغیرہ تیار ہوسکتے ہیں جنپر انسان اپنی زندگی اچھی طرح بسر کرسکتا ہے۔

مسلمان۔ آریہ صاحبان بھی حیوانوں کو انسانوں کا حق سمجھتے ہیں۔

آریہ۔ بیشک ہم حیوانوں کو انسانوں کا حق سمجھتے ہیں کیا حق کے معنے مار کر کھا جانیکے ہیں جسطرح سے باپ کو بچہ سے کام لینے کا حق ہے لیکن کوئی باپ بیٹے کو مار کر نہیں کھاتا اسی طرح سے حق کے معنے مار کر کھانا نہیں بلکہ کام لینا ہے۔

مسلمان۔ حیوانوں کو بغیر اونکی رضامندی حاصل کرنے کے پکڑ لیتے ہیں بغیر اونکی رضامندی کے خرید و فروخت کرتے ہیں۔

آریہ۔ کیا خرید و فروخت کرنے اور پکڑنے کے معنے مار کر کھا جانیکے ہیں بعض اوقات گورنمنٹ ضرورت موقعہ پر کہاروں یا دیگر مخلوقوں کو بغیر ان کی رضامندی کے پکڑ کر کام پر لگا دیا کرتے ہیں باپ اکثر بیٹوں کو بغیر اونکی رضامندی کے سکولوں میں بھیجا کرتے ہیں والدہ اپنے چھوٹے بچوں کو کڑوی دوا دیتی ہے بغیر اونکی مرضی کے تو کیا رضامندی کا ہونا مار کر کھا جانا ہے جہاں ہم حیوانوں پر بوجھ لادتے ہیں وہاں انسانوں پر بھی جہاں گاڑیوں میں حیوان لگائے جاتے ہیں وہاں انسان بھی ہم دونوں کا حق یکساں سمجھتے ہیں۔

مسلمان۔ بھیڑوں کے خون سے پھانسی نہیں دیتے۔

آریہ۔ اگر انصاف کو کام میں لایا جاوے تو بھیڑوں کے مارنیوالے کو ضرور سزا ملنی چاہیے گو اس وقت ایسے لوگوں کو سزا نہیں ملتی اسکی وجہ یہ ہے کہ اسوقت کے قانون بنانیوالے خود گوشت خور ہیں لیکن یاد رہے کہ ایسے لوگ سچی سرکار سے ضرور سزایاب ہونگے۔

چونکہ فائدوں سے محروم رکھنا گناہ ہے اسلیئے جسقدر زیادہ فائدوں سے محروم رکھا جائے اسی قدر بڑا گناہ ہوگا اور جسقدر کم فائدوں سے محروم رکھا جائیگا اسقدر چھوٹا گناہ ہوگا۔ چونکہ انسان بہ نسبت حیوانوں کے بہت مفید ہے لہذا یہی وجہ ہے کہ انکے مارنے کی سزا بہ نسبت جانوروں کے قتل کے زیادہ ہونی چاہیے بھیڑ چونکہ اس سے کم مفید ہے لہذا اس کے قتل کی سزا انسان کے قتل کی سزا سے کم ہونی چاہیے۔ انصاف یہ نہیں کہتا کہ بھیڑ کے مارنیکی سزا ہی نہیں ہونی چاہیئے۔

مسلمان۔ مکھیوں کے خوراکی ذخیرے یعنے شہد کو لوٹ لیتے ہیں۔

آریہ۔ شہد کی مکھیوں سے جائز کام لیا جاتا ہے گوشت خوروں کی طرح اونکی جان پر ڈاکہ نہیں مارا جاتا جس طرح سے ہم گائے کو چارہ وغیرہ دیکر اسکے دودھ کا فائدہ اٹھاتے ہیں۔ منشی کو تنخواہ دیکر اس سے کام لیتے ہیں اسی طرح سے پہاڑیہ لوگ شہد کی مکھیوں کو سیل وغیرہ کا

چارا دیکر موم اور شہد کا فائدہ اٹھاتے ہیں اگر کوئی ظالم بیقاعدگی سے ان کو ہلاک کر ڈالتا ہے تو اسکے ہم ذمہ دار نہیں یہ اسکا قصور ہے شہد اور کئی جائز طریقوں سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

مسلمان۔ چراغ جلا کر ذرا سے فائدہ کیلئے ہزاروں کیڑوں کو ہلاک کر دیتے ہیں۔

آریہ۔ خداوند نے دن کام کرنے کیلئے اور رات آرام کرنے کیلئے بنائی ہے اسلیئے اکثر لمپ کی چنداں ضرورت نہیں موم جاڑے کے موسم اکثر جانور نہیں مرتے گرمی میں راتوں کی نسبت دن بڑے ہوتے ہیں محنتی لوگ رات کو عموماً اپنا کام نہیں کرتے اور اگر کوئی کرنا چاہے تو صدہا ایسے طریقے ہیں کہ جن سے یہ اس کام سے باز رکھے جا سکتے ہیں۔

تیسرے لمپ والے کا ارادہ بالکل انکے مارنے کا نہیں ہوتا خیال من! جو جرم ارادہ سے کیا جاتا ہے اس کی سزا ہوا کرتی ہے نہ کہ جو بغیر ارادہ کے۔ اسکی لمپ جلانیوالا ان جانوروں کو پکڑ کر اسمیں نہیں ڈالتا بلکہ وہ خود بخود آ کر لمپ میں پڑتے ہیں کیا آپ بھی اسیطرح سے بغیر ارادہ کے بکروں کو مار کر کھاتے ہیں اور بکرے وغیرہ خود بخود جنگل سے آ کر خنجر کے نیچے سر رکھ دیتے ہیں مولوی صاحب! آپ گوشت کے فائدہ بتا دیں اگر آپکے پاس کوئی ہیں ورنہ ایسی باتوں سے وقت ضائع کرنا چہ معنے دارد۔

مسلمان۔ تو جب کہ حیوان دوسرے فائدوں کیلئے انسانوں کا حق ثابت ہوئے تو کیا گوشت خوری کیلئے بھی انسانوں کا حق نہیں۔

آریہ۔ واہ صاحب واہ خوب کہی جواب اسکا اوپر آچکا ہے لیکن پھر بھی آپکی خاطر بتلائے جاتے ہیں تو جب کہ بیوی شوہر کیلئے۔ لڑکا باپ کیلئے استاد شاگرد کیلئے فائدہ مند تو گوشت خوری کے فائدہ کیلئے ان کو کیوں مار کر نہ کھایا جاوے لیکن کوئی استاد شاگردوں سے باپ بیٹے سے عورت شوہر سے مار کر کھائی نہیں جاتی اور نہ کوئی شوہر باپ اور شاگرد ایسا کرتا ہے لہذا یہ آپکی گوشت خوری کے حق میں خوب دلیل ہے۔

مسلمان۔ بہت سی حیوانی چیزیں بطور دوا کے بھی کھائی جاتی ہیں انکے چھوڑنے سے فائدہ بھی جاتا رہیگا۔

آریہ۔ جبکہ ایک آدمی روپیہ جائز طریقہ سے کما سکتا ہے اس کیلئے یہ جائز نہیں کہ ضرورت کیوقت کسی کی چوری کرے اسیطرح سے دنیا میں جب اور چیزیں مثل انکے ہم کو بغیر کسی کی جان مارے اور جائز طریقہ سے دستیاب ہو سکتی ہیں تو کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ جیووں کی جانیں تلف کر کے فائدہ اٹھایا جاوے ایک چیز کے بہت سے فائدے ہیں انکو ایک فائدہ کیلئے تلف کرنا جو کسی دیگر طریقہ سے بغیر کسی دوسرے فائدوں کو تلف کرنے کے حاصل ہو سکتا ہے داناؤں کا قاعدہ نہیں

مسلمان۔ سانپ بچھو بھیڑیئے چیتے وغیرہ کو خدا نے دوسرے حیوانات کو اعتدال کیطرف لانیکے واسطے بنایا ہے

آریہ۔ چیتے وغیرہ موذی جانوروں کو خدا نے دوسرے حیوانات کو اعتدال کیطرف لانے کیواسطے نہیں بنایا بلکہ لاشوں سے ہوا کو صاف کرنیکے لیئے بنایا ہے اگر حیوانوں کو اعتدال پر رکھنے کیخاطر یہ خونخوار جانور بنائے گئے ہیں تو کیا خدا یہ نہیں کرسکتا تھا کہ انکی پیدائش اتنی ہی کرتا جتنی کہ ضرورت تھی یہ عقلمندوں کا کام نہیں کہ ایکطرف ایک چیز کو اندازہ سے بڑھکر پیدا کرتے جانا اور دوسری طرف اسکی زیادتی کو کمی میں لانے کی تدبیریں کرنا اور ایسے بواعث کا پیدا کرنا جو اسکی کمی کیلیئے مناسب نہیں شیر وغیرہ موذی جانور دیگر جانداروں کو اعتدال کیطرف لانے کیلیئے نہیں بنائے گئے اگر اس کام کیلیئے بنائے جاتے تو کوئی مومن مسلمان بہ سبب فرمانبردار ہونے خدا کے ان سے نہ بھاگتا کیونکہ بموجب قول آپکے وہ تو اعتدال پر لانیوالے ہیں اور یہ کام انکو خدا کی طرف سے سپرد ہے لہذا انکا بھاگ جانا اسبات کو بتلا رہا ہے کہ وہ خدا کے کارندوں کے سدراہ ہوتے ہیں جنکے سپرد اعتدال قائم کرنیکا کام ہے چونکہ کسی کے مختار کار کے سدراہ ہونا اس کے مالک کے سدراہ ہونا ہے جسکی طرف سے وہ کارکن ہے لہذا مومن مسلمانوں کا ایسے موذی جانوروں سے جان بچانا خدا کے حکم کی نافرمانبرداری کرنا ہے پس آپکا اپنے بچاؤ کیلیئے ایسی باطل دلیلیں دینا سراسر غلط ہے دیگر جسطرح سے جلاد مجرموں کو قتل کرنیکے لیئے مقرر کیئے جاتے ہیں اسیطرح جو شیر وغیرہ جو قدرتی جلاد ہیں۔ مجرموں کو سزا دینے کیلیئے قدرت کیطرف سے مقرر ہیں جسطرح جلاد کو قتل کرتے ہوئے دیکھکر کوئی شخص کسی بیگناہ کے قتل سے بری نہیں ہوسکتا اسیطرح گوشت خور قدرتی جلادوں کی نقل کرکے اس گناہ سے بری نہیں ہوسکتے دیگر شیر وغیرہ حیوانوں کا قدرت کیطرف سے جلاد مقرر کیئے جانا ان کی جسمانی بناوٹ سے صاف طور پر عیاں ہے چونکہ انسان کو کوئی اوزار قدرت کی طرف سے ایسا عطا نہیں کیا گیا لہذا اس کا قدرت کے کاموں میں دخل دینا غلطی ہے۔

مسلمان۔ اگر اسنے عاقل انسان کو ضرورتیں ڈالکر اسی خدائی منشا کے پورا کرنے کے لیئے لگایا تو اس میں فائیدہ ہوا نہ کہ نقصان۔

آریہ۔ گوشت خور جانوروں کی طرز معاشرت وغیرہ انسانوں سے مختلف ہے چنانچہ گوشت خور جانور عموماً دن کو سوتے ہیں اور رات کو جاگتے ہیں لیکن برخلاف اسکے انسان رات کو سوتا ہے اور دنکو جاگتا ہے گوشت خور حیوانوں کو پسینہ نہیں آتا لیکن انسانوں کو آتا ہے۔ گوشت خور حیوان چاٹ کر پانی پیتے ہیں لیکن انسان اس کے برخلاف گھونٹ بھر کر پانی پیتا ہے

گوشت خور حیوانوں کے نیچے اور داننت گوشت کو بخوبی چیر پھاڑ سکتے ہیں لیکن انسان پر
یہ حالت بالکل صادر نہیں آتی تمام درندے حیوان انگلیوں کے بل چلتے ہیں لیکن انسان
پاؤں سے چلتا ہے درندے رات اور دن برابر دیکھ سکتے ہیں لیکن انسان رات کو نہیں
دیکھ سکتا درندے اپنی خوراک چبا کر نہیں کہاتے مگر انسان چبا کر کھاتا ہے درندوں
کی زبان کھردری ہوتی ہے لیکن انسان کی نہیں ہم اوپر اسبات کو دکھا آئے ہیں کہ
حیوانوں کو مار کر کھانا خدائی منشا پورا کرنا نہیں بلکہ اسکا خون کرنا ہے کیونکہ اگر انسان
اس کام کیلئے قدرت کیطرف سے مقرر کیا ہوتا تو اس کے پاس قدرت کیطرف سے کوئی سند
ہونی چاہئے تھی جو کہ نہیں ہے لہذا بغیر ثبوت کے آپکا یہ کہنا ٹھیک نہیں ہو سکتا۔
مسلمان خصوصاً جبکہ خداتعالے نے انسانوں کو عقل دے کر یہ بھی سمجھا دیا کہ سانپ بھیڑیے
چیتے تمہارے دشمن ہیں اور تمہارے سفروں میں دکھ دیتے ہیں اور تمہارے بچوں کا اور تمہارے
جانوروں کا بھی نقصان کرتے ہیں سو تم انکی کثرت کو روکو اور جو کام حیوانات کو قتال کے بغیر
ایسا اپنے مقصود تھا تم خود عقل سے اسے بجا لاؤ اور دونوں قسم کے جانوروں سے مناسب فایدہ اوٹھا
آ رہے۔ مولویصاحب! اگر آپ گوشت خور جانوروں کی کثرت کو روکنا چاہتے ہیں آپ ان کو
(درندہ جانوروں کو) مار کر کہائیں یہ بھلا کہاں کی دلیل ہے کہ مارنا تو آپ درندوں کو چاہتے ہیں
جو کہ تمہارے دشمن ہیں اور مارتے ہیں بکرے وغیرہ کو جو آپکے دوست ہیں کثرت کو روکنے کیلئے
یہ ضروری نہیں کہ آپ بکرے کاٹ کاٹ کر کھا جائیں بلکہ اگر آپ انکی خوراک کو روکنا چاہتے
ہیں تو بکروں کی حفاظت کریں انکو اونکے ہاتھ آنے نہ دیں کیا جو جانور کاٹ کر کہائے جاتے
ہیں اون سے صرف یہی فائدہ مقصود ہے کہ وہ شیروں کا پیٹ بھریں بلکہ ان سے اور ہزاروں
فایدہ ہیں تو کیا یہ عقلمندی ہے کہ ہم صرف ایک فائدہ کو حاصل کرنے کیلئے اور صدہا فایدوں
کا خون کریں اگر گوشت خوری میں یہی دلیل ہے تو آپ موذی جانوروں کو بندوقوں سے
ماریں اگر موذی جانوروں کے کم کرنے کا یہی بڑا طریقہ ہے جبتک گوشت خور خلاسفروں نے سوچا
ہے کہ انکی خوراک کو ہم کہا جاویں تو چونکہ مسلمان لوگ یہ چاہتے ہیں کہ سور دنیا کے تختہ
پر نظر نہ آویں لہذا انکی خوراک کو بھی اپنے خیال کے مطابق کام میں لائیں نیز آجتک جو
گوشت خور ہزاروں سالوں سے گوشت کہا رہے ہیں انہوں نے درندے حیوانوں کو کہاں تک
کم کیا ہے اگر کاٹ کر کہانا ہی مسلمانوں کے نزدیک مناسب فائدہ اٹھانا ہے تو وہ اپنے عزیزوں کو

بھی کاٹ کر کھا جائیں کیونکہ انہوں نے مناسب فائدہ اُٹھانا ہے۔ اور وہ بموجب آپ کے ارشاد کے بغیر کاٹے اور کھلائے کے حاصل نہیں ہو سکتا لہٰذا چونکہ مسلمان لوگ ایسا نہیں کرتے اسلیئے مولویصاحب کا بکروں کو کاٹکر کھا جانا مناسب فائیدہ نہیں ٹھہرتا دیگر خونخوار جانور صرف وہی جانور شکار نہیں کرتے جنکو اسلام حلال ٹھہراتا ہے بلکہ وہ بغیر کسی حرام اور حلال کی تمیز کے اپنا شکار مار کر کھاتے ہیں اگر مسلمان لوگ شیر وغیرہ جانوروں کی ترقی روکنےکی غرض سے گوشت کھایا کرتے تو ان کو ہر ایک قسم کا گوشت کھا لینا چاہیئے تھا لیکن چونکہ مُسلمان لوگ ایسا نہیں کرتے بلکہ حلال اور حرام کی زنجیر میں جکڑے ہوئے ہیں لہٰذا مولویصاحب گوشت خوری کے حق میں آپکی یہ کوئی دلیل نہیں ہو سکتی اگر آج تک آپ اسبات سے بھولے ہوئے تھے تو ایسی بھول کو رفع کیجئے اور جبتک بکرا وغیرہ جانوروں کا کھانا روا رکھتے ہیں سور سے بھی پرہیز نہ کیجئے خونخوار جانور جنکی ترقی روکنے کے باعث آپ گوشت کھاتے ہیں وہ تو مردار بھی کھا جاتے ہیں لہٰذا اگر اسلام نے گوشت خوری اس دلیل کو مدنظر رکھکر جاری کی ہوئی ہوتی تو مردار کے حرام قرار دینے میں قرآن اسقدر غلطی نہ کھاتا

مُسلمان۔ دنیا میں ایک لوگ ایسا ہیں جو جانوروں کو ہلاک کرکے موتی حاصل کرتے ہیں

آریہ۔ موتی گو اسوقت ناجائز طریقہ سے لیئے جاتے ہیں پرنتو اگر انصاف کو ہاتھ سے نہ دیا جاوے تو جائز طریقہ سے مل سکتے ہیں کیونکہ جب موتیا جانور جس کے سیپ میں موتی جو اسکے انڈے یا ریت کے ذرے سے تیار ہوتے ہیں ایک وقت میں پیدا ہوا ہے اسلیئے اسکے لیئے مرنا ضروری ہے لہٰذا جب مر گیا تو سمندر کی لہریں کوڑیوں گھونگوں سیپوں کی طرح جو اسی قسم کے جانوروں کے گھر ہیں کنارہ پر پھینکدینگے۔

مُسلمان۔ عمدہ ریشم حاصل کرنے کو اگنت کیڑوں کو مارا جاتا ہے تندرست جانوروں کو درست اور چمکیلی پوستین حاصل کرنے کو مارا جاتا ہے۔

آریہ۔ ریشم کے کیڑے جب اپنے اوپر ریشم کے کوئے تیار کر لیتے ہیں تو تب وہ کیڑے اپنی خوراک چھوڑ دیتے ہیں اسکے بعد وہ پھٹ بن کر اڑ جاتے ہیں لیکن ظالم ریشم بنانیوالے جلدی سے مار اون کو پر لگ کر اڑنے کا موقعہ نہیں دیتے ایسا کرنا یہ اکی غلطی ہے اور کیڑوں کی جانیں مار نا گناہ ہے یہ باتیں تو اسوقت آپکے لیئے کچھ ثبوت دعوے ہو سکتی ہیں جب کہ آپ اسبات کو مان لیں کہ کسی کی جان لینا گناہ ہے ہم کب کہتے ہیں کہ پوستینوں کی خاطر جانوروں کو مارو۔

مسلمان۔ بہت سے ہرن کستوری کی خاطر مارے جاتے ہیں۔

آریہ۔ ہرن کستوری کیخاطر مارنے ٹھیک نہیں اور جو شخص ایسا کرتے ہیں وہ گناہ کرتے ہیں کیا ہرن مرنیکے بعد کستوری کو کہیں اڑا لیجاینگا ہرنوں کو مارنیسے کستوری زیادہ مقدار میں نہیں مل سکتی ہے کیونکہ جسقدر ہرن بڑھیں گے اوسقدر کستوری زیادہ تیار ہوگی۔

مسلمان۔ شہد کیخاطر بہت سے لوگ مکھیوں کی جانیں بھی ضائع کر دیتے ہیں۔

آریہ۔ شہد کی بابت جواب پہلے دیا گیا ہے۔

ہم اسبات کو اوپر لکھ آئے ہیں کہ چور کے چوری کرنیسے چوری ٹھیک نہیں اسیطرح سے کسی کے ان چیزوں کے استعمال کرنیسے گوشت جائیز قرار نہیں دیا جاسکتا ہم اسبات کو مانتے ہیں کہ جانوروں کی زندگیاں تباہ کرکے فایدہ اٹھانا گناہ ہے جبتک آپ جانوروں کا مارنا گناہ نہ سمجھیں ورنہ آپکے دعوے میں ثبوت دعوے نہیں ہوسکتے۔

اب ہم آپکو یہ دکھلاتے ہیں کہ گوشت خور انسان اپنے کو اور دیگر انسانوں کو کیا کیا نقصان پہنچاتے ہیں

اوّل وہ تمام بیماریئیں جو کاٹکر کھائے جانے والے جانوروں کو ہوتی ہیں اونکا برا اثر انسانی صحت پر پڑتا ہے چونکہ ایک انسان دوسرے انسانوں کیلئے ازحد مفید ہے لہذا اس کے بیمار ہونے یا مرجانے سے دوسرے انسانوں کو نقصان پہنچتا ہے۔

دوم وہ تمام جاندار جو گوشت خوروں سے تباہ کئے جاتے ہیں انسانوں کیلئے ازحد مفید ہے مثلاً دودھ پلانیوالے جانور تازہ تازہ دودھ دیتے ہیں جس سے طرح طرح کے کھانے بن سکتے ہیں جو نہایت مقوی اور لذیذ ہوتے ہیں بھیڑیں بکریئیں پشم اور اون دیتی ہیں جس سے انسان اپنے بدن کو سردی سے بچا سکتا ہے مرغ وغیرہ پرندے انسانی فضلوں کو کھا کر ہوا کی صفائی میں امداد دیتے۔ الحاصل کلام سواری والے جانور انسانوں کو ایک مقام سے دوسرے مقام تک لیجانے کا کام دیتے ہیں پس انسانوں کا گوشت خوری کیلئے جانوروں کو مارنا اپنے کو اور دیگر انسانوں کو دودھ۔ گھی۔ مکھن۔ پنیر۔ کھوا۔ پشم۔ اون صاف ہوا۔ اور سواری کے فائدوں کو نقصان پہنچاتا ہے۔

تیسرا۔ گوشت کے کھانے سے انسانی صحت میں فتور پڑتا ہے جیسا کہ حکیموں کی رائے ہے لہذا چونکہ بیمار سے ہوا خراب ہوتی ہے اور ہوا کے خراب ہونیسے طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں لہذا گوشت کا کھانا اپنے کو اور دیگر انسانوں کو نقصان پہنچاتا ہے۔

چہارم۔ چونکہ جانداروں کے مارے جانیسے انکی نسلیں قطع ہو رہی ہیں لہذا گوشت انکے فوائد کے سد راہ ہو رہے ہیں جو انکی نسلوں سے گوشت خوروں کو اور دیگر انسانوں کو پہنچتے تھے

پنجم۔ جو جو جاندار چھوڑتے ہیں وہ درختوں کی غذا بنا کرتی ہے اور جو درخت چھوڑتے ہیں وہ انسانوں کی چونکہ حیوان گوشت خوروں سے کم کئے جا رہے ہیں لہذا درختوں کو غذا کم ملتی ہے اور انکی غذا میں کمی آنیکے سبب سے انسان کی بھی غذا میں فتور پیدا ہوتا ہے۔ لہذا یہی وجہ ہے کہ دن بدن ہوا خراب ہوتی جاتی ہے۔ کیا یہ گوشت خور دنیا اپنے کو اور دیگر انسانوں کو نقصان پہنچانا نہیں ہے۔

ششم۔ قصاب خانوں سے ہوا کو خراب کرنے کے سبب سے کیا گوشت خور اپنے کو اور دوسروں کو نقصان نہیں پہنچا رہے ہے؟

مسلمان۔ اول وہ خوراکیں جن سے جسم کو گرمی ملتی ہے اس مطلب کے لائق وہ غذائیں ہیں جن میں نشاستہ چربی اور چینی شامل ہیں۔

آریہ۔ ہم اوپر بہت سی نباتات کے نام درج کر کے یہ بتلا آئے ہیں کہ گوشت میں گرمی دینے والے اور چربی کے اجزاء بہت ہی کم ہیں اب ہم آپکو یہ بتلاتے ہیں کہ نشاستہ کی مطلب برا ری گوشت سے نہیں ہو سکتی کیونکہ نشاستہ فیصدی ہے برخلاف اس کے یہ نباتات میں کثرت سے ملتا ہے۔

مسلمان۔ دوم وہ خوراکیں جن سے جسم بنتا ہے اور قوت ملتی ہے اسمیں وہ خاص اجزاء ہوتے ہیں جو بالخصوص گوشت اور انڈوں اور اناج اور دودھ میں پائے جاتے ہیں

آریہ۔ ہم اوپر اسباب کو بھی ثابت کر آئے ہیں کہ گوشت میں گوشت بنانے کے اجزا نباتات سے کم ہیں چنانچہ آپ بھی اس بات کو مانتے ہیں۔ کہ یہ اجزا اناج میں پائے جاتے ہیں لہذا یہ اجزاء بہ نسبت اناجوں کے گوشت میں کم ہوں اور گوشت اور انڈے وغیرہ اناجوں سے قیمت میں گراں ہوں اور بغیر کسی ڈاکہ مارنے کے دستیاب نہ ہوں تو کسی کا اناجوں کو چھوڑ کر گوشت کی خواہش کرنا یا کھانا کیا دانشمندی ہو سکتی ہے۔

مسلمان۔ سوم وہ خوراکیں جن سے ہڈیاں بنتی ہیں۔

آریہ۔ چونکہ ہڈیاں معدنی اجزاء سے بنتی ہیں معدنی اجزاء جیسا کہ ہم اوپر بتا چکے گوشت یا بہ نسبت نباتات کے بہت کم یعنے ایک فی صدی ہے۔ لہذا اس غرض سے بھی گوشت کا کھانا مفید ثابت نہیں ہو

مسلمان۔ سو جبکہ غذا میں جسم کو گرمی دینے کے لیئے چکنائی اور تحلیل شدہ جسم بنانے کیلیئے اور اسکو قوت دینے کیلیئے گوشت اور ہڈیاں بنانے کیلیئے نمک موجود ہو اس کو انسانی صحت کیلیئے مضر اور حارج قرار دینا کمال ناواقفی کی دلیل ہے۔

آریہ۔ مولویصاحب! گوشت کے مفید ہونے میں یہ کوئی دلیل نہیں کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ بھیڑیں اور سور پاخانہ کہاتے ہیں جس کو انسان فضلہ کرکے پھینکتا ہے اس سے بھیڑوں اور سوروں کے جسم کا ہر ایک حصہ تیار ہوتا ہے لہذا چونکہ بدن کیلیئے معدنی اجزا گرمی دینیوالے اجزا اور چربی وغیرہ کے اجزاء کی ضرورت ہے جو کہ بھیڑ اور سور کو پاخانہ سے حاصل ہوتے ہیں اسلیئے چونکہ پاخانہ میں یہ اجزاء موجود ہیں کیا اسکو کہایا جاوے جناب من! یہ اجزاء تو کم و بیش ہر ایک چیز میں موجود ہیں لیکن خدا نے انسانکو عقل دی ہے تاکہ تمیز کر سکے پس جبکہ وہ اجزاء جنکے حاصل کرنے کیلیئے بکری وغیرہ جانوروں کی جانوں پر ڈاکہ مارا جاتا ہے دوسری چیزوں میں افراط سے پائے جاتے ہیں تو انکی موجودگی میں زیادہ دام خرچ کے کم فایدہ اُٹھانا کیا دانائی ہو سکتی ہے

مسلمان۔ جو کتابیں سرکار کے حکم سے علم کیمسٹری کی تجربہ سے میڈیکل کالجوں میں نوع انسان کی علمی بہتری کیلیئے پڑہائی جاتی ہیں انمیں گوشت خوری کی صاف اجازت ہے اور حکیم لوگ مریضوں کو یخنی دیتے ہیں

آریہ۔ کیمسٹری کی رُو سے ہم اوپر ثابت کر آئے ہیں کہ گوشت خوراک بننے میں نباتات کی برابری نہیں کر سکتا اگر کسی خاص کیمسٹری دان نے باوجود اسبات کو پایہ ثبوت تک پہنچانیکے کہ گوشت نباتات کے برابر قوت میں نہیں خود بسبب عادی ہونیکے گوشت خوری کے گوشت کی اجازت دی ہے تو اس میں غلطی کہائی ہو تو ہم اسکے ذمہ وار نہیں دیگر کئی انگریز ڈاکٹر خود سور کا گوشت کہاتے ہیں اور مریضوں کو بھی دیتے ہیں تو کیا کسی ڈاکٹر کے کہانے اور کسی مریض کو دیئے جانے سے آپ یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ سور کا گوشت کہانا ٹھیک ہے جناب من! اسوقت تو یوروپ کے بڑے بڑے کیمسٹری دان ڈاکٹر زبان حال سے پکار کر کہہ رہے ہیں کہ گوشت انسانی صحت کے لیئے مضر ہے۔

مصنف قانون شیخ بو علی سینا نے قانون میں لحم کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے کہ پہاڑی بکرا کسی طرح کا ہو اسکا گوشت خراب ہوتا ہے کنجشک جملہ اقسام کا گوشت خراب ہوتا ہے

مصنف مخزن الادویات لحم کے بیان میں تحریر کرتا ہے کہ بھیڑ کا گوشت ردی اور ضعیف غذا ہے قمری کا گوشت مولد خلط فاسد ہے۔ بقر کا گوشت دیر ہضم اور غلیظ ہے۔

اب ہم عام تجربات کو لے کر گوشت کے مضریات تبلاتے ہیں۔

عا گوشت کو گلانے کیلئے بہ نسبت روزانہ نباتاتی خوراکو نکے حرارت زیادہ درکار ہوتی ہے اور اسلیئے معدہ کی طاقت زیادہ خرچ ہوتی ہے اور معدہ کی طاقت زیادہ خرچ ہونیسے وہ ضعیف پڑجاتا ہے اور اسکے ضعیف پڑجانیسے جو جو بیماریاں ہوتی ہیں وہ حکیموں سے پوشیدہ نہیں

عا۲ وہ تمام فضلات اور خون جو جانوروں کے کاٹے جانیسے برآمد ہوتے ہیں انواع واقسام کی وبائی بیماریوں کو پیدا کرتے ہیں۔

عا۳ جملہ گوشت خوروں کے منہ سے بدبو آتی رہتی ہے اسلیئے جو سانس انکے اندر سے نکلتے ہیں وہ بہ نسبت ویجی ٹیرین کے ہوا کو زیادہ خراب کرتے ہیں اور ہوا میں بدبو پھیلنے سے بیماریاں پیدا ہوتی ہیں

عا۴ گوشت خوروں کو جذام۔ آکلہ اور ناسور وغیرہ کی بیماریاں عموماً ہوتی ہیں اگر گوشت میں طاقت ہوتی تو گرین لینڈ کے باشندے اسکیموں بنگالی کشمیری کائیتھ دنیا میں سب سے بڑھ کر دلیر ہوتے لیکن تجربہ اسکے برخلاف بتلا رہا ہے۔ کہ کشمیری بنگالی اسکیمو وغیرہ اول درجہ کے بزدل ہیں یہی وجہ ہے کہ ان سے جنگی کام نہیں لیا جاتا۔

مسلمان بیشمار لوگوں کے ہزارہا سال کے تجربہ نے بھی ثابت کر دیا ہے کہ گوشت صحت وقوت کے لیئے بڑا مفید ہے۔

آریہ صحت اور قوت کی بابت ہم اوپر تردید کر آئے ہیں کہ یہ دونوں مرادیں گوشت سے بر نہیں آسکتیں ہزارہا سال کے تجربوں سے گوشت مفید ثابت نہیں ہو رہا بلکہ مضر ثابت ہو رہا ہے دیکھو حال میں ہی ایک مسلمان مولوی نے تجربہ کیا ہے اور وہ اپنے تجربہ میں تبلاتا ہے کہ گوشت انسانی صحت کیلیئے نہایت مضر ہے دیکھو کتاب برکت بغیر حرکت مصنفہ مولوی فرحی استاد نواب صاحب ریاست رامپور

مسلمان۔ اس گول مول اعتراض کے جواب میں مناسب تو یہ تھا کہ آریوں کا خدا کیسا جیسا عقیدہ ہے دکھلایا جاتا اور خدا تعالے کیطرف سے اُن پر تقریباً ۲ ارب سال سے لوں کے الہام کا دروازہ بند ہو جانے اور انکو ہمیشہ کیلیئے خدا تعالے سے کبھی بھی مکتی نہ ملنے اور دعاؤں کے قبول نہ ہونیکی نسبت جو انکے اپنے مسلمات ہیں ظاہر کیئے جاتے اور یوں مقابلتاً ثابت کیا جاتا کہ کون خدا تعالے کے در سے دور ہیں اور کون در حضور مگر ایسے کرنے سے بحث اپنے موقعہ سے نکل جائیگی اسلیئے ہم صرف ان بعد عنکے حالات کو ہی بطور گواہ کے پیش کرتے ہیں جنکا کہ بقول آپکے ایک حصہ

گوشت نہیں کھاتا اور جن کو آپ اپنے ساتھ ملا کر دنیا کا ایک جزو اعظم بنتے ہیں اور جو بقول آپکے مسلمانوں سے بھی زیادہ ہیں یہ تمام ہندو آپکے نزدیک پرانوں کے گندے اور دور از عقل قصوں کو سچے مانتے ہیں اور وہم پرستی میں پھنسے ہوئے ہیں عقل سے خارج ہیں اور بت پرستی کرتے ہیں اور پرمیشور کے درست دور ہیں اور چند سال پہلے جبکہ یہ مٹھی بھر آریہ بھی نہ تھے کل وید کے نام لیوا بت پرست اور ہمہ اوستی تھے تو آپ ہی فرمائیے کہ یہ سب لوگ گوشت نہ کھانیوالے خدا کے در سے دور ہیں یا نزدیک۔

آریہ۔ الہام بار بار مسلمانوں کا خدا دیتا ہے جو عرش پر مقیم ہے اور جسکو دنیا کی خبر نہیں کیونکہ محدود چیز سرودیاپک نہیں ہو سکتی یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کیلئے محدود خدا کا الہام نامکمل ہے چونکہ آریہ لوگوں کا خدا سرودترا اور مکمل ہے لہذا اسکا گیان وید بھی مکمل ہے بار بار قواعد کے اجرا کی وہاں ضرورت ہوا کرتی ہے جہاں کچھ کمی ہو اور کمی غلطی والے سے رہجاتی ہو جب خدا غلطی سے رہت اور مکمل ہے تو بتاؤ تو سہی کہ اسکا الہام کیونکر نامکمل اور کمی والا ہو سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ دوبارہ ۲۔ اور سالوں سے کسی الہام کے خدا کیطرف سے آنے میں کوئی ضرورت معلوم نہیں ہوتی اگر پہلی الہامی کتاب توریت موسیٰ کو دی اور زبور داؤد اور انجیل عیسیٰ کے حواریوں کے ذریعہ اگر کتابیں مکمل ہوتیں تو قرآن کی عدم ضرورت ہوتی لیکن چونکہ مسلمان لوگ قرآن کا نزول مانتے ہیں پس اس بات سے صاف عیاں ہے کہ مسلمانوں کا خدا مکمل الہام نہیں دیسکتا اور مکمل الہام کا نہ ہونا اسبات کو بتلا رہا ہے کہ الہام کے دینیوالا ناکمل ہے کیونکہ مکمل سے مکمل چیز برآمد ہوتی ہے اور نامکمل سے نامکمل پس بار بار الہام دینے کی ضرورت اس اللہ میاں کو ہے نہ کہ اس سروشکتیمان پرمیشور کو مکتی نتیجہ نہ ہونے پر جو اعتراض کیا گیا ہے وہ بالکل فضول اور لچر ہے کیونکہ حادث ہونے سے پیدا شدہ مکتی نتیجہ نہیں ہو سکتی جہاں ہندو بت پرستی میں پھنسے ہوئے ہیں وہاں مسلمان لوگ کعبہ پرستی سنگ اسود پرستی مدینہ پرستی آدم پرستی تعزیہ پرستی وغیرہ کے زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں جسطرح سے ہندو پرانوں کے لچر اور بیہودہ قصہ کہانیوں کے خیالات میں مقید ہیں اسیطرح سے مسلمان لوگ حدیث و قرآن بعید از قیاس کہانیوں کی توہمات میں پھنسے ہوئے ہیں جیسے ہندوؤں میں ویدانتی ہیں ویسے ہی مسلمانوں میں صوفی یا ہمہ اوستی ہیں اب یہاں تک تو ہندو و مسلمان سب آپس میں برابر ہیں لیکن آگے چلکر مسلمان لوگ بسبب بے رحم ہونے کے اگلے مقام میں ٹھہرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ اب سوچنے کی جگہ ہے کہ ایک آدمی کے پاس پانچ روپیہ ہیں

اور ایک کے پاس تین اور یہ دونوں ایک ایسے مقام کے لیئے سفر کرتے ہیں جس کیلیئے دس روپیہ کیضرورت ہے اسلیئے حساب کی روسے کہنا پڑتا ہے کہ اسمیں کوئی شک نہیں کہ یہ دونو شخص منزل مقصود پر نہیں پہونچینگے لیکن کوئی منصف مزاج اس سے یہ نتیجہ نکالے بغیر نہیں رُک سکتا کہ ۵ روپیہ والا ۳ روپیہ سے زیادہ دوری کا سفر کریگا نتیجہ صاف ہے کہ جب ہندو لوگ بہ نسبت مسلمانونکی رحمدلی اور انصاف پسندی میں بڑھ چڑھ کر ہیں تو کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ وہ بہ نسبت مسلمانوں کے خدا کے در کے نزدیک نہ ٹھہرائے جائیں آپ یہ وہ لکھنے کی دہمکیاں مت دیں جو کچھ آپ لکھیں گے انکا جواب باصلوب یا جایا کریگا جنابمن! ہمکو مٹھی بھر سے نامزد کرنے میں ہماری کوئی بےعزتی نہیں کیونکہ ہمیشہ دانا بہ نسبت جاہلوں کے بہت کم ہوا کرتے ہیں اسلیئے ان کے کم ہونیسے جاہل ان پر فوق نہیں پاسکتے۔

جس طرح خالص سونا خواہ کسی کے قبضہ میں ہے اسکے سونا پن میں ذرا فرق نہیں آسکتا۔ لہذا بت پرستوں سے ویدوں کا نام لیئے جانیسے ویدون کی خوبیوں پر پانی نہیں پھر سکتا باقی باتوں کا ہم مفصّل اوپر جواب دے چکے ہیں۔

اب ہم بتلاتے ہیں کہ گوشت خور کسطرح سے خدا کے در سے دور رہتے ہیں چونکہ دو متضاد صفات ایک جگہ اکٹھی نہیں رہ سکتیں۔ لہذا جب خدا رحیم ہے تو بیرحم گوشت خور کسطرح خدا کے نزدیک جاسکتے ہیں چنانچہ اسبات کو مسلمانوں نے بھی محسوس کیا ہے کیونکہ جب کسی جانور کو کاٹتے ہیں تو بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں کہتے بلکہ بسم اللہ اللہ اکبر کہتے ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ اس بات کو محسوس کرتے ہیں کہ جانوروں کا ذبح کرنا رحم نہیں بلکہ ظلم ہے اسلیئے ہم خدا رحیم یا دیالو کی صفت کو بٹہ نہ لگائیں۔

مسلمان۔ خدا تعالےٰ نے کوئی چیز بُری نہیں بنائی ہے۔

آریہ۔ سور کو خدا نے پیدا کیا ہے یا خودبخود پیدا ہو گیا ہے اگر خودبخود پیدا ہو گیا ہے تو خدا اُسکا صانع نہیں۔ اگر خدا نے پیدا کیا ہے تو مسلمان لوگ اسے کیوں برا جانتے ہیں اور قرآن نے اُسے کیوں برا ٹھہرایا دیگر آپ شیر وغیرہ درندوں کو اپنا دشمن مان چکے ہیں کیا دشمن اچھے ہوا کرتے ہیں وہ خدا نے بنایا ہے یا کسی اور نے اگر خدا نے بنایا ہے تو اچھا ہے کیونکہ خدا نے کوئی چیز بری نہیں بنائی لیکن برخلاف اسکے قرآن میں خدا اسکو برا بتلاتا ہے۔

مسلمان۔ تو دیکھنا یہ چاہیئے کہ آیا خدا تعالےٰ نے حیوانات سے فائدہ لینے کے

لیئے انسان کا حق بنایا ہے۔ یا نہیں۔

آریہ۔ بیشک انسان کا حق حیوانات ہیں لیکن حق سے مار کر کھا جانا ثابت نہیں۔ ہم اوپر ماں اور شاگرد وغیرہ کی مثال دیکر اسبات کو ثابت کر آئے ہیں کہ حق سے مارنا ثابت نہیں ہوتا دیکھو بیٹا باپ کا پیدا کیا ہوا ہے اسکا اسپر قبضہ ہے وہ اس سے کام لے سکتا ہے اور کام لینا اسکا حق ہے تو کیا ان تمام حقوق کی موجودگی میں اسکا مار کر کھا جانا ثابت ہے ایک ماں ہے جسکا دودھ پینا بچہ کا حق ہے وہ بیمار ہو جاتی ہے اور اسکو دودھ نہیں دیسکتی تو اس لڑکے کیلیئے یہ جائز ہے اور دوسرے لوگ جو اس کی ماں کے لوحق ہیں کیا اسبات کو ماننے کیلیئے تیار ہیں کہ وہ لڑکا اس کے پستان نوچ کھائے۔ اگر حق لینے سے کاٹ کر کھانا مراد ہے تو ہر ایک انسان کسی نہ کسی بات میں دوسرے کا حق ہے تو کیا یہ جائز ہے کہ تمام انسانوں کو کاٹ کر کھایا جاوے۔

مسلمان۔ نیز جب اپنے ہی حق کو نرمی سے نہ ملنے کی صورت میں سختی سے بھی لینا جائز ہے چنانچہ آریہ بھی حیوانوں کو انکی مرضی کے بغیر پکڑ لاتے ہیں اور جب انکا ایک جگہ سے یا کسی شخص سے دل لگجاتا ہے تو انکی صلاح کے بغیر اونہیں بیچدیتے ہیں اور انکی اجازت حاصل کرنے بغیر انکو اپنے جنگوں میں ساتھ لیجا کر مروا دیتے ہیں تو یہ سب سختیاں چونکہ اپنا حق لینے کے لئے ہیں نہ کسی کینہ کپٹ کے باعث۔

آریہ۔ ہم اوپر ثابت کر آئے ہیں کہ جانداروں کو مارنا گوشت خوروں کا حق نہیں لہذا جب مارنے کا حق ہی ثابت نہیں ہوا تو سختی اور نرمی سے کام لینا کیا معنے تمام اقسام کے جانور جو ہم لوگوں سے رکھے جاتے ہیں وہ عموماً صحرا سے نہیں لائے جاتے بلکہ انسانوں کے پاس رہنے والے ہوتے ہیں یہ اکثر سب کے سب ان حیوانوں کی نسل ہوتے جو انسانوں کے پاس رہنے والے ہوتے ہیں دیگر بعض جو لائے جاتے ہیں ہم ان تمام کو کاٹنے کیلیئے نہیں لاتے بلکہ اونکو سکھ اور چین دیکر ان سے سکھ چین لینے کی نیت سے رکھتے ہیں اور ادن کی نسلیں بڑھاتے ہیں اور انکو اس سے کوئی نقصان نہیں پہنچتا اور نہ وہ ہم کو نقصان دینے والے سمجھتے ہیں بلکہ وہ ہم سے پیار کرتے ہیں اور بھاگے بھاگے اپنے گھر کو آتے ہیں اگر اسمیں اونکی مرضی نہ ہوتی تو بھاگ جاتے اور گھر کو آنیکی کوشش نہ کرتے کیا مسلمان لوگ بھی بکری وغیرہ کو سکھ دینے کی نیت سے کاٹکر کھاتے ہیں۔ اور

جسطرح گائے دودھ دہنے والے کے آگے دودھ دہانی کیوقت ٹانگیں پھیلا کر کھڑی ہو جاتی ہے۔ کیا اسیطرح بکری بھی قصاب کے آگے گردن جھکا کر کھڑی ہو جاتی ہے۔ چونکہ حیوان ایسے امرونکو سوچنے کی عقل نہیں رکھتے اور عقل کے بغیر کوئی رائے نہیں دے سکتا اور نیز رائے دینے کیلئے طاقت گویائی کا ہونا لازمی ہے لہذا جبکہ حیوانوں میں طاقت گویائی اور رائے دینے کا مادہ نہیں تو ہم نہیں جانتے کہ مولویصاحب کا یہ اعتراض کہاں تک عقلمندی پر مبنی ہے جناب من یہ تو آپکی ناواقفی کا سبب ہے کہ آپکو اتنا بھی معلوم نہیں۔ کہ حیوان صلاح نہیں دیسکتے لہذا انکی نسبت ہمارا ایسا ارادہ کرنا غلط خیال ہے ہم جیسے انسانوں کو جنگ میں لیجاتے ہیں ویسے ہی حیوانونکو لیجاتے ہیں کیا آپ بھی جیسے حیوانونکو کاٹکر کھاتے ہیں ویسے ہی انسانوں کو بھی کاٹ کر کھاتے ہیں۔ افسوس مولویصاحب آپکو اعتراض کرتے وقت ذرا بھی انصاف کا خیال نہیں آتا۔

مسلمان موتیوں کی خاطر ریشم کیخاطر وغیرہ وغیرہ کیڑے مارے جاتے ہیں۔

آریہ۔ ان تمام باتوں کا جواب اوپر آچکا ہے۔

مسلمان۔ پس جب خدا تعالےٰ نے جو رحیم الرحمٰن ہے حیوانات پر اسی محنت کو دوسروں کے فائدہ کے لیئے روا رکھا ہے۔

آریہ۔ کیا کسی کو کاٹکر کھا جانا رحم ہے اور ایسا حکم دینیوالا رحیم کہلا سکتا ہے کیوں خدا کے نام کو بدنام کرتے ہو اور اسکی رحیم صفت کو رسوا کرتے ہو۔ بکری وغیرہ جانوروں کو کاٹکر کھا جانا کیا ان سے محنت لینا ہے جناب من خدا نے انکو جائز قرار نہیں دیا بلکہ یہ گوشت خوروں کی من مانی بات ہے۔

مسلمان۔ بلکہ (گوشت خوری کو) کسی کی کوششوں سے بھی رکنے نہیں دیتا تو معلوم ہوا کہ حیوان ضرور اس محنت کے لیئے ہی بنائے گئے ہیں۔ اس لیئے ایسی محنت کا اوپر چلانا جس کے لیئے وہ بنائے گئے ہیں کوئی ظلم نہیں۔

آریہ۔ اگر گوشت خور باوجود اسبات کے سمجھنے کے کہ یہ انسانی صحت کیلئے مضر ہے انکو نہیں چھوڑتے اور انکا نہ چھوڑنا گوشت خوری کے جائز اور خدا کیطرف سے ہونیکی دلیل ہے تو آئے دن گناہ اور جھوٹ دنیا میں بڑھتے جاتے ہیں اور باوجود گناہ گار ونکو سمجھانیکے وہ اس سے باز نہیں رہتے تو کیا انکے باز نہ رہنے سے جھوٹ بولنا اور گناہ کرنا خدا

کا حکم ٹھہر سکتا ہے شائید آپکا خدا بموجب آپکے قول کے جھوٹ اور گناہ کو کسی کی کوشش سے روکنے نہیں دیتا ہوگا۔ تو پھر کیا آپ کا خدا بدئیں کرواتا ہے مولویصاحب! کیوں اندھیر مچاتے ہو۔ کیا بکروں کو کاٹ کر کھا جانا اونپر محنت ڈالنا ہے۔

فرض کرو کہ ایک قاتل کسی گوشت خور کو قتل کرے اور پکڑے جانے پر حاکم کے روبرو یہ اپنی بریت کیلئے یہ دلیل پیش کرے کہ چونکہ کئی قاتل لوگونکو قتل کرتے ہیں اور قتل کا فعل باوجود پولیس وغیرہ کے روکے جانیسے رک نہیں سکتا۔ لہذا اس کا کیا جانا اور نہ رکنا سرکار کیطرف سے ہونیکا ثبوت ہے تو مولویصاحب کیا وہ حاکم اس دلیل سے ملزم کو بری کردیگا اور گوشت خور بھائی اپنے خیال کے بموجب اسبات کو سرکار کی طرف سے مان لیوینگے۔ اگر نہیں تو کیوں گوشت خوری کیلئے ایسی لغو دلیلیں گھڑتے ہیں۔

مسلمان۔ آپ فرماتے ہیں کہ کھانے کیلئے مارنا جائز نہیں۔ یہ اسلیئے کہ آپ سینچوں کی خاطر لاکھ کی خاطر عمدہ ریشم کیخاطر۔ اور کس کس فائیدہ کیخاطر بیشمار جانوروں کو مارتے ہیں۔ بھلا صاحب! جب آپ ایسے ایسے فائدوں کیلئے جانوروں کو مار لیتے ہیں۔ تو خوراک جیسے فائیدہ کیخاطر کیوں نہ مارا جاوے۔

آریہ۔ ہم ریشم اور موتی وغیرہ کی بابت اوپر جواب دے آئے ہیں۔ جنابمن! اگر ان چیزوں کے حاصل کرنے میں نامکمل طریقے عمل میں لائے جاتے ہیں کہ جن سے جیو مرتے ہیں تو ہم اسبات کے ماننے کیلئے تیار ہیں کہ جیوں کا مارنا بد اخلاق ہے تو ضرورت یہ تھی۔ کہ اِس بداخلاقی کے روکنے کیلئے ان چیزوں کے حاصل کرنے کیلئے اخلاقی طریقے نکالتے نہ کہ اُلٹا اور بداخلاقیونکے پیدا کرنیکے مرتکب ہوتے۔ جنابمن! بداخلاقی بداخلاقی ہے خواہ کوئی کرے۔ اگر کسی کی جان مارنا اخلاق کے رُو سے جائز ہے تو نتیجہ صاف ہے کہ کسی کی جان نہ مارنا اخلاقی رو سے ناجائز ہے اگر جائز ہے تو ماننا پڑ گیا کہ جنکی جانیں گوشت خوروں سے تباہ نہیں کی جاتیں وہ انکے ساتھ بداخلاقی سے پیش آتے ہیں اور غلطی کرتے ہیں چونکہ گوشت خور اپنے والدین اور عزیزوں پر ہاتھ صاف نہیں کرتے لہذا وہ بموجب اپنے خیال کے اونکے ساتھ بداخلاقی سے پیش آتے ہیں اگر ناجائز ہے تو اسلام نے بداخلاقی کی تعلیم دینے میں غلطی کھائی۔

جنابمن! اگر کوئی شخص میرے یا آپکے دوست کو اپنے مفید مطلب دیکھ کر ہم پر ڈاکہ مار

تو کیا ہم اس ڈاکو کو اخلاق والا کہہ سکتے ہیں اگر نہیں تو کوئی وجہ نہیں معلوم نہیں ہوتی کہ گوشت خوروں کا جانوروں کے گوشت کو عمدہ خیال کرکے ان کی جانوں پر ڈاکہ مارنا اخلاقی طور سے جائز ٹھہر سکے۔

مسلمان۔ آپکا آجکل کا لفظ بڑھانے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ لیتھبرج صاحب کی تاریخ ہند اور دوسری تاریخوں میں جو آپکے آریہ بزرگوں کا شراب پینا اور کباب کہانا لکھا ہے بالکل صحیح ہے تو پھر کیا آپکو آجکل ہی انکے نقصان معلوم ہوئے ہیں یا پہلے آریہ گوشت کی نسبت کم طاقت دینے والے نباتات کہایا کرتے تھے تو جب گوشت سے کم طاقت والے نباتات بھی جائز ہیں تو گوشت کا کہانا بطریق اولے جائز ہوگا بالفرض اگر گوشت بعض اقسام نباتات سے کم طاقت دینیوالا بھی ہو تو اس سے اس کے ناجائز ہونے پر کون سی دلیل پیدا ہوئی۔

آریہ۔ جناب مولوی صاحب! آج کے لفظ سے آریوں کی شراب اور کباب خوری نکالیں تو پڑے نکالیں مگر کوئی عاقل نہیں نکال سکتا مورخ لیتھبرج صاحب جنکا آپ حوالہ دیتے ہیں وہ خود اسبات کو مانتا ہے کہ ہند کی قدیم تاریخ کے ماخذ میں اسبات کو مانتا ہے کہ مسلمانوں کی عملداری سے پہلے جسکو ابھی پورے ۹۰۰ برس نہیں ہوئے ہند میں کوئی معتبر تاریخ نہیں لکھی گئی وجہ اسکی نادانی کا باعث ہے سوائے غلطی صاحب مورخ کے اسبات سے صاف طور پر عیاں ہے کہ مورخ مذکور نے آریوں کی نسبت جسقدر حالات دریافت کیے ہیں وہ کسی معتبر تاریخ سے نہیں کیے بلکہ غیر معتبر سے تو کیا غیر معتبر تاریخوں کے حوالے مان لینا مورخ موصوف آپکی غلطی نہیں ہے مورخ نے اسبات میں صرف یہی غلطی نہیں کہائی بلکہ اسنے یونانیوں کی تاریخوں سے باوجود اسبات کے جاننے کے کہ آریہ لوگ شراب نہیں پیا کرتے تھے جیسا کہ وہ قدیم ہندوؤں کی نسبت یونانیوں کی رائے میں ظاہر کرتا ہے غلطی کہائی ہے پس ایسے مورخ کی رائے کیونکر قابل تسلیم ہو سکتی ہے۔

دیکھو مورخ میگس تھنیز اپنی کتاب بنام میگس تھنیز صفحہ ۶۹ پر آریوں کی نسبت حسب ذیل تحریر کرتا ہے

چوری بہت ہی کم ہوتی ہے۔ وہ باقاعدہ رہتے ہیں۔ وہ خوشی سے زندگی بسر کرتے ہیں سادگی اور کفایت شعاری کو کام میں لاتے چاول کا بنا ہوا رس (قربانی) اور دال بھات کہاتے ہیں انکی قوانین کی سادگی اس سے جانی جاتی ہے کہ کبھی بھی کچہری میں نہیں جاتے تھے وہ بغیر بھوک لگنے کے نہیں کہاتے تھے۔

اب بتلاؤ کہ آریہ لوگ دال بہات کہانیوالے بہادر ہیں یا مسلمان گوشت خور جنابمن! ہم لوگوں نے آج گوشت خوری کے نقصانات تطاہر کرنے شروع نہیں کئے۔ بلکہ شروع دنیا سے وید مقدس میں گوشت خوری کی ممانعت موجود ہے جسکا پرچار آریہ لوگ گوشت خوری کی تردید کرتے چلے آئے ہیں ہاں یہ ٹھیک ہے کہ گوشت خور آجکل حضرصاحبات کو محسوس کرنے لگ گئے ہیں جیساکہ مولوی فرخی صاحب یورپین و یجن ہٹرین لوگونکے حوالے دیکر اپنے تجربہ گوشت خوری کے مضرات کے ثبوت میں پیش کر رہے ہیں۔ لفظ نباتات میں دنیا بھر کے نباتات شامل ہیں چونکہ میں اور آپ دنیا بھر کے نباتاتوں کو نہیں جانتے اسلئے ہم ان کی تفریق کر دینا مناسب تھا یہی وجہ ہے کہ ہم نے لفظ نباتات کے آگے لفظ مروجہ لگایا اور چونکہ مروجہ اقسام نباتات ہیں دنیا بھر کی پرچلت نباتات شامل ہیں منجملہ جن کے پوست اور دہتورا بھی ہے اسلئے مروجہ اقسام نباتات کو مخصوص کرنے کے لیئے ہم نے آجکل ہم لوگوں کے الفاظ لگائے جنابمن! ہم نے تو آپکو طرح سے سمجہانیکی کوشش کی کہ آپ اس فقرے کو اچھی طرح سے سمجھ جاویں مگر نتیجہ وہی نکلا جو ہم خیال کرتے تھے۔

اگر کسی وقت کسی طاقت نباتات کے استعمال میں آنیسے گوشت کھایا جاتا ہے تو بھی غلطی ہے کیونکہ ایسی نباتات کے کھانیسے ہم دیگر فوائد کا خون نہیں کرتے جو کہ بکرے وغیرہ جانوروں کے مارے جانیسے ہوتا ہے دوئیم۔ اگر گوشت اور کسی ایسی نباتات کے فوائد کو برابر کر کے انکے نرخ کا مقابلہ کیا جاوے تو بھی تو نباتات گوشت سے سستی پڑے گی سوئیم۔ نباتات سے اخلاق پر کوئی ذ نہیں آتا۔ چہارم وہ تمام بیماریں جو کیڑے وغیرہ جانوروں کے گوشت کے ذریعہ سے بدن انسان پہنچتی ہیں نہیں پہنچے گی۔ پنجم۔ ہم کب کہتے ہیں کہ کم طاقت نباتاتوں کو ضرور کھاؤ غرضیکہ گوشت کی بہ نسبت ایسی نباتات پھر بھی مفید ٹھہرینگی۔

مسلمان۔ اگر اسقدر بیشمار جانور زندہ چھوڑے جاتے اور پھر وہ ہمارے دوسرے فوائد دینے کیلئے موجود بھی رہتے بلکہ آگے اور بھی بڑہتے جاتے تو آپ ہی تبلائیے کہ آپ انکے لیئے جگہ اور چارہ کہاں سے لاتے۔

آریہ۔ واہ صاحب کیا خوب کہی۔ اگر جانوروں کو جگہ کی تنگی اور چارہ کی کمی کے خوف سے مار کر کھایا جاتا تو مسلمانوں کو بغیر کسی مذہبی لحاظ کے ہر ایک جانور پر ہاتھ صاف کرنا چاہیئے تھا۔ لیکن چونکہ مسلمان لوگ سور کو نہ تو مارتے ہیں اور نہ ہی استعمال میں

لاتے ہیں۔ لہذا ماننا پڑ گیا کہ یہ گوشت خوری میں یہ کوئی دلیل نہیں۔

اگر جگہ کی تنگی اور چارہ کی کمی گوشت خوری کی دلیل ہوتی تو علاوہ جانوروں کو مارنیکے گوشت خور اولاد بہت کم پیدا کرتے کیونکہ انسان بھی تو اسی وقت کو بڑھا دینگے جنکے کم کرنے کیلیئے گوشت کہایا جاتا ہے لیکن برخلاف اسکے گوشت خور بغیر کسی تمیز کے اولاد پیدا کرتے جاتے ہیں لہذا گوشت خور گوشت اسوجہ سے نہیں کھاتے اگر گوشت خوری میں یہی دلیل ہے جو مدعی نے پیش کی ہے تو گوشت خور علاوہ حیوانوں کے مارنے کے انسانوں کو بھی مار کر کہا جایا کرتے کیونکہ ان کے بھی بڑھنے سے بقول مدعی جگہ رکے گی اور چارا میں کمی لازم آئیگی لیکن چونکہ کوئی گوشت خور ایسا نہیں کرتا لہذا معلوم ہوتا ہے کہ مولوی صاحب دریا میں بہتے ہوئے آدمی کیطرح بوجھونکو ہاتھ ڈالکر مسئلہ گوشت خوری کو ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن یہ خیال باطل ہے۔

مسلمان۔ خدا تعالےٰ نے انسان سب حیوانوں سے اشرف بنایا ہے بہت سے اوزار اور سامان جو دوسرے حیوانوں کو قدرتی طور پر ملے ہوئے ہیں انسانکو قدرتاً اسنے کم ہی ملے ہوئے ہیں اور ان سبکے عوض میں خدا تعالےٰ نے اسے عقل دی ہے اور ایک صناع مخلوق بنایا ہے وغیرہ وغیرہ

آریہ۔ غبارونکے ذریعہ سے انسان کے اوپر جانیسے ہم اسکو پرندہ نہیں کہہ سکتے اسیطرح چھری اور کسی دیگر اوزار سے بکرونکا مارنا اور کسی طریقہ سے گوشت کو گلا والا کر کہانیسے ہم آپکو درندہ یا گوشت خور نہیں کہہ سکتے آپ اسبات کو مانتے ہیں کہ بہت سے اوزار اور سامان جو دوسرے حیوانونکو قدرتی طور پر ملے ہوئے ہیں انسان کو قدرتاً اُنسے کم ہی ملے ہوئے ہیں پس مہربان آپنے ہمارے دعویٰ کو ثابت کر دیا کہ قدرت کیطرف سے انسانکو گوشت خوریکا سامان نہیں ملا۔ اگر انسان کا گوشت کہانا ہی اس کی قدرت کیطرف سے گوشت خور ہونیکا ثبوت ہے۔ تو انسان پاخانہ بھی کہا سکتا ہے چنانچہ اگہوری لوگ کہاتے بھی ہیں تو کیا انکا پاخانہ کہانا پاخانہ انسان کی جائز خوراک ٹھہر سکتی ہے اگر انسان کا حیوانوں سے زیادہ عقل رکھنے کیوجہ سے گوشت خور ہونے میں دلیل ہے تو چونکہ بعض حیوان پاخانہ کھاتے ہیں اور قدرت کیطرف سے ان کو اس کام کیلیئے سامان بیان کئے جا چکے ہیں۔ لہذا آپ جب اسبات کو مان چکے ہیں کہ انسان کی ان تمام سامانونکے عوض میں عقل دی ہوئی ہے۔ لہذا جب انسان پاخانہ کہاتے ہیں تو کیا انسان کی جائز خوراک پاخانہ ہو سکتا ہے۔ مولوی صاحب بوداً دلیلیں سوچ کر دیا کیجئے نیز اگر قدرت نے انسان کو اسلیئے گوشت خور

جانوروں کی طرح ناخن نہیں دیئے۔ کہ یہ ان کے عوض میں عقل سے چھری وغیرہ بنا کر کام لے سکتا ہے تو اس حالت میں اس کے ناخن بالکل نہیں ہونے چاہئیں تھے مگر ہیں اور گوشت خور جانوروں سے مشابہ نہیں ہیں لہذا آپکا یہ کہنا غلط معلوم ہوتا ہے کہ انسانکو عقل کیوجہ سے ایسا سامان نہیں دیئے گئے اگر عقل کیوجہ سے یہ درندوں سے ناخن وغیرہ کے دینے سے محروم رکھا گیا ہے کہ یہ ان ناخونکے عوض میں اوزاروں سے کام لے سکتا ہے تو نتیجہ صاف ہے کہ موجودہ انسانی ناخنوں کی بھی ضرورت نہ تھی کیونکہ یہ ان کی عوض میں چاقو اوزاروں وغیرہ سے کام لے سکتا تھا لیکن قدرت کی طرف سے انسانوں کو ناخن دیئے گئے ہیں لہذا آپکی یہ دلیل ٹھیک معلوم نہیں ہوتی۔

مولویصاحب! تمام بہر علم جو انسان کو حاصل ہوتا ہے وہ بغیر کسی کے سکھائے نہیں آتا اسبات کو لے کر ہم مسئلہ گوشت خوری کی تحقیقات کرتے ہیں چونکہ کچھ انسان اور بعض قسم کے حیوان ہم کو گوشت خوری کرتے ہوئے نظر آتے ہیں تو ہم اس مقام پر غور کرتے ہیں کہ یہ دونوں قدرتی طور پر گوشت خور پیدا کئے گئے ہیں یا نہیں تو جواب ملتا ہے کہ نہیں کیونکہ جملہ گوشت خور جانور قدرتی طور پر گوشت کھانے کیلئے پیدا کئے گئے ہیں مگر انسان کو اول تو قدرت کیطرف سے گوشت خوری کے سامان نہیں دیئے گئے۔ دوسرے یہ کہ اگر یہ قدرت کیطرف سے گوشت خور پیدا کیا جاتا تو ہر ایک انسان گوشت کھاتا ہوا نظر آتا لیکن ہر ایک آدمی گوشت نہیں کھاتا اسلیئے ماننا پڑتا ہے کہ یہ قدرتی گوشت خور نہیں۔

مسلمان۔ واہ صاحب آپنے کیا ہی خوب واضح نقصان گوشت کا بیان کیا کیا گوشت خور مسلمان اور انگریز جنہوں نے اپنی شجاعت اور مردانگی کے سبب ہندوستان پر مدت ہائے دراز سے بادشاہی کی ہے سب بزدل ہی ہیں۔ اب بھی گوشت خور انگریز ہی ہندوستان پر حکومت کرتے ہیں اور مسلمان بھی دنیا کے بہت سے ممالک میں بادشاہی کرتے ہیں اور سبزی خور ہندو اور آریہ اور آپکے یوروپین ویجی ٹیرین صاحبان بھی دنیا میں کسی ملک کے بادشاہ ہیں سچ ہے بزدلی اسی کا نام ہے اور دلیل اسی کو کہتے ہیں کیا آپکے نزدیک گوشت خور حیوان بزدل ہوتے ہیں اور سبزی خور بھیڑیں بہادر ہوتی ہیں وغیرہ۔

آریہ۔ ہم اسکو اوپر بیان کر آئے ہیں کہ اگر بہادری صرف گوشت میں ہوتی تو بنگالی کشمیری۔ گرین لینڈ کے باشندے اسکیمو سب سے بڑھ کر بہادر ہوتے لیکن نہیں

ہیں جو بادشاہ افغانستان کی طرف سے حملہ آور ہوئے ان کا ہندؤں پر فتح پانا بہادری کا نتیجہ نہیں تھا۔ بلکہ فریب۔ مکاری۔ دغابازی کا ثمرہ تھا نیز اگر ان سے کچھ بہادری بھی بن پڑی ہے تو اسکا سبب گوشت خوری نہیں بلکہ اسکا خاص سبب سیب۔ انگور۔ بادام اور ناریل وغیرہ مقوی نباتات کا استعمال تھا۔ جو اسطرف کثرت سے پیدا ہوتی تھیں انگریزوں نے ہند کو ہندؤں سے نہیں بلکہ مسلمان گوشت خوروں سے لیا ہے چند صدیوں سے پہلے گوشت نہ کھانیوالے ہی بھارت بھومی پر راج کرتے تھے لیکن ان میں جب نفاق نے قدم جمائے انکی وہ طاقت نہ رہی اب بھی کوکے سکھ جو گوشت نہیں کھاتے سکھوں سے کئی درجہ بڑھ چڑھ کر بہادر گنے گئے ہیں جو اسوقت دنیا میں اعلےٰ درجہ کی طاقتور قوم ہے۔ راجپوتوں کی بہادریاں روز روشن کیطرح صفحہ تاریخ پر چمک رہی ہیں جو گوشت خور نہ تھے بہادری دل سے ہے نہ کہ جسم سے اگر بہادری جسم سے ہوتی ہاتھی وبیل گھوڑے اور اونٹ وغیرہ جو شیر سے جسیم ہوتے ہیں شیر کو مار لیا کرتے لیکن خلاف اسکے یہ شیر سے مارے جاتے ہیں اگر بہادری گوشت سے ہوتی تو تمام گوشت خور جانور بہادر ہوتے لیکن نہیں ہیں دیکھو تعلیم المبتدی کا سلسلہ اردو کی تیسری کتاب میں صفحہ ۴۳ پر مصنف لم ڈھینگ کا بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "اسکا اتنا بڑا قد ہے مگر بڑا ڈرپوک ہے" بگلا کتنا بڑا گوشت خور پرندہ ہے مگر کیا باز کی برابری کر سکتا ہے دیکھو اردو کی چوتھی کتاب کے صفحہ ۰ پر مصنف چرخ کی بابت جو کہ ایک بڑا گوشت خور جانور ہے لکھتے ہیں کہ یہ "گو بدن کا مضبوط ہوتا ہے مگر بزدل ہے"۔ دیکھو ایک آدمی بڑا بہادر ہے کوئی شخص اسکے نام کی تار دے کرتا ہے جسمیں لکھا ہوا ہے کہ تیرا لڑکا مر گیا اگرچہ اس آدمی کا بدن ویسا ہی ہے جیسا کہ تھا۔ اس کے بدن میں کوئی کمی نہیں آئی۔ لیکن دل کے چھوٹ جانیسے اسمیں اتنی طاقت اب نہیں رہی کہ اپنی جگہ سے سرک سکے۔ ان تمام مثال سے معلوم ہوتا ہے کہ گوشت سے بہادری نہیں بلکہ دل سے ہے۔

اگر کوئی چھوٹا سا لڑکا ایک تلوار اٹھا کر بڑے گوشت خور آدمی کے سامنے آوے تو وہ بھاگ جاتا ہے اگرچہ وہ لڑکا گوشت کھانیوالا نہیں ہے اگر گوشت بہادری کا باعث ہوتا تو ایسا ظہور میں نہ آتا پس اس مثال سے ظاہر ہے کہ گوشت بہادری کا باعث نہیں بلکہ دل اور اوزار بہادری کا باعث ہے اسلئے اگر شیر وغیرہ خونخوار جانور

بہادر ہیں تو اوسکا باعث بہادری دل اور قدرتی اوزار ہیں۔ گوشت نہیں۔
گینڈا ارنا بھینسا سور گوریلا وغیرہ گوشت نہیں کھاتے مگر طاقت میں شیر سے مقابلہ کرتے ہیں
اگر گوشت خور لوگ گوشت کو بہادر بننے کے خیال سے استعمال میں لاتے جو ایک وہم باطل ہے تو وہ بقول شیخ بوعلی سینا حکیم کے سور کا گوشت کہاتے جو بموجب اس خیال کے جملہ گوشتوں سے نہائیت مقوی ہے اب بتلاؤ کہ کو کے سیکھ دال بہات کھانیوالے بہادر ہیں یا بنگالی کشمیری اسکیموں وغیرہ گوشت خور جسطرح سے ہم کسی دس روپیہ ماہوار کے ملازم کی ۲۰۰۰۰ روپے کی جائیداد دیکھ کر یہ نتیجہ نہیں نکال سکتے کہ یہ جائیداد اس کی تنخواہ سے بنی ہے بلکہ ماننا پڑتا ہے کہ یا تو یہ اسکو کسی ورثہ میں ملی ہے یا کسی اور طریقہ سے پیدا کی گئی ہے اسیطرح سے جب گوشت خوری میں بہادری نہیں ہے تو موجودہ بادشاہوں کی بادشاہت گوشت خوری کا نتیجہ نہیں ہوسکتی۔
مسلمان۔ آپکا یہ دعوے کہ گوشت انسان کی جائز خوراک نہیں صرف دعوے ہی دعوے ہے اور محض خیالی
آریہ۔ کیا آپکا یہ دعوے کہ گوشت خوری جائز ہے خیال سے باہر ہے۔ جناب من ہمارا یہ دعوے بیدلیل نہیں بلکہ مدلل ہے چنانچہ ہم اسکے بارے میں بہت سی دلیلیں اوپر دے آئے ہیں
مسلمان۔ آپ گوشت سے بڑھکر مقوی اور سستی اشیاء کی معہ دلیل کے فہرست بتلاویں۔
آریہ۔ ہم اوپر مدلل طور سے ان اناجوں کی فہرست درج کر آئے ہیں جو گوشت سے بڑھ کر کئی درجہ مقوی اور سستی ہیں۔
مسلمان۔ جو اشیاء آپنے گوشت خوری کیساتھ بھی بے استعمال ہو نہیں رہی ہیں کیونکہ جب آپ گوشت سے مطلقا رو کدینگے اور انہی مقوی اور سستی اشیاء کو اتنے بڑے اندازے کی گوشت کے عوض میں پیش کرینگے جن میں اب تقریباً کل دنیا کے لوگ جن میں یوروپین صاحبان بھی داخل ہیں محض بیوقوفی سے چھوڑ رہے ہیں۔
آریہ۔ مولویصاحب! آپ ایک اعتراض کو بار بار کیوں لکھ مارتے ہیں ہم خوراک کے اعتراض میں آپکی اس دلیل کی تردید کافی طور سے اوپر کر آئے ہیں۔
مسلمان۔ آپ تندرست گوشت کہانیسے تو روکتے ہیں اور گائیوں بھینسوں کے بیمار کو جو کسی مرض سے مرگئی ہوں کہانے کیلئے چوہڑوں کو دیتے ہیں۔
آریہ۔ ہم چوہڑوں کو مردہ جانور اس غرض سے نہیں دیتے کہ وہ خود کہا جاویں

بلکہ اس غرض سے دیتے ہیں کہ وہ جنگل میں پھینک آئیں اور گوشت خور جانور جنگلی وہ خوراک ہے کھا جائیں۔ اگر چوہڑے اسے کھاتے ہیں تو وہ بھی غلطی کرتے ہیں مگر آپ سے کم کیونکہ گوشت کہانے سے بیماریں تو پیدا ہونگی جو گوشت سے ہوا کرتی ہیں کیونکہ ہم اوپر بتلا آئے ہیں کہ گوشت بیماریں پیدا کرتا ہے لیکن دنیا کو وہ نقصان نہیں پہنچے گا جو زندہ حیوانات کو مار کر گوشت خور پہنچا رہے ہیں۔ ہمارے نزدیک گوشت کہانا پرورش کی ترقی اور تندرستی کا باعث نہیں البتہ مسلمانوں کے خیال میں ٹھیک ہے جو آئے کہا رہے ہیں کیونکہ جس کے قالب میں جان نہیں وہ مردہ ہے۔

مسلمان۔ انکی بیشمار غلاظتوں اور لاشوں کی سڑاند سے اور ان سے جو زائد کرم پیدا ہونے ہیں۔ انکی اذیت سے موجودہ حیوانوں کو کسطرح بچاتے ہیں۔

آریہ۔ جو حیوان گوشت خوروں سے تباہ کئے جاتے ہیں انکے گوبر وغیرہ کہاد کے ہونے کے سبب سے انسان کے لیئے نہایت مفید ہے کیونکہ گوبر وغیرہ کی کہاد سے فصل بہت پیدا ہوتا ہے۔ کیا اب جو حیوان مرتے ہیں انکے باہر ڈھیر لگے ہوتے ہیں جبکہ جسقدر حیوان زیادہ مرتے اسیقدر گوشت خور حیوان کافی خوراک پانیکے سبب سے زیادہ پرورش پاتے اور لاشوں کی صفائی کرتے رہتے اور بسبب بچے ہونیکے انسان کو بھی کم نقصان پہنچاتے مولویصاحب! جب لاشیں ہی سڑینگی تو کرم کہاں سے پیدا ہونگے ہاں اگر انکے شکم میں کرم پیدا ہونیکا خطرہ ہے تو یہ ان سے بڑھ کر آپ لوگوں سے ہے۔

مسلمان۔ کیا اب بھی اتنے کرم موجود نہیں ہیں جن کے مارنے کیلئے انسانوں کو بہت سی محنتیں اوٹھانی پڑتی ہیں۔

آریہ۔ جسقدر مضر کرم پیدا ہو رہے ہیں اون کا خاص باعث گوشت خوری ہے حیوانوں کی کثرت نہیں اگر آپ لوگ گوشت خوری چھوڑ دیں تو بلاشبہ مولوی جی کا قول برکت بغیر حرکت صادق آئے۔ کیونکہ جب مضر کرم نہ ہوں۔ مارنے کی محنت کس کیلئے کیجاوے اگر واقعی مضر کرموں کے دفعہ کرنے کیلئے حیوانوں کو مار کر کہا جاتا ہے تو کسی مسلمان کے گھر کوئی جانور نظر نہ آتا۔ لیکن ایسا نہیں ہے اسلیئے یہ دلیل غلط ہے

مسلمان۔ کیا حیوانوں کی حد سے زیادہ کثرت بیماری کا سبب نہیں اس کا ہم کا ایک حصہ قدرت گوشت خور حیوانوں سے بھی کراتی ہے اور ایک حصہ

عاقل اور صالح انسانوں کے ہاتھ سے بھی پورا ہوتا ہے۔

آریہ۔ کیا انسانوں کی حد سے زیادہ کثرت بیماری کا سبب نہیں اگر ہے۔ تو انسانوں کو کیوں مار کر نہیں کھایا جاتا۔ جناب من! حیوانوں کی کثرت بیماری کا سبب نہیں بلکہ گوشت خوری کا سبب ہے حیوان تو انسانی صحت کیلئے مفید ہیں جیسا کہ ہم ثابت کر آئے ہیں جو خونخوار حیوان دیگر حیوانوں کو مار کر کھاتے ہیں انکے پاس قدرت کیطرف سے سارٹیفکٹ موجود ہوتے ہیں تاوقتیکہ آپ قدرتی طور پر حیوانوں کے مار کر کھانیکا کوئی سارٹیفکٹ پیش نہ کریں آپکا کوئی حق نہیں کہ اونکو مار کر کھا جائیں چونکہ انسانوں کے پاس قدرت کیطرف سے کوئی ایسی سند نہیں اور آپ بھی اسکو مانتے ہیں۔ بنابراں انسانکو گوشت خوری کرنا قدرت کی منشا کے برخلاف چلنا ہے۔

مسلمان۔ جب کبھی کھیتوں میں چوہے بہت سے بڑھ جاتے ہیں تو انسان یا تو خود انکو مارتے ہیں یا انکے مارنے کیلئے خرگوشوں کو دوسرے ملکوں سے خرید کر لاتے ہیں

آریہ جو جانور ہم کو جسقدر نقصان پہنچاتے ہیں اسیقدر اون کو سزا دینا ہمارا دہرم ہے ذرا سے قصور کیلئے کسی کی جان مارنا ظلم ہے مولوی صاحب! سزا دینے کے معنے مارنا تو ہو سکتا ہے لیکن کھانا کیا لئے لیوینگے آریہ لوگ چوہوں کے ساتھ یہ برتاؤ نہیں کرتے اور جو کوئی کرتا وہ غلطی کرتا ہے البتہ یہ اعتراض مسلمان گوشت خوروں پر آتا ہے جو آگے دن گوشت خوری کیلئے لاکھوں جانیں تباہ کر رہے ہیں اور چند ایک چوہے انکے حضرت کی رسی کاٹ جانیکی سبب سے چوہوں کی جان کے دشمن ہو رہے ہیں یہی تو سلام کا انصاف ہے کہ گناہ تو عرب کے چند چوہے کریں اور مارے جاویں آئیندہ کیلئے دنیا بھر کے چوہے۔ شائید آپکو بھی وہی کہانی یاد آئی ہوگی۔ مگر یاد رہے کہ آریہ لوگ ایسا نہیں کرتے۔

مسلمان۔ آپ خود تو مضر چیزوں کا استعمال کریں اور ہمکو گوشت جیسے غذا سے روکیں جس میں آپ کچھ بھی ضرر نہیں دکھلا سکے۔

آریہ۔ ہم نے یہ کب کہا ہے کہ ہم مضر صحت چیزیں استعمال کرتے ہیں بلکہ ہمارا قول تو یہ ہے کہ ہماری خوراکی اشیاء میں سے چند ایک کو یا کسی کو مضر صحت ثابت کرنا آپکے دعوے کی تکمیل نہیں کر سکتا اور اب بھی ہم یہی کہتے ہیں ابھی تک آپنے ہماری خوراکی اشیاء میں سے کوئی چیز مضر صحت ثابت نہیں کی تو جھوٹ موٹ آپکا یہ کہدینا کہ آپ خود تو مضر چیزوں کا استعمال

کریں اور ہم کو گوشت جیسی غذا سے روکیں۔ بالکل غلط ہے جناب من! ذرا سچ کو کام میں لائیے جس طرح سے ایک آدمی کے سم الفار یعنے سنکھیا کہانے سے دوسرے آدمی دیگر زہروں کے استعمال سے انکے نقصانات سے نہیں بچ سکتے اسطرح سے ہماری غذاؤں میں سے کسی مضر صحت چیز کے استعمال کے ثابت کر دینے پر (جو ابھی تک آپ نہیں کر سکے) آپ کیا گوشت خوری کے نقصان سے بچ سکتے ہیں اور گوشت خوری اس دلیل سے مفید ثابت ہو سکتی ہے۔

ہم نے آپکو گوشت خوری میں بہت سے ضرر دکھلا دیئے ہیں مگر اگر آپ صوفیوں کی طرح باوجود اُنسے آگاہ ہونیکے انکار کریں تو سوائے اسکے کہ ہم افسوس کریں اور کہہ سکتے ہیں۔

مسلمان۔ دوسروں کو چور ٹھہرا کر اپنی چوری پکڑنے نہیں دیتے بھلا صاحب! اگر آپ گوشت خوروں کو چور بناتے ہیں اور آپ بھی چور بنتے ہیں تو کیا ایک چور کو لائق ہے کہ دوسرے پر طعنہ کرے

آریہ۔ اس سے صاف طور پر عیاں ہے کہ آپ اسبات کو مانتے ہیں کہ جسطرح سے آریہ لوگ چند مضر چیزوں کو استعمال کرتے ہیں (جو کہ خیال خام ہے) اسیطرح سے ہم لوگ گوشت کو جو کہ ایک مضر چیز ہے استعمال کرتے ہیں پس ہمارا دعوے بقول مدعی کے ثابت ہے ہم پھر آپ سے پوچھتے ہیں کہ ایک چور دوسرے چور کو چوری کے نقصانات بتلاتا ہے تو کیا وہ چور چوری کے نقصانات کو بہ سبب چور کے منہ سے سننے کے فائدہ قرار دیسکتا ہے۔ نہیں بلکہ اس کا کہنا بہ نسبت پہلے ناصح کے زیادہ مستند اور سند ہے کیونکہ وہ اسبات میں تجربہ کار ہے اسی طرح سے گو ہم کسی مضر چیز کو استعمال نہیں کرتے مگر آپکے کہنے سے (جو کہ خیال خام ہے) ایک منٹ کیلئے ہم مان بھی لیں کہ ہم کسی مضر چیز کا استعمال کرتے ہیں۔ تو کیا اس سے مسئلہ گوشت کے مضریات سے انکار کر سکتے ہیں یہاں یہ بحث نہیں کہ آپ اور ہم کون کون سی مضر چیزیں استعمال کرتے ہیں بلکہ یہاں پر یہ بحث ہے کہ گوشت خوری مضر ہے یا نہیں۔ آپ تو اپنے منہ سے چور ثابت ہیں۔ تو بھلا ہم کیسے۔ جناب من! بحث گوشت خوری پر ہے نہ کہ ملاقاتی معاملات پر۔ ملاقاتی معاملات کا مباحثہ آپ سکرٹری صاحب سے خود کریں۔

صاحب دیال بقلم خود ۱۶ ۵/۴

چونکہ ہمارے یہاں شادی تھی اسلئے پرچہ کی روانگی میں دیری ہوئی جناب من میں پنڈت نہیں ہوں۔

جواب منجانب اہل اسلام

بخدمت جناب پریذیڈنٹ صاحب آرین ڈبیٹنگ کلب امرتسر

جناب من آپنے۔ اپنے پہلے پرچہ میں جو آپنے ہمارے پاس یکم مئی سنہ ۱۹۰۴ء کو بھیجا تھا شرائط مباحثہ میں خود ہی چوتھی شرط یہ قرار دی تھی کہ جس حالت میں ہر دو مباحثین تندرست ہوئے اور امرتسر میں موجود ہوئے پرچہ کا جواب ایک ہفتہ کے اندر دیا جایا کریگا اسی شرط کے بموجب ہم نے پانچویں مئی سنہ ۱۹۰۴ء کو اپنا جوابی پرچہ آپکی خدمت میں بھیجدیا تھا لیکن آپنے اپنی اس شرط کو جسے پہلے پرچہ میں خود ہی مقرر کیا تھا دوسرے پرچہ میں بالائے طاق رکھدیا اور اپنے تحریری عہد کا بھی کچھ پاس نہ کیا آپنے اپنا دوسرا پرچہ تیرہویں دن یعنے سترہ مئی سنہ ۱۹۰۴ء کی شام کو بھیجا اس عرصہ میں آپنے تو بیمار ہی ہوئے اور نہ امرتسر سے کہیں گئے پس آپنے صراحتاً شرط مباحثہ کو توڑ کر اپنی بحث کو بے وقعت کر دیا شرائط اور عہدونکی پابندی توڑنیسے فریق ثانی کو تنگ کرنے اور اوسکو نقصان پہنچانے اور یوں بحث کو ضائع کر دینے کا نتیجہ نکلا کرتا ہے۔

آپ اپنے دوسرے پرچہ کے اخیر میں عذر کرتے ہیں کہ چونکہ ہمارے میں شادی تھی اس لیئے پرچہ کی روانگی میں دیر ہوئی یہ عذر نہ تو شرائط مباحثہ میں درج ہے اور نہ معقول ہی ہے شائید مدعی اصلاح آریونکی قدرتی شادی کے لیئے اتنی ہی دیر لگنی چاہیئے کہ جس سے عہد و پیمان کو بھی توڑ دیا جائے خیر اب ہم دیکھتے ہیں کہ آپنے اتنی دیر لگا کر بھی لکھا تو کیا لکھا

یہ بات تو ظاہر ہے کہ ہم لوگ بہت سے جانوروں کے گوشت کو بطور غذا کے کہاتے ہیں اور دوسرے فوائد بھی برابر لیتے ہیں اور ہم نے عرصہ ہائے دراز کے استعمال سے گوشت کہانے کے کوئی نقصان بھی نہیں دیکھے ایسی صورت میں ہمیں کسی اور دلیل کے پیش کرنے کی ضرورت بھی نہیں لیکن آریوں کی ایک جماعت اُٹھ کر کہتی ہے کہ گوشت مطلقاً ترک کر دینا چاہیئے۔ اسلیئے کہ یہ ایک بڑی مضر چیز ہے اسحالت میں ضرور ہے کہ آریہ اس کے نقصان مدلل کر کے دکہلا دیں۔ اسلیئے ہم نے اپنے خط مورخہ ۲۶ اپریل سنہ ۱۹۰۴ء میں ان سے گوشت خوری کے واضح نقصان طلب کیئے تھے مگر واضح

کر کے اس کے نقصان بیان کرنے کی بجائے بابو صاحب نے صرف اپنے زعم سے ہی چند ایک دعوے کر دیئے اور ان کی کوئی دلیل نہ دی ہم نے جواب میں عرض کیا کہ یہ صرف دعوے ہی دعوے ہیں اور ان کی کوئی دلیل بیان نہیں کی گئی بلکہ ہم نے ان کے ان خیالی سات نقصانوں پر اپنی طرف سے جرح بھی کر کے انکا فضول ہونا بھی ثابت کر دیا سو اس کے جواب میں لازم تھا کہ بابو صاحب اپنے ان دعاوی کو مدلل کرتے۔ مگر افسوس کہ بابو صاحب نے اپنی اس طویل تحریر میں ایک بھی نقصان گوشت خوری کا مدلل کر کے نہیں بتایا دوبارہ صرف دعوے ہی کر دیئے ہیں کہیں بتایا کہ گوشت مہنگا ہوتا ہے جس سے مقصود یہ ہوا کہ مہنگی چیز حرام ہوتی ہے کہیں لکھتا ہے کہ گوشت میں پرورشی اجزاء بعض دوسری خوراکوں سے کم ہیں مگر ہیں ضرور۔ جس سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جس غذا میں بعض دوسری خوراکوں سے کم پرورش ملتی ہو وہ حرام ہوتی ہے کہیں ظاہر کیا کہ گوشت خور جانوروں کی طرز معاشرت وغیرہ انسانوں سے مختلف ہے جس کا مطلب یہ ہوا کہ سبزی خوار جانوروں کی طرز معاشرت وغیرہ انسانوں سے مختلف نہیں ہے۔ کہیں فرمایا کہ گوشت دیر ہضم ہے گوشت سے منہ میں بدبو پیدا ہوتی ہے گوشت خوروں کو جذام اور مسوڑوں کی بیماریاں عموماً ہوتی ہیں ذبح کے وقت جو خون وغیرہ زمین پر گرتے ہیں وہ وبائی بیماریوں کو قائم کرتے ہیں لیکن ان باتوں کی کوئی دلیل نہ تو تجربہ اور مشاہدہ سے ہی رکھلائی ہے اور نہ ہی حاذق طبیبوں اور ڈاکٹروں کے تجارب سے اور نہ ہی ان کتابوں سے جو علم الحیوانات والوں نے لکھی ہیں اور نہ ہی اون کتابوں سے جو یوروپین فاضلوں نے غذاؤں کے کھانے پکانے کے متعلق تحریر کی ہیں اور نہ ہی ان کتابوں سے جو پولیٹیکل یا ڈیٹیٹک اکانمی پر لکھی گئی ہیں اور نہ ہی معتبر مورخوں کی سند سے بیان کی صرف ہماری جرح پر ہمارے صریح مطلب کو مروڑ تروڑ کر دیئے کی ہے جس کی لغویت بفضل خدا ابھی دکھلاوینگے۔

پھر یہ بھی واضح ہے کہ آریہ لوگ کل نباتات کو نہیں کھاتے بعض کو مفید اور بعض کو مضر بتلاتے ہیں مسلمان بھی اضطرار کی حالت کے بغیر ہر ایک گوشت کو نہیں کھاتے تو یہ بحث اسبات پر ہرگز نہیں تھی کہ آریہ فلاں غذا کو کیوں نہیں کھاتے اور مسلمان فلاں گوشت کو کیوں نہیں کھاتے گفتگو تو صرف یہ تھی کہ جو جو غذا ہمیں

فریقین جائز تبلاتے ہیں ان میں ایک فریق کی جائز خوراکوں کے مقابلہ میں دوسرے
فریق کی جائز خوراک یعنے صالح گوشت غذا بننے کے قابل ہے یا نہیں اور اسی لیئے ہم
نے بار بار پنڈت صاحب کو اس مقابلہ کا خیال رکھنے کو کہا ہے بلکہ یہ بھی جتلا دیا ہے
کہ اگر آپ اپنے اسبات کا خیال نہ رکھ کر گوشت کے نقصان تبلائے تو ہم بھی آپکی جائز
سمجھی ہوئی خوراکوں میں ویسے ہی نقصان نکالکر دکھلاوینگے آریہ صاحبان کو ہم
نے صرف یکطرفہ اعتراض کرتے دیکھا تھا اس لیئے اس لکھنے کی ضرورت ہوئی۔
اور مقصود اس تاکید سے یہ تھا کہ پنڈت صاحب خود ہی سچ سمجھ کر ایسے فضول اعتراضوں
سے کنارہ کرینگے اور یوں بحث مختصر رہ جائیگی مگر افسوس ہے کہ پنڈت صاحب اس
مقابلہ کو بالکل فضول خیال کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ہماری خوراکی اشیاء میں سے
چند ایک کو یا کسی کو آپکا مضر ثابت کرنا آپکے دعوے کی تکمیل نہیں کر سکتا کیونکہ جس
طرح چور کسی چور کی مثال دیکر اپنی بریت نہیں کر سکتا اسیطرح سے ہمارے کھانوں میں
کسی مضر چیز کے استعمال کے ثابت ہو جانے سے بھلا تبلاؤ تو سہی کہ گوشت خوری کیلئے مفیدات
دلیل ہو سکتے ہیں پنڈت صاحب اپنے دوسرے پرچہ میں بھی اسی امر پر زور دیتے ہیں یکطرفہ
یہ ہے کہ صرف گوشت خوری پر ہی یکطرفہ اعتراض جماتے ہیں لیکن یہ صحیح نہیں ہے۔
دیکھو بعض حکماء گائے کے گوشت کو بسبب سوداوی مزاج رکھنے کے جذام
کا موید تبلاتے ہیں ہو بہو اسی طرح انہیں حکمائے مسور اور بینگن وغیرہ دیگر اشیاء کو
سوداوی مادوں کی کثرت کے سبب سے جذام کا باعث فرمایا ہے سو جب آریہ ان اشیاء
کو بلا تکلف کھاتے ہیں تو اسی بناء پر گائے کے گوشت پر اعتراض جمانا نادانی نہیں
تو اور کیا ہے جب مستند حکیموں اور طبیبوں اور ڈاکٹروں صاحبوں نے کسی گوشت کے فوائد
اور نقصانات ہر دو دیکھ کر مقابلہ سے اس گوشت کا کھانا ہی تجویز کیا ہے بلکہ اکثر امراض
میں بھی اسکا حکم کیا ہے اور ایسا ہی دوسرے اشیاء کی بابت کہا ہے تو اس صورت
میں ہمیں صرف اتنا ہی دیکھنا کافی ہے کہ اس فن کے اوستادوں کا آخری فتوے
اور عمل کیا ہے۔ یہ ہرگز لائق نہیں کہ ہم بلا اس کے کہ اس فن میں معقول دستگاہ
حاصل کرلیں خود ہی خواص اشیاء کی از سر نو پڑتال کرنا شروع کر دیں۔ پنڈت صاحب
کے ایسے اعتراضوں سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ ہم مستند حکماء کے اور ڈاکٹروں اور ویدوں

کے تجارب سے تو فایدہ نہ اٹھادیں مگر خود ہی اشیاء کے افعال و خواص کی از سرنو تحقیقات شروع کردیں اور یوں بحث کو نہ ختم ہونیوالی صورت میں لے آدیں امید ہے کہ آئندہ کو پنڈت صاحب اسبات کا ضرور خیال رکھیں گے اور طبیبوں اور ڈاکٹروں اور بیدوں کے عام تجارب سے اور انکے آخری فیصلوں اور عام عملدرآمد سے سند دیا کریں گے۔

پنڈت صاحب نے اپنی جائز خوراکوں کیساتھ بھی گوشت کے اسی قسم کے نفع و نقصانوں کے مقابلہ کرنے کا خیال رکھنا تو پسند نہیں کیا۔ مگر کمال افسوس ہے۔ کہ مسلمانوں پر ان خوراکوں کے متعلق بھی اعتراض جڑ دیئے ہیں جنہیں وہ حالت اضطرار کے بغیر نہیں کہلاتے انہیں سور کے فوائد نکالکر بھی دکہلائے ہیں پنڈت صاحب کیطرف سے بحث تو یہ تھی کہ مطلقاً گوشت نہ کہانا چاہیئے اور آپنے ثبوت ایسے دینے کی کوشش کی ہے کہ سور بھی کہانا چاہیئے۔ اسطرح سے پنڈت صاحب بحث کو اپنے موقعہ سے نکالنا چاہتے ہیں پھر پنڈت صاحب نے اسی پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ ایسی بحثیں بھی بیچ میں لے آئے ہیں جنکا گوشت خوری سے تو کیا بلکہ مطلقاً خوراک سے بھی کوئی تعلق نہیں اور یوں بحث کو ایسی صورت پر لانا چاہتے ہیں جو کبھی ختم نہ ہو۔ یہ باتیں اداب مناظرہ سے خارج ہیں اب ہم پنڈت صاحب کے مرسلہ پرچہ کا جواب دیتے ہیں اور ان فضول باتوں کو جو ہمارے الفاظ کو نہ سمجھ کر یا بگاڑ کر لکھی گئی ہیں اور جن کے جواب کیلئے صرف ہماری پہلی تحریر کو دوبارہ پڑھ لینا ہی کافی ہے۔ نظرانداز کردینگے انکے لیئے ہمارے پہلے پرچہ کیطرف متوجہ ہونا چاہیئے۔

آریہ۔ حیوانوں کے زندہ رہنے کے فوائد پر ہم لوگ قابض تھے جبپر گوشت خوروں نے حملہ کرکے ان کو نقصان پہنچایا اسلیئے حملہ آپ کی طرف سے ہے نہ کہ ہماری جانب سے اسلیئے بموجب آپکے قول کے پہلا پرچہ حملہ آوروں کی طرف سے ہونا چاہیئے۔

مسلمان۔ زید ایک چیز پر قابض ہے عمرو کہتا ہے کہ تونے میرا یہ حق مار لیا ہے اب اس صورت میں ثبوت دعوے عمرو کے ذمہ ہے۔ عمرو زید کو ہرگز نہیں کہہ سکتا کہ اس چیز پر اپنے قبضہ کا حق ثابت کرو۔ ورنہ اس سے دست بردار ہو جا اگر یہ صورت صحیح ہو تو آج دنیا میں گڑبڑ مچ جاوے اسیطرح قریباً کل دنیا نے گوشت خوری کے فائدہ پر قبضہ کیا ہوا ہے اور آجتک ان کو اس قبضہ سے کوئی

نقصان نہیں پہنچا پھر بعض شخص اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور دعوے کرتے ہیں کہ تمہارا یہ قبضہ ناجائز ہے تم نے اس قبضہ سے ہم کو نقصان پہونچایا ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم مانتے ہیں کہ مضر خوراکوں کی لسٹ میں ایک گوشت بھی ہے بلکہ زہر قاتل کے نقصانوں کیطرح اسکے بھی واضح نقصان ہیں اور دعوے کرتے ہیں کہ ہمارا فرض گوشت کے مضرات بتانیکا ہے وغیرہ وغیرہ سو اگر یہ لوگ مدعی نہ قرار دیئے جاویں تو اور کون مدعی ہو سکتا ہے سو جبتک آپ اپنے اس دعوے سے دست بردار نہ ہونگے آخری پرچہ کا ہمارا حق ہے۔

آریہ - ایک ملزم دوسرے ملزم کو دیکھ کر جرم کرتا ہے تو یہ اس کی بریت میں کوئی دلیل نہیں ہو سکتی کہ چونکہ فلاں ملزم بھی جرم کرتا ہے اس لیئے مینے بھی یہ جرم کیا اسیطرح سے اگر آریہ لوگ ایسی خوراک شائید استعمال میں بھی لاتے ہوں جو مضر صحت ہو تو کیا ایسی چیز کے استعمال کرنیسے آپ گوشت خوری کے مضریات پر پانی پھیر سکتے ہیں۔

مسلمان - اس کے جواب میں امور ذیل پر غور فرماویں آپنے اسبات کو بار بار لکھا ہے اس لیئے ذرا وضاحت کی گئی ہے۔

اوّل آریہ صاحبان بھی انسان ہی ہیں اور جب تک جیتے ہیں خوراک کے محتاج ہیں ضرور ہے کہ کوئی نہ کوئی غذا پسند کر کے کھائیں گے آریہ صاحبان ان غذاؤں میں سے مٹر اور مسر کو گوشت سے بہتر اور سستا قرار دیتے ہیں۔ پس جب آریوں کے نزدیک مٹر اور مسر صحیح غذا قرار پائے تو کیا صحیح اور جائز خوراک کے مقابلہ سے گوشت کی مضرت کو دریافت کرنے سے مجرم کو دیکھ کر مجرم بننے کی مثال صادق آتی ہے۔

دوئم جبکہ کہا جاتا ہے کہ آپ اپنی کسی ایک جائز خوراک کے مقابلہ میں گوشت کو غذا نہ ہونے کے قابل اور مضر صحت ثابت کریں تو آپ فوراً یہ کہہ دیتے ہیں کہ چور کی ریس سے چوری کرنا صحیح نہیں جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپکے لیئے دنیا میں کوئی جائز خوراک ہے ہی نہیں۔ یا اگر کوئی جائز خوراک ہے تو آپ گوشت کو بھی اس کی مثل اپنے دل میں سمجھتے ہیں اور اسی لیئے اس مقابلہ سے بھاگ کر صرف زبان سے اعتراض ہی اعتراض کر دیتے ہیں جانتے ہیں انسان کے لیئے ضرور کوئی خوراک چاہیئے پس جس پسندیدگی سے وہ ایک خوراک کو چن لے گا اسی پسندیدگی سے دوسرے کو کسی خوراک کے چن لینے کا حق ہے ہم یہاں ان خوراکوں پر اعتراض

نہیں کرتے جنکو آپ ناجائز سمجھتے ہیں اسیطرح آپ کو بھی ان گوشتوں پر اعتراض کرنے کا حق نہیں ہے جنکو ہم اضطراری حالت کے بغیر نہیں کہاتے۔

سوہم اگر آپ ہمکو چور کی مثل قرار دیکر اپنے نمونہ پر چلنے سے روکتے ہیں تو صریحاً اس بات کا اقرار کریں کہ دنیا میں کوئی جائز خوراک ہو ہی نہیں سکتی اس لیئے ہم مجبوراً چور کیطرح گذارہ کرتے ہیں سوائے گوشت خورو تم بھی اسیطرح گذارہ کرو۔

چہارم - آجکل ہندوستان میں کل اناج طاعونی اثرات سے متاثر ہو رہے ہیں مگر چونکہ ان کے چھوڑنے سے وہی ضرر پیدا ہونگے جو قحط میں ہوتے ہیں اسلیئے مجبوراً کہائے جا رہے ہیں اور چونکہ سب ہی یکساں مشتبہ ہیں اسلیئے کوئی بھی نہیں چھوڑا جاتا اب فرض کرو کہ پنڈت صاحب ایک اناج کہا رہے ہیں اور کوئی جینی دوسرا اناج کہا رہا ہے پنڈت صاحب اسپر اعتراض کرتے ہیں کہ تیرا اناج مشتبہ ہے لہذا چھوڑ دینا چاہیئے لیکن جب وہ کہتا ہے کہ جناب آپکا اناج بھی ویسا ہی مشتبہ ہے تو جواب میں فرماتے ہیں کہ بس چور کی نسبت کرنیسے چوری جائز نہیں ہو جاتی۔

آریہ - ہم اسوقت اسبات کی پڑتال نہیں کر رہے کہ آریہ لوگ جو غذائیں کہاتے ہیں ان میں سے کون کونسی مضر صحت ہیں یا مسلمان لوگ جو جو غذائیں کہاتے ہیں انہیں کون کونسی مضر صحت ہیں بلکہ ہم اسبات کی تحقیقات کر رہے ہیں کہ آیا گوشت مضر صحت ہے یا نہیں

مسلمان - اگر آپ مطلقاً گوشت خوری پر بحث کر رہے ہیں اور اسبات کی پڑتال نہیں چاہتے کہ مسلمان جو جو غذائیں استعمال کرتے ہیں ان میں کونسی مضر ہے تو پھر آپ اس بحث میں کیوں پڑ گئے اور بول اٹھے کہ حلال جانوروں کا گوشت حرام جانوروں کے گوشت سے فائدہ میں بہت ہی کم ہے کیونکہ گائے کے گوشت سے سور کا گوشت زیادہ طاقتور اور مفید ہے آپ جب مضر اور مفید کی تفریق کرنا نہیں چاہتے تھے تو کیا آپکو سور کے ہی تائید منظور تھی آپکو صرف یہ لازم تھا کہ مستند حکیموں اور ڈاکٹروں اور بیدوں کی تجارب سے تمام عمل درآمد سے ثابت کرتے کہ انہوں نے کسی حالت میں بھی کسی قسم کے گوشت کی اجازت نہیں دی جبتک آپ ایسا نہ کرینگے اور صرف کسی کسی جانور کا گوشت عموماً یا کسی خاص حالتمیں مضر بتلاوینگے تو اس سے گوشت خوری کی مطلقاً تردید نہیں کر سکیں گے ہاں اگر کل گوشتوں میں سے آپ بعض کو کہانے کیلئے مفید اور بعض کو مضر سمجھتے ہیں تو اس صورت میں آپ ان

بھتنوں کو بھی چھیڑ سکتے ہیں۔

آریہ۔ اگر آپ گوشت کو اس غرض سے کہاتے ہیں کہ اسمیں جزو گوشت بنانے والا ۲۲ فیصدی ہے تو دال مٹر ۲۵ فیصدی اور دال مسر ۲۴ فیصدی۔ لوبیا میں ۲۳ فیصدی گوشت بنانیکے اجزاء ہیں جو گوشت سے بہت سستی ہیں اگر آپ گوشت کو گرمی دینے والے جزوں کی کثرت سے استعمال میں لاتے ہیں تو گوشت میں گرمی دینوالے جزو ۱۴ فیصدی ہیں برخلاف اس کے دال نخود میں ۶۲۔ دال ارہر میں ۶۱۔ دال مٹر میں ۵۴ دال مسر میں ۵۹۔ لوبیا میں ۵۹ آرد میں ۶۳۔ جو میں ۶۷۔ باجرہ میں ۷۳ جوار میں ۷۴۔ گندم میں ۷۲۔ گہی میں ۱۰۰۔ آلو ۲۳۔ ساگودانہ میں ۸۲۔ چاول میں ۷۸ فیصدی اجزاء موجود ہیں اگر آپ گوشت کو اس غرض سے کہاتے ہیں کہ اسمیں جزو چربی بنانیکا ۳۰ فیصدی ہے تو برخلاف اس کے آلو میں ۷۴ اور دودھ میں ۸۶ فیصدی موجود ہے اگر آپ گوشت کو اس غرض سے استعمال میں لاتے ہیں کہ اس میں جزو معدنی ایک فیصدی ہے تو مقابلہ اس کے گندم میں۔ ایک باجرہ میں۔ ۲ جو میں۔ ۲ دال ارہر میں ۳ دال نخود میں ۳ لوبیا میں ۳ آرد میں فیصدی اجزاء موجود ہیں۔

مسلمان۔ اس کے جواب میں امور ذیل پر غور فرماویں۔

(۱) ہمارے پچھلے پرچہ میں تو یہ لکھا تھا کہ جس غذا میں جسم کو گرمی دینے کیلئے چکنائی اور تحلیل شدہ جسم بنانے کیلئے اور اسکو قوت دینے کیلئے گوشت اور ہڈیاں بنانے کیلئے نمک موجود ہو اس کو انسانی صحت کیلئے مضر اور خارج قرار دینا کمال نا واقفی کی دلیل ہے آپ ہمارے مطلب کو بگاڑ کر اور دوسرے اجزاء کو چھوڑ کر صرف ایک ہی جزو پر تقریر کر رہے ہیں) لہذا آپ کی تقریر ہماری بات کا جواب تصور نہیں ہو سکتی

(۲) اگر مٹر وغیرہ میں گوشت بنانیوالے اجزاء گوشت سے فیصدی زیادہ ہیں تو ضرور باقی اجزاء نسبتاً کم ہیں اگر گہی میں گرمی دینے کے اجزاء سو فیصدی ہیں تو دوسرے اجزاء سے یہ بالضرور خالی ہوگا یہی حال باقی اجزاء کا بھی سمجھنا چاہیئے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ انسانوں کی خوراک میں یہ سب اجزاء ایک تناسب کے ساتھ ہونے چاہئیں پس وہ خوراک انسان کیواسطے نہائیت عمدہ ہوگی جس میں سب اجزاء ایسی مناسبت سے ہونگے جن کے لیئے اسکی ماں کے خون میں شیر خوار بچہ کے لیئے اس کی غذا

کے شیر میں پرورشی اجزاء مناسب تناسب سے ہوتے ہیں لیکن اور کسی ایک شئے میں سب اشیاء انسانی خوراک کے تناسب کے مطابق موجود نہیں ہیں اسلئے ہر خوراک کیساتھ کچھ نہ کچھ دوسری چیز ملانی پڑتی ہے مضر غذاؤں میں صرف دودھ اور گوشت ایسے ہیں جنسے نسبتاً اور غذاؤں کے زیادہ دیر پرورش مل سکتی ہے بلکہ کئی قومیں تو صرف انہی پر زندگی بسر کر لیتی ہیں پنڈت صاحب نرے مٹروں یا اکیلے مسور یا صرف لوبیا پر تو عمر گذار کر تبلادیں پھر باتیں بنادیں۔ الحاصل پنڈت صاحب کا خاص خاص اجزا میں چند ایک اشیاء کو گوشت سے بڑھ کر دکھلانا کچھ بھی مفید نہیں ہوسکتا دیکھئے یہ گوشت کی کیسی خوبی ہے کہ آپکو ایک گوشت کے اجزاء کا مقابلہ کئی کئی خوراکوں سے کرنا پڑا

(۳) آپکی تحریر سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ سوائے ان اشیاء کے جن کو آپنے خاص اجزاء میں گوشت سے بڑھ کر دکھلایا ہے باقی کل اشیاء جو ان اجزاء میں گوشت سے نہایت ہی کم درجہ پر ہیں جیسے سبزیات کہ جنمیں زیادہ حصہ پانی کا ہوتا ہے حرام ہیں چنانچہ آپنے صراحتاً بھی لکھدیا ہے کہ کون کہتا ہے کہ کم طاقت والے نباتات کھاؤ۔ اگر یہ نتیجہ صحیح ہے تو مہربانی فرماکر ہمیں تحریری اطلاع دیں اور اگر یہ بات صحیح نہیں ہے تو گوشت جو ان سے بہت بڑھ چڑھ کر ہے کیونکر حرام ہوسکتا ہے۔

(۴) آپنے تسلیم کرلیا ہے کہ گوشت میں گوشت بنانیوالے اجزاء ۲۲ فیصدی ہیں اور گرمی دینے والے اجزاء ۱۴ فیصدی ہیں اور چربی بنانیوالے ۶۳ فیصدی ہیں۔ اور معدنی اجزاء ایک فیصدی ہیں اور ان سب اجزاء کو آپنے دیگر خوراکوں میں مفید بھی قرار دیا ہے سو آپکے اقرار کے بموجب گوشت میں غیر مفید اجزاء کوئی بھی نہیں ہے سو اگر یہی دلیل گوشت کے مضر ہونیکی ہے تو حقیقت دلیل معلوم شد۔ یہاں تو آپنے صاف گوشت کے مفید ہونیکا اقرار کرلیا ہے اگرچہ بعض غذاؤں سے کم فایدہ مند مانا ہے۔

(۵) اگر انسان کے جسم میں میٹھے مادے کی کمی ہو تو وہ میدے سے بھی مل سکتا ہے مگر طبیعت کے اسپر کئی عمل کرنیکے بعد ایسا ہوسکتا ہے لیکن چینی سے وہ فائدہ بسہولت اور بہت جلد مل سکتا ہے۔ اگر جسم انسان میں فولاد کی کمی ہو تو کشتہ فولاد سے وہ کمی نہایت آسانی سے پوری ہوگی بہ نسبت دوسری خوراکوں کے جنمیں سے طبیعت کو خود فولاد نکالنا پڑے ہو بہو اسیطرح محنت سے انسان کا گوشت کم ہوجاتا ہے پس اسکے بنانے

کیواسطے گوشت توغذائے نقد موجود ہے اور مٹر مسور لوبیا میں اگرچہ گوشت بنانیوالے اجزاء نسبتاً زیادہ ہی موجود ہوں توبھی طبیعت کو تکلف کیساتھ ان سے حاصل کرنے پڑتے ہیں دیکھو صرف یہی ایک فائدہ آپکے مٹر مسر کو گوشت کی نسبت کسقدر گرادیتا ہے

آریہ اب جبکہ ہم گوشت کی نسبت ان سستی چیزوں سے بہت کچھ فائدہ اُٹھا سکتے ہیں تو اسحالت میں گوشت کو گراں قیمت پر خرید کر کم فائدہ حاصل کرنا عاقلونکا شیوہ نہیں ہے

مسلمان - آپکی تحریر سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ گوشت نسبتاً بعض دیگر خوراکونکے کم مفید ہے مگر مفید ضرور ہے اور چونکہ ساتھ ہی گراں بھی ہے - اسلیئے زیادہ خرچ سے کم فائدہ لینا دانائی نہیں ہے جنابمن کہاں آپکے وہ دعوے کہ گوشت میں فلاں فلاں نقصان ہیں بلکہ یہ بھی لکھنا کہ زہر قاتل کیطرح گوشت میں نقصان ہیں اور کجا یہ تقریر - ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا - آپکی تحریر کے مطابق آپکی پیش کردہ چند ایک خوراکوں کے سوائے باقی تمام خوراکیں گوشت سے کم درجہ پر ہیں لہذا گوشت بہت سی خوراکونسے زیادہ مفید ہے یہ تو آپکی رائے ہوئی اب بعض ڈاکٹرونکے فیصلے کان دہر کر سنیئے - اکسیر القلوب - ترجمہ مفرح القلوب صفحہ ۳۳۴ پر لکھا ہے کہ بہترین اغذیہ مطلق میں گوشت ہے اور مخزن الادویہ اور تحفۃ المومنین اور قرابادین کبیر اور بہت سی دیگر مستند کتب میں لحم کی بابت لکھا ہے کہ نباتا تکے ہضم کرنے کیلئے طبیعت کو سات فعل کرنے پڑتے ہیں اور دودھ کیلئے پانچ - انڈے کیلئے تین اور گوشت کیلئے صرف دو فعل درکار ہیں اسلیئے گوشت سب غذاؤں سے انسب اور بہتر ہے کتاب دی باڈی اینڈ اٹس ہلتھ میں جو ابتدائی سکولوں کیلئے بنائی گئی ہے لکھا ہے کہ "گوشت سب خوراکوں سے عمدہ ہے" اور آگے چل کر لکھا ہے - کہ "ہمارے دانت معدہ اور انتڑیاں نباتات خوروں کی بہ نسبت زیادہ تر گوشت خورونکی مانند ہیں اور وہ اشخاص جو صرف آلو چاولوں پر گذارہ کرتے ہیں وہ دل اور جسم کی پوری طاقت کو نہیں پہنچتے بعض شمالی علاقوں میں سوائے حیوانی خوراکوں کے کچھ نہیں مل سکتا رسالہ فزیالوجی مصنفہ ڈاکٹر ٹمکی میں لکھتا ہے کہ یہ جو تین جماعتیں غذا کی بیان کی گئی ہیں ان میں ایک خصوصیت بالفعل یہ ہے کہ یہ صرف حیوانات اور نباتات کے حرکت و فعل سے حاصل ہو سکتے ہیں پس اگر وہ نہیں اغذیہ جان بخش کہیں تو مضائقہ نہیں ۔

کُل حکیم اور طبیب اور بڑے بڑے ڈاکٹر اور بید گوشت کی اجازت دیتے ہیں کاڈلور ملٹا بنیف ٹی ماء اللحم اور یخنیوں کو بچوں اور مریضوں کے لیئے بھی مفید بتلایا ہے کل علم الحیوانات والوں نے جو کتابیں لکھی ہیں سب میں جابجا گوشت کی عمدگی کو ظاہر کیا ہے ڈومیسٹک اکانومی کی کتابوں میں گوشت کو ضروری بتایا ہے کیوں نہ ہو مہنگا جو ہوا کل کتابوں میں جو بڑے بڑے لائق یوروپین فاضلوں نے کہانے پکانے کے فن پر لکھی ہیں گوشت کو عمدہ لکھا ہے بڑے بڑے مستند مورخ بھی قدیم زمانہ میں علم گوشت بلکہ بنیف بھی آریوں کی غذا ظاہر کرتے ہیں علاوہ ازیں تجربہ بھی اسے مفید دکھلاتا ہے اور اسی لیئے انسانی خوراک کا یہ ایک بڑا مفید حصّہ ہے رفیق الحکماء مولفہ ڈاکٹر فتح چند صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن میں لکھا ہے ڈاکٹر ڈالٹن نے بعد کامل تجربات کے دریافت کیا ہے کہ تندرست جوان آدمی کہ جو ریاضت بدنی بھی کرتا ہو مندرجہ ذیل غذا کو کھانے سے زندگی قایم رکھ سکتا ہے۔

گوشت ۱۶ اونس۔ روٹی ۱۹ اونس۔ مکھن یا گھی ۳½ اونس۔ پانی ۵۲ اونس

اور مہنگے ہونیکا جو اعتراض کیا ہے سراسر فضول بوجوہ ذیل ہے۔

(۱) مٹر اور دیگر نباتات آلو بینگن کریلے وغیرہ اور بہت سے پھل آم خربوزہ وغیرہ جو روٹیوں کیساتھ سالن کیطرح کھائے جاتے ہیں اپنے موسم کے ابتداء و انتہا میں گوشت سے بہت مہنگے ہوتے ہیں۔ کھنبیاں اور گچھیاں اور کچنال وغیرہ گوشت سے بہت ہی گراں قیمت پر ملتے ہیں نگاہ کا گوشت آپکی پیش کردہ اشیا سے سستا ہے

(۲) آپکے نزدیک ساری دنیا امرتسر ہی ہے اور بس۔ دریاؤں اور سمندروں کے کنارے کے نزدیک کے شہروں میں مچھلی نہایت ہی سستی ہوتی ہے۔ مٹر مسور لوبیا وغیرہ کل ملکوں میں نہیں ہوتے بالضرور گوشت وہاں اُنسے سستا ہے پس آپکی دلیل کے مطابق گوشت جس جگہ اور جسوقت سستا ملے۔ کھانا عین دانائی ہے۔ افسوس ہے کہ آپ گوشت کو جو نوع انسان کی ایک بڑی غذا ہے مہنگا کہتے ہیں اور اپنے گھروں میں سامان آرائش و زینت کرنیوالوں اور عمدہ ریشمی لباس جو بیشمار جانور ضائع کرکے ملتا ہے پہننے والوں اور حیوانی مادوں کستوری اور شہد اور گھی کو آگ میں ڈالنے والوں سے کبھی بحثیں نہیں کرتے اور انہیں سے طریقے نہیں سمجھاتے

آریہ۔ ہم اسبات کو مانتے ہیں کہ دنیا بھر کی تمام چیزیں فایدہ اور نقصان دونوں چیزیں
مسلمان۔ اگر آپ اسے مانتے ہوتے تو پھر اسکے خلاف ہم پر معترض نہ ہوتے۔
آریہ۔ گوشت میں بہ نسبت فایدہ کے نقصان زیادہ ہیں۔
مسلمان۔ اس کے جواب میں امور ذیل ملاحظہ فرماویں۔

(۱) آپکا یہ دعوے اگر کسی خاص جانور کے متعلق ہے تو یہ ہماری اس بحث سے خارج ہے اور اگر ہر ایک جانور کے گوشت سے تعلق رکھتا ہے تو آپ اسمیں ایسے نقصان ثابت کریں جو اس کے صرف ذریعۂ پرورش ہونیکے ہی ایک فایدہ سے زیادہ ہوں۔ یہ تو آپ بھی مان چکے ہیں کہ گوشت میں پرورشی اجزاء آپکی سب اعلے خوراکوں یعنے مٹر مسور کے قریباً برابر ہیں پھر اس سے بیشمار بھوکوں کا رغبت و لذت کیساتھ پیٹ بھرتا ہے سو آپ اسی فایدہ کے مقابل کوئی نقصان تبلاویں۔

سنئے صاحب ان اشیاء کے فوائد و مضرتوں کا مقابلہ زمانۂ دراز سے حکما اور ڈاکٹر اور بید کرتے آئے ہیں انہوں نے اس مقابلہ میں جو نتیجہ نکالا ہے ہم اسکا پہلے معہ حوالہ کے اشارہ کرآئے ہیں وہ سب کہتے ہیں کہ گوشت بہت عمدہ غذا ہے بلکہ غذائے جان بخش ہے پھر ہم کو گوشت کہانیوالوں کا تجربہ بھی شہادت دیتا ہے کسی چیز کا ضرر ایک دفعہ کہانیسے ہی کہلجاتا ہے کسی کا ضرر کئی بار کہانیسے معلوم ہوتا ہے اور کئی شئے کے ضرر کا پتہ کئی سالوں کے بعد لگتا ہے لیکن کوئی کہانیکی چیز ہزارہا سالونکے استعمال کے بعد بھی مشتبہ نہیں رہ سکتی بالفرض اگر کوئی کہانیکی چیز ایسی ہو بھی سکتی ہے تو اگر وہ چیز ساتھ ہی ہزارہا سالونتک خوراک دیسکتی ہے اور بھوک سے بچا سکتی ہے تو وہ ایسے بے معلوم ضرر کیساتھ بھی ضرور ہی جائز ہونی چاہیئے۔

(۲) جہاں اور جس حالت میں حکیموں اور ڈاکٹروں اور بیدونے گوشت کہانے کا حکم دیا ہے اور جن امراض میں غذا ہی یہی تبلائی ہے آپ کم از کم وہاں ہی اسکا مضر ہونا دکہلاویں۔

(۳) سب گوشتوں کے مقابلہ کرنیکی کیا ضرورت ہے آپ صرف گوشت بُز زیادہ از شش ماہ و کم از یکسال عمر کے اور گوشت حیوان اور گائے کے بچھڑے کے گوشت اور گوشت چوزہ مرغ اور گوشت بھیڑ کو ہی مضر صحت ثابت کردیں۔

(۴) کاڈ اور آئیل ماءاللحم یخنی وغیرہ کا مضر صحت ہونا آپ ثابت کریں آپ تو لوگوں کا
ڈ اور آئل کا بدل دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ برہمی بوٹی کاڈ اور آئل سے زیادہ مفید ہے
کیا آپ وہاں کسی مضر چیز کا بدل دے رہے ہیں یا صریح ثابت کر رہے ہیں کاڈ اور آئیل
ضرور صحت کیلئے مفید ہے۔

(۵) انسان کے سوائے اس دنیا میں کل حیوانات جمادات نباتات مجبور محض ہیں
انسانکو خدا تعالے نے اختیار و عقل دی ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالے
نے انسان کو عقل کیساتھ باقی سب اشیاء پر اختیار دیا ہے اسکے سوائے انسانی اختیار کے
اور کچھ معنے نہیں ہوسکتے تو اس اختیار سے انسان جمادات سے فائدہ لیتا ہے انہیں
توڑتا پھوڑتا ہے یہی حال نباتات کیساتھ کرتا ہے پھر یہی اختیار اسے حیوانوں پر
کیوں نہیں ہے انسان کیلئے کل اقسام جمادات کے کہانے کی جہت سے ہرگز ہرگز مضر
نہیں ہیں۔ نمک کہایا جاتا ہے یواقیت و جواہر کہائے جاتے ہیں۔ بہت سے دیگر کشتہ
جات کہائے جاتے ہیں بہت سے معدنی اجزاء پانیوں کے ہمراہ پیئے جاتے ہیں اسیطرح
انسان کیلئے کل اقسام نباتات بھی کہانیکے حق میں مضر نہیں بہت سے نباتاتکو دنیا
کہاتی ہے لیکن تعجب ہے تو یہ ہے کہ آریہ لوگ کل اقسام حیوانات کو انسان کیلئے کہانے
کے جہت سے مضر سمجھتے ہیں انسان جمادات کو نسبتاً ان سب کے کم کھاتا ہے نباتاتکو
جو انہی اجزاء سے تکمیل پاکر بنتے ہیں اسلئے بھی زیادہ کہاتا ہے پھر کیا حیوانات میں ہی
سب گندی ردی اجزاء جمع ہوگئے ہیں کیا یہ دعوے کبھی بھی صحیح ہوسکتا ہے کہ کل اقسام
حیوانات ہی بخلاف دیگر اشیاء سب کے سب کھانے کیلئے مضر ہیں۔ حیوانی مادوں
میں سب کے سب دودھ بھی انسان کیلئے کہانیکی جہت سے مضر نہیں ہوسکتے پھر سب
گوشتوں کو ہی مضر سمجھنا کیسی دانائی ہے اور جب ایک جانور کا گوشت کہانا ثابت
ہوگیا تو آپکا دعوے بالکل جڑ سے اکھڑ گیا۔

(۶) خشکی کے جانوروں سے آریہ بہت کام لیتے ہیں ہل چلاتے ہیں سواری کرتے
ہیں بوجھ لادتے ہیں دودھ پیتے ہیں پشم حاصل کرتے ہیں شہد کہاتے ہیں وغیرہ
وغیرہ جب وہ جانور مرجاتے ہیں تو انکے چمڑوں اور کہالوں سے جوتیاں بنواتے
اور بہت سے کام لیتے ہیں انکی ہڈیوں سے فاسفرس اور دیگر فواید لئے جاتے ہیں پھر

پکھر خشکی کے نباتات سے انگنت کام لیئے جاتے ہیں اور انہیں کھایا جاتا ہے وغیرہ وغیرہ سمندر نے خشکی سے قریباً سہ چند جگہ گھیری ہوئی ہے پس ضرورت ہے کہ انسان اس سہ چند جگہ کی پیداوار سے زیادہ نہیں تو اس ضرورتی پیدائش سے سہ چند ہی فائدہ تو ضرور حاصل کریں جو آریہ خشکی کی پیداوار سے فائدہ لینا جائز رکھتے ہیں اور یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ سمندری نباتات تو شاذ و نادر ہی کہا جاتے ہیں اور سمندری حیوانات مردہ حالت میں بہت ہی کم مل سکتے ہیں جب کوئی سمندری جانور مر جاتا ہے تو دوسرے جانور ہی اسکو کھا لیتے ہیں بلکہ چھوٹے چھوٹے سمندری کیڑے ہی فوراً حملہ آور ہو جاتے ہیں اسلیئے سمندری حیوان مردہ حالت میں بہت ہی کم ملتے ہیں اور سواری کرنے اور ہل چلانے اور دودھ پینے کا کام کبھی سمندری جانوروں سے نہیں لیا جاتا سو اگر زندہ سمندری جانوروں کا شکار کر کے گوشت بھی نہ کھایا جاوے تو اس سہ چند جگہ کی پیداوار سے جو سمندر نے گھیری ہوئی ہے انسان سہ چند فوائد کیسے حاصل کر سکتا ہے۔

آریہ:- آپ بتلائیں کہ آپ گوشت خوری کو مذہب کے رُو سے جائز سمجھتے ہیں یا عقل کے رُو سے اگر صرف مذہب کے رُو سے جائز سمجھتے ہیں تو خلاف عقل ہونے کی وجہ سے ماننے کے قابل نہیں اگر عقل کے رُو سے جائز سمجھتے ہیں تو بتلاؤ سور اور جھٹکا کیوں نہیں کھاتے

مسلمان:- اسکے جواب میں امور ذیل ملاحظہ فرماویں۔

(۱) پنڈت صاحب کیا آپکا یہ اعتراض گوشت خوری کے جواز کی بحث سے کوئی بھی تعلق رکھ سکتا ہے۔ کیا ہمنے بھی آپسے کوئی ایسا سوال کیا ہے فلاں چیز کیوں کھاتے ہیں اور فلاں کو کیوں نہیں کھاتے اور نہ ہی ہمنے آپ لوگونکو کہا ہے کہ آپ ضرور ہی گوشت کھائیں اگر آپکو پسند نہیں تو بیشک آپ گوشت نہ کھائیں اور نہ ہی آپ اپنے گھروں میں ریشمی کپڑے اور موتی اور سپنج اور مشک استعمال کریں اور نہ ہی آپ چراغ جلائیں بلکہ بہتر تو یہ ہے کہ آپ پانی پینا بھی چھوڑ دیں۔ **قُل ھِیَ لِلَّذِیْنَ آمَنُو فِی الحیوٰۃ الدُّنیا خالصۃ یوم القیامۃ** آپنے خود ہی ہمیں چھیڑا ہے اور گوشت کے ناقابل اصلاح مضر ہونیکا دعوے کیا ہے سو آپ کو لازم ہے کہ گوشت کے مضر سمجھاویں: کہ سور کہانے کی بھی فہمائش کریں اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ اگر ہم سب جانوروں کے گوشت کو کھا دیا کریں تو آپ اعتراض سے باز آ جاینگے اور اگر ہم بعض جانوروں سے پرہیز کریں

تو آپ ضرور ہی اعتراض جمانے جائیں گے کجا آپکا یہ کہنا کہ کل چھوڑ دو اور کجا یہ کہنا کہ کل کو کھاؤ۔ بہ بیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا

(۲) کلام مجید میں حرام و حلال عقلی تبلائے ہیں سور کو رجس ہونے کیوجہ سے اور جھٹکے کو فسق ہونے کیوجہ سے حرام بتلایا ہے الور گولڈ سمتھ ایم بی۔ کی کتاب ہسٹری آف دی ارتھ اینڈ اینمی ہیڈ نیچر مطبوعہ سنہ ۱۸۳۵ء میں لکھا ہے کہ سور نہایت ہی بیہودہ ہوتا ہے اور کہانیکی اس بے اعتدالی سے اسے بہت سے امراض جلد ہی ہوتے ہیں مثلاً خنازیر۔ خسرہ۔ اور داء الفیل وغیرہ۔ سو جب اسکا جسم ہی علی العموم صحیح نہیں ہوتا تو اس کے کہانیسے بھی سخت امراض کا خطرہ ہے پس جب تک دیگر نباتی اور حیوانی غذائیں مل سکیں اس سے پرہیز کیا جاوے اور اضطرار کیوقت سور وغیرہ کے کھانیں کوئی گناہ نہیں پس ہم کسی صورت سے بھی انسانی خوراک کو روکنے والے نہیں ڈاکٹری کتابوں میں بھی سور کو بلحاظ اسکی خراب خوراک اور اس کے جسم کے ضرر رساں کرموں کے مضر صحت ہی لکھا ہے اور عام خوراک اس جانور کی غلاظت ہی ہے یونانی کتابوں میں بھی سے عقل و مروت وغیرہ کو دور کرنیوالا اور صداع مزمن اور داء الفیل و وجع مفاصل کا باعث لکھا ہے اور مفسد معدہ بتایا ہے اور مصلح اسکا خمر یعنے شراب لکھا ہے پس اس ایک جانور کے کھانیسے اتنے مفاسد کا خطرہ ہے۔

(۳) مٹر مسر کو آپ عمدہ غذا بتلاتے ہیں کیا اگر کوئی شخص مٹر مسر چرا کر لادے تو آپ ان مٹر مسر کے کہانیمیں شریک ہوجائینگے اگر ہوجاوینگے تو یہ چوری سے تنفر نہ ہونیکے سبب سے ہوگا شاید اسی لیئے آپنے چوروں اور مجرموں کی مثالیں دی ہیں اور اگر آپ چوری کے مٹر اور مسر نہیں کھاتے تو ہمیں آپ مشرکوں کے ذبیحے کہانیکو کیوں کہتے ہیں اور انہیں خوراک صالح سے پرورش پایا ہوا کیوں بتلاتے ہیں

(۴) قانون بوعلی سینا کا حوالہ آپنے بالکل غلط دیا ہے آپ جیسے لیڈر ان قوم کو ایسی خلاف بیانی ہرگز زیبا نہیں ہے وہاں تو لکھا ہے کہ نصاریٰ اور جو لوگ انکے ہم مشرب ہیں وہ کہتے ہیں۔ آپنے ان لفظوں کو چھوڑ دیا اور اس کو خود بوعلی کا قول ظاہر کیا اور بار بار لیا ہی لکھا نصاریٰ تو بیشک مذہبی طور پر یہ لکھتے ہیں کہ جو چیز باہر سے اندر جاتا ہے آدمی کو پلید نہیں کرتا اسیطرح مخزن الادویہ میں بھی درج ہے

ان پر آپنے مطلق غور نہ کیا۔ اور ان کے باقی الفاظ وہ عمداً چھوڑ دیئے ہیں اور ساتھ ہی آگے چل کر جو سور کے گوشت کے سخت عیب ہاں بیان کئے ہیں وہ بھی آپنے نظرانداز کردیئے

(۵) آپ فرماتے ہیں کہ بھیڑ کے گوشت کو مضر لکھا ہے یہ بھی غلط ہے (دیکھو مخزن و قانون بو علی سینا) بلکہ سب سے عمدہ لکھا ہے۔

(۶) جس گوشت کو نسبتاً اعلےٰ کے خراب لکھا ہے اسکو آپ مضر سمجھ گئے۔

(۷) شراب کے نقصان سب داناؤں نے لکھے ہیں اور مدت کے استعمال سے اس کے ضرر بھی واضح ہو جاتے ہیں۔

آٹھویں۔ آپنے تحریر کیا ہے کہ طب کی کتابوں میں جن چیزوں کا ذکر ہے ان میں ساتھ ہی کوئی نہ کوئی ضرر بھی بیان کیا جاتا ہے کوئی چیز دماغ کو مضر ہوتی ہے کوئی دل کو کوئی شش کو نقصان دیتی ہے جب نقصان آپکی تحریر سے ثابت ہو گئے تو اب بار ثبوت بذمہ آپکے ہے آپ ان نقصانات کو درج فرما کر جو طبابت کے رو سے گوشت خوری میں پائے جاتے ہیں اونکی تردید کریں۔

مسلمان طبیبوں نے اگر مسٹر مسر کی طرح کسی عام گوشت کے ضرر بھی بیان کئے ہیں تو اسی طرح ساتھ ہی مصلح اور فوائد بھی بتائے ہیں اور فائدہ و نقصانات کا مقابلہ کر کے بہت سے جانوروں کے گوشت کو عمدہ غذا لکھا ہے اور کھانیکا حکم دیا ہے سو اگر ان ضرروں کے بارہ میں ان حکیموں کا اعتبار ہے تو ان کے آخری اور قطعی فیصلہ کا بھی ویسا ہی اعتبار ہونا چاہیئے جسکو انہوں نے عملی طور پر بھی کر کے کھلا دیا ہے اور اگر حکیموں اور ڈاکٹروں کا آپکو اعتبار نہیں ہے تو حکمت کی بحث ہی آپنے کیوں چھیڑی سا اور کیوں گوشت کو مضر صحت بنایا صرف معتبر مورخوں کی تحقیقات پر ہی کفایت کرتے اور اگر انکا بھی اعتبار نہیں ہے تو فرمایئے کہ آپکا بھی جنہوں نے چاروں وید بھی نہیں پڑھے اور پھر ان کی طرف سے وکیل بنتے ہیں کچھ اعتبار ہے۔

(۳) آپ ہم کو حکم کرتے ہیں کہ تم حکمت کے کتابوں کی تلاش کر کے ہر قسم کے گوشت کے نقصان لکھو پھر مقابلہ کر کے دکھلاؤ بھلا کیا کوئی دانا ایسی مالایطاق تکلیف دے سکتا ہے آپ گوشت کے نقصان زہر قاتل کی طرح تبلاتے ہیں اور تلاش کی تکلیف ہم پر ڈالتے ہیں سا ہم بہت سے گوشتوں میں کسی ایسے ضرر کے قائل نہیں ہیں جسکی کچھ بھی پرواہ کیجاکو

جنے یہ بات اپنے پہلے پرچہ میں کھولکر سمجھا دی تھی مگر آخر آپنے کچھ جواب دینا تو تھا ہی۔
آریہ۔ جس طرح سے انسان اپنی آنکھ کو جھپکنے میں یتن نہیں کرتا بلکہ اسکا عادی
ہونیکے سبب سے وہ خود بخود کھلتی اور بند ہوتی رہتی ہے اسیطرح سے گوشت خور
بوجہ عادی ہونے کے گوشت خوری کے اس پر کچھ غور نہیں کرتے۔
مسلمان۔ آنکھ کا جھپکنا قدرتی ہے پس آپکے اقرار سے گوشت خوری بھی ویسی
ہی قدرتی ہونے کے سبب زیادہ غور کے قابل نہیں ہے۔ جناب من اگر آنکھ کے جھپکنے
کیطرح ہم سے گوشت خوری ہو رہی ہے تو اس سے بڑھکر گوشت خوری کے مفید ہونے
میں اور کونسی دلیل ہو سکتی ہے کیا آنکھ کا جھپکنا اپنے تحفظ و آرام وہ اور مفید نہیں
ہے کیا اسی لیئے ہم کو نہ کھانا چاہیئے۔
پہلے پرچہ میں پنڈت صاحب نے گوشت خوری کے سات نقصان بلا دلیل بیان
کئے تھے ہم نے ان خیالی نقصانوں پر کچھ جرح کی تھی اور ان کی دلیلیں مانگی تھیں
مگر اس پرچہ میں پنڈت صاحب بجائے اپنے دعوے کا ثبوت دینے کے صرف ہماری
جرح کے پیچھے پڑ گئے ہیں اور ایسا کرنیکو اپنے دعوے کا ثبوت سمجھتے ہیں آپکے پہلے
خیالی نقصانوں پر میں نے سات جرحی سوال کئے تھے جن میں پہلا یہ تھا کہ دنیا میں
بے اندازہ گوشت بحری و بری و ہوائی جانوروں کا کھایا جاتا ہے اگر اسکو چھوڑ دیں
تو اس کے عوض میں کونسی غذا ملے گی اور جبتک اسکا انتظام ہو کیا کیا جاوے اس
کے جواب میں پنڈت صاحب نے تین باتیں لکھی ہیں وہ معہ جواب کے ذیل میں لکھی جاتی ہیں
شبہ اول۔ جو لوگ سور کہاتے ہیں مسلمان انہیں روک کر انکی خوراک کو صدمہ پہنچاتے ہیں
جواب۔ مسلمان سور کہانیوالوں کی خوراک کو صدمہ نہیں پہنچاتے بلکہ کہتے
ہیں کہ پہلے نباتاتی و حیوانی عمدہ غذاؤں کو کہاؤ جب وہ نہ ملیں تو اس میں بھی
گناہ نہیں سور کہانیوالوں کو سور کے عوض میں بہت سے سمندری جانور مل سکتے
ہیں پنڈت صاحب کے اس مقابلہ سے سخت افسوس آتا ہے کہاں ایک سور کو چھڑانا
اور کہاں کل بے اندازہ گوشت کو چھڑانا۔
شبہ دوم۔ پنڈت صاحب گوشت خوروں کو گوشت خوری سے ہٹانے کی
چور کیطرح سزا دیتے ہیں اسلیئے ان کی خوراک بہم پہنچانیکے ذمہ وار نہیں۔

جواب۔ گوشت کھانیوالوں کا جرم ثابت کرنے کے بغیر ان کو سزا دینا کیا اچھا انصاف ہے بڑے شکر کا مقام ہے کہ خداتعالیٰ نے گوشت نہ کھانیوالوں کو کسی ملک کی بادشاہی نہیں دی ورنہ گائے کیلئے تمام آدمیوں کا بھی خون کر دیتے پنڈت صاحب کے اقرار کے بموجب گائے بیل بھیڑ۔ بکری۔ واجب القتل ہیں اور ان کے قتل کیلئے خداتعالیٰ نے درندوں کو جلاد بنایا ہے اور انکے مارنے کا لائیسنس دیا ہے۔ ویسا ہی لائسنس خداتعالیٰ نے انسان کو جو درندوں سے زیادہ قابل اعتبار ہونا چاہیئے عقل و اختیار دیکر دیا ہے اسلیئے انسان منشاء الٰہی کے مطابق صرف خداتعالیٰ کے مجرموں اور واجب القتل ٹھہرائے ہوؤں کو ہی مارتا ہے بھلا ہم لوگ اگر کتوں اور چیتوں اور بازوں سے جنکو لائسنس ملا ہوا ہے شکار کرا دیں تو اسمیں کون سی قباحت ہو سکتی ہے۔

گوشت خوری کو ناجائز ٹھہرانا اور اس کے عوض میں خوراک نہ بتلانا انسانوں پر بیرحمی کرنا ہے سرکار تو چوروں کو بھی خوراک دیتی ہے اور کام سکھاتی ہے۔ مگر پنڈت صاحب صرف سزا ہی دینا جانتے ہیں اور خوراک کے ذمہ دار نہیں۔

شبہہ سوئم۔ اگرچہ پنڈت ذمہ دار نہیں مگر ہماری خاطر سے بتلاتے ہیں کہ دنیا گوشت چھوڑ دے تو آج ہی بیوپاری نباتات کے فراہم کرنیکی فکر میں لگجاوینگے۔

جواب۔ کہاں سے لانیکی فکر میں لگجاوینگے کیا زمین سے لائینگے یا آسمان سے کل دنیا میں گوشت بیشمار نباتی غذاؤں کے سوائے نہ صرف آپکے مٹر۔ مسر۔ لوبیا کے ہی سوائے بڑے پیمانے پر کھایا جاتا ہے بلکہ حتی الوسع کوئی نباتی خوراک نہیں چھوڑی جاتی۔ کل دنیا میں گوشت گندم سے بھی زیادہ کھایا جاتا ہے۔ برطانیہ و آئرلینڈ میں ۷ لاکھ پونڈ کی قیمت کی صرف مچھلیاں ہی سالانہ لائی جاتی ہیں صرف برطانیہ میں ایک ارب ۴۳ کروڑ پرندوں کے انڈے لائے جاتے ہیں لوایل ہنڈ بک اینڈ سائیکلوپیڈیا آف کامن تھنگز میں گوشت کے چھوڑنے سے دنیا کی بالکل ہی ویسی حالت ہو جائیگی جیسے گندم کی نہ صرف قحط سے بلکہ مطلقاً نہ ملنے سے ہوتی ہے۔

آریہ۔ کاڈ لور آئل کے اعلیٰ بدل بھی بوٹی ہیں کہ کاڈ لور آئل سے زیادہ مفید ہے

مسلمان۔ اس سے معلوم ہوا کہ کاڈ لور آئل ضرور مفید ہے جو آپکو اس کا بدل تجویز کرنا پڑا کیا اسی ایک بات سے گوشت کا ثبوت نہیں مل سکتا ہم کب کہتے ہیں کہ

حیوانی دواؤں کے علاوہ انسان کیلئے اعلےٰ نباتی دوائیں تیار کر کے انسان کی صحت و آرام کو نہ بڑھاؤ یہ کاڈ لور آئیل کو چھوڑنیکی کوئی دلیل نہیں ہو سکتی۔

آریہ۔ جیسے ڈاکو سے لوٹ کا مال خریدنیوالا بیچوانے والا اصلاح دینے والا وغیرہ وغیرہ گرفتار ہوتے ہیں اسی طرح وہیل مچھلی اور دیگر جانوروں کی جانوں پر حملہ کرنیوالے وغیرہ وغیرہ سب گرفتار ہو کر اپنے اپنے کئے کا پھل پائینگے۔

مسلمان۔ ڈاکو اور چور آپکی زبان پر چڑھے ہوئے ہیں ایسے ہتک آمیز الفاظ کے بولنے کا حق رکھنے پر کوئی دلیل نہیں دیجا سکتی۔

ایڈر گولڈ سمتھ صاحب یعنی اسی کتاب میں جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے لکھتے ہیں کہ مشک تھیلی میں تب ہی حاصل ہو سکتا ہے جبکہ ہرن بالضرور قتل کیا جاوے آپ ایسے اپنی مذہبی ہوم ہون کیلئے خریدتے ہیں پس کیا آپ بھی بیچوانے والے نہیں ہیں مشک بوڑھے یا مریض ہو کر طبعی موت سے مرجانیوالے ہرنوں سے ہرگز نہیں نکلتا جیسے اِسحالت میں دودھ نہیں نکلتا گوشت خور انسان جب انسانی مجرموں کو بھی سزا دینے کا اور قتل کرنیکا اور انکا مال ضبط کر لینے کا حق رکھتے ہیں تو کیا حیوانی مجرموں اور ڈاکوؤں کو بھی جنہیں خدا تعالےٰ نے ہی قتل کی سزا کے لائق بنایا قتل کرنے اور جو کھانے کے لائق ہیں انہیں کھانیکا حق نہیں رکھتے پس وہ چور اور ڈاکو نہیں ہو سکتے آپکی اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر آپکو بادشاہی ملتی تو آپ حیوانوں کے عوض انسانوں کو زندہ نہ رہنے دیتے

پنڈت صاحب کے پہلے سوال کے متعلق دوسرا جرحی سوال ہم نے یہ کیا تھا کہ اگر حیوان کھلے چھوڑ دیئے جاوینگے تو بڑھینگے یا نہیں اگر بڑھینگے تو دنیا کیلئے اعتدال سے بڑھ کر بڑی مصیبتوں کا باعث ہونگے اور اگر نہیں بڑھینگے تو جانوروں کی بھی ترقی نہ ہوئی اور ہمارا فائدہ بھی جاتا رہا تو اس کے جواب میں پنڈت صاحب نے تین اعتراض کیے

اوّل۔ اگر جانوروں کے بڑھنے کے خطرہ سے مسلمان گوشت کھاتے ہیں تو سور سب سے پہلے کھانا جائز ہوگا۔ سورنی ایک جھول میں ۱۲ بچے تک دیتی ہے۔

جواب۔ ہم نے تو ابھی تک نہیں کہا کہ بالضرور بڑھیں گے صرف آپسے سوال کیا تھا اور آپنے حسابی قواعد کے مطابق جانوروں کا بڑھنا تسلیم کر لیا ہے اسلیے آپ پر یہ سوال کرنا بالکل ٹھیک ادا ہوجاتا ہے۔ ہمپر نہیں پھر حیوانات کے بڑھنے کی صورت

میں اعتدال سے زیادہ جانوروں کا مارنا تو ضرور لازم آتا ہے مگر ان کے اجسام سے صرف کہانیکا فائدہ لینا ہی ضرور نہیں ہے جیسا جیسا فائدہ درکار اور مناسب ہو لیا جاوے کیا سانپ اور بچھو کو آپ لوگ کہانے کیلئے ہی مارا کرتے ہیں یا دنیا میں جسقدر قابل سکونت جگہ اور خوراک اور دیگر سامان زندگی بخوبی میسر ہو سکتے ہیں اسی اندازے تک جانور ترقی کر سکتے ہیں اگر انسان بھیڑ بکری کیطرح سوروں کو پالے تو انکی بھی ان سے بڑھ کر ترقی ہو سکتی ہے مگر ایک نوع کی ترقی سے بالضرور دوسری انواع کو نقصان پہنچیگا کیونکہ زمین میں مکان اور خوراک وغیرہ ایک محدود اندازہ کے ہو سکتے ہیں پس ضرور ہے کہ حیوان دنیا میں ایک اندازہ سے خاص ایسے ہیں جن سے انسان کو ضرر نہ پہنچے اور کہانیکے لائق مفید جانور انسان کی حفاظت اور پرورش میں ہوکر بہت بڑھتے ہیں اگر ان کو مارا نہ جاوے تو اس سے انسان کو ضرر پہنچنا ضروری ہے اور انکے کہانیسے انسان خوراک کی زیادتی سے ایک حد تک ترقی پاویگا اگر انسان انہیں نہ کھاوے یا جنگلی حالت میں چھوڑ دے تو انہیں درندے کہا کر اعتدال پر رکھیں گے لیکن اس سے بجائے انسانوں کے درندوں میں ترقی ہوجائیگی اور وہ انسانوں کی مصیبت کا باعث ہونگے پس ضرور ہے کہ انسان بہت سے جانوروں کو پرورش میں رکھ کر بڑھاوے اور چونکہ انسانی سکونت کی جگہ میں درندے نہیں ہوتے اسلیئے انہیں کہا کر خود اعتدال پر رکھے اور یوں درندوں کو بڑھانے کی بجائے خود ترقی کرے سارود کی ساتویں کتاب میں کچھوؤں کے انڈوں سے صرف ایک دریا کے قریب ہی جو تیل نکلتا ہے اسکی بابت لکھا ہے دریائے آری نوکو ہی قریب پانچ ہزار منگے تیل ہرسال تیار ہوتا ہے اسکے حساب کر کے دیکھنا چاہیئے کہ اس طرح میں کتنے انڈے ہرسال نوٹ جاتے ہونگے انسانکو خدا تعالے نے عقل اور اختیار دیکر زمین میں خلیفہ بنایا ہے پس اسے اپنی مطابق ضرورت کے ان حیوانات کو ضرور بڑھانا گھٹانا چاہیئے اور اگر انسان انہیں پرورش میں لاکر بڑھانا ہی چاہے اور کھانیکا فائدہ یا دیگر فوائد ہی نہ لے یا یوں ہی مار کر دبانے یا جلانے کی تکلیف بھی نہ اٹھاوے تو حیوان اسقدر بڑھ جائینگے جو انسان کے لیئے بڑی مصیبتوں کا سبب ہونگے کتاب سیر ہند میں بنارس شہر کے حالات میں لکھا ہے کہ درگا مندر جو ٹھیک شہر کے جنوبی حصہ میں واقع ہے اسکے منگل کے دن میلا ہوتا

چڑہائی جاتی ہیں مندر بندروں سے بھرا رہتا ہے۔ جن کی پرورش ان قربانیوں
ہی کے گوشت سے ہوا کرتی ہے اگر کسی مندر کے صحن میں صرف ایک دانہ کے چنے پھینکے جاویں
تو ان گنت بندر چاروں طرف سے کود کے پہنچ جاتے۔ اپنے اپنے حصہ کیلئے لڑتے جھگڑتے آن
موجود ہوتے ہیں انہوں نے وہ وہ نقصان کئے کہ جنکے سبب سے ان کو وہاں سے نکالدیا گیا پر
انہوں نے نکلنا تھا نہ نکلے چنانچہ اب بھی بکثرت پائے جاتے ہیں ایک اور مندر گائیوں
کیلئے ہے جہاں وہ آزادانہ ادہر ادہر پھرتی رہتی ہیں ہری ہری گھاس کھاتی اور میدانوں میں
نہایت خوش رہتی ہیں ہندومت کے ذلیل کرنیوالے خواصوں میں سے ایک پرستش حیوانات
ہے"۔ دیکھو بندروں کی بیہودہ بے ضرورت پرورش کرنے سے ایک شہر میں لوگوں کے مال اور زراعتوں
کو کسقدر نقصان پہنچتا ہے اور باعث اسکے وہی لوگ ہیں جو انہیں مار کر شہر والوں کی بلا سے خلاصی نہیں دیتے

شبہ دوئم۔ تعداد میں ترقی پا کر جب حیوان از خود مرینگے۔ تو انکی لاشوں کو گوشت خور
جانور کھائینگے جنکی خوراکوں کو مسلمانوں نے چھین رکھا ہے۔

جواب:۔ اس سے مردار خور جانور ضرورت سے زیادہ بڑھینگے اور بستیوں میں اور
انکے آس پاس مصیبت ڈھائینگے اور انکی بدبو اور تعفن سے امراض پھیلیں گے۔

شبہ سوئم۔ بیشک حیوان بڑھینگے اور حساب لگا کر دیکھلو اس سے انسانی فائدہ بڑھینگے۔

جواب۔ لو صاحب ہم آپکے آنے کیا کرایا اور لگا لگایا حساب پیش کرتے ہیں کتاب
عجائب الحساب میں لکھا ہے۔ اگر حیوانات میں آپس میں کشت و خون نہ ہوتی رہتی اور
ایکدوسرے کو نہ کھاتا ہوتا اور انسان ان کو نہ اپنی غذا بناتا تو وہ اتنی کثرت سے ہو جاتے کہ
پھر دنیا میں کہیں انسان کو کھانے کی کوئی چیز اور رہنے کی کوئی جگہ نہ ملتی اور یہ آسانی
سے ثابت ہو سکتا ہے کہ سؤر کے ۶ بچے ہوتے ہیں جنمیں دو نر اور چار مادہ ہونگی اب اگر یہ
خیال کریں کہ ہر سؤرنی ایک سال بعد ۶ بچے جنتی ہے جن میں ۴ مادہ اور ۲ نر تو ۱۲ برس میں انکی تعداد
۳۳۵۵۲۲۲ ہوگی یہ حال بعض جانوروں کا ہے جیسا خرگوش بلیاں ہیں جنکے ہاں چند ہفتہ کے توقف سے بچے
پیدا ہوتے ہیں نصف صدی میں وہ اتنی بڑھجاتی ہیں کہ ساری زمین کا پیداوار انکے لئے کافی نہ ہوگا
اور بعض مچھلیاں اس قسم کی ہیں کہ چند سالوں میں اپنے بچوں سے سارے سمندر کو
بھر سکتی ہیں ایک مچھلی سے جس کے دو ہزار بچے ہر سال ہوتے ہیں جنہیں فرض کرو کہ
نصف ہے نر اور آدھے مادہ ہیں تو دیگر سال انکے انسلاک کے بچے ہونگے غرض ۸ سال میں اتنے

بچے ہونگے۔ کہ انکی تعداد ۲ سے پہلے چوبیس صفر لکھو تو معلوم ہو یہ تعداد ایسی ہے کہ کل زمین میں اتنے مکعب انچ بھی نہیں کہاں مچھلیونکی سمائی ہو یہ ایک مچھلی کی پیدائیس ہے الغرض اسی طرح نباتات بھی بڑھ سکتے ہیں۔ بلکہ انسان بھی لیکن دنیا میں انکی سمائی ایک محدود اندازے تک ہو سکتی ہے اب جس جس کو حد سے زیادہ بڑھنے دیا جائیگا۔ دوسری جنس کو ضرور نقصان پہنچیگا پنڈتصاحب کا خیال ہے کہ انسانی فائدے بڑھیں گے مثلاً جس محکمہ میں جتنے ملازم مناسب ہیں ان سے اگر کم و بیش ہو جاویں تو وہاں ابتری پھیل جائیگی نہ کہ فائدہ بڑھیں گے اگرچہ سبھی ملازم اکیلے اکیلے مفید ہیں مگر انکی ضرورت ایک حد تک ہوتی ہے یہی حال اس دنیا کے محکمہ کا ہے اسیطرح اگر آدمیوں میں سب کے سب نیل ہی ہو جاویں یا سب کتاب فروش ہی ہو جاویں یا سب لکچر ہی دینے پھریں حالانکہ یہ سب ہی مفید ہیں مگر اس سے دنیا کے فائدے بڑھینگے نہیں بلکہ ابتری پھیل کر سب کو مجبوراً اندازہ پر ہی آنا پڑیگا پس جب حال یہ ہے تو انسان صاحب عقل و اختیار کو لازم ہے کہ ایسے انتظام کرتا رہے جس سے انسان جو اشرف المخلوقات ہے مناسب اندازے تک ترقی کرے اگر کسی جگہ انسان اندازے سے بڑھ جائیگا تو جنگ یا مرض سے قدرت اسکی صفائی کر دیگی اور دوسرے نباتات و حیوانات میں سے جنکو مفید دیکھیے بڑھاؤ اور ان سے اپنی مناسب ترقی اور قیام تک فائدہ اٹھاؤ جن جیولوں کی فصل کھانے کیلئے مفید ہے نباتات کیطرح انکو بھی بڑھاوے اور اسیطرح فایدہ بھی اٹھاوے

پنڈت صاحب کی پہلی ہی نقص ان کی تردید میں ہم نے تیسرا جرحی سوال کیا تھا کہ جنگلی اور ریگستانی ممالک کے لوگ کیا وہاں سے جلا وطن ہو جاویں یا کیا وہاں اناج کی کاشت ہو سکتی ہے تو اس کے جواب میں پنڈتصاحب شبہات ذیل کرتے ہیں

شبہ اول - قدرت نے انسان کو گرم ملکوں میں رہنے والا بنایا ہے جہاں وہ ننگا رہ سکتا ہے سرد ملکوں میں رہنے والا نہیں بتلایا اور یہ انسان کی غلطی ہے۔

جواب - کیا پنڈت صاحب آپ پنجاب میں کپڑے کے بغیر رہ سکتے ہیں کیا موسم سرما میں کبھی ننگے بھی پھرا کرتے ہیں پھر پنجاب سے بھی کیوں نہیں نکل جاتے اسیطرح انگریزوں اور دیگر یورپین اقوام کو بھی چاہیے کہ اپنے ملکوں کو خالی کر کے اسی جگہ آ رہیں جہاں پنڈتصاحب انہیں ٹکا دیں۔ کشمیریوں اور دیگر پہاڑیوں کو جنگلی

ہی کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ سب لوگ کپڑوں کے بغیر نہیں رہ سکتے گرم ممالک میں بھی گرمی کا یکساں حال نہیں ہے وہاں بھی کہیں رات کو سردی پڑتی ہے اور دن کو سخت گرمی۔ کپڑے جیسے سردی سے بچاتے ہیں ویسے گرمی سے بچاتے ہیں انسان کے خون کی حرارت صحت کیوقت میں قریباً ۹۸ درجہ ہونی چاہیئے جب ہوا میں اس سے بھی زیادہ حرارت ہو تو اس سے بچانے کیلئے کپڑے بھی ضرور ہیں کیا دنیا میں کسی جگہ حرارت ہر وقت یکساں رہتی ہے پھر پنڈت صاحب ان سب حیوانوں کو کہاں بسائینگے کیا کوئی نئی دنیا اور بنائینگے اگر اسکیموؤں کو افریقہ میں لاکر بسائینگے تو جلا وطنی کی تکلیف کے علاوہ ایک مدت تک وہاں مصیبت میں رہیں گے پھر عادی ہو کر گذارہ کر سکیں گے انگریز لوگ تو پنجاب جیسے ملک میں رہ کر بھی گرمیوں میں پہاڑوں کو بھاگ جاتے ہیں یہی حال گرمی سردی والے ملکوں کے لوگوں کا ہے جنھیں نقل مکانی سے ہوتا ہے اور اسحالت میں سب شریک ہیں لہذا انسان کیلئے گرم و سرد ممالک جہاں اسکا نباتی یا حیوانی گذارہ مل سکے سب یکساں ہیں ایسے جواب کے دینے سے پنڈت صاحب نے ہمارے اعتراض کو مان لیا ہے اور گوشت خوری پر ایک اور دلیل قایم کر دی ہے۔

شبہ دوم۔ ریگستان میں کھجوریں مل سکتی ہیں نخلستان ہوتے ہیں جانور بھی گھاس کانٹے کھا کر زندہ رہتے ہیں جہاں گھاس کانٹے ہو سکتے ہیں وہاں دیگر پھلدار درخت بھی لگائے جا سکتے ہیں۔

جواب۔ پنڈت صاحب اندازہ کا خیال نہیں رکھتے سوال تو یہ ہے کہ کیا وہاں پنجاب کیطرح غلہ پیدا ہو سکتا ہے کیا کسی قسم کے گھاس اور کانٹے پیدا ہونے سے دیگر سب پھلوں کے پیدا ہونے کا قیاس صحیح ہو سکتا ہے پھر جب وہاں انسان کیلئے نباتی خوراک کافی نہیں مل سکتی تو حیوانی خوراک کو بھی کیسے چھوڑا جاوے۔

شبہ سوم۔ جہاں دودھ ہے وہاں گوشت کی بھی ضرورت نہیں رہ سکتی۔

جواب۔ پھر کیا اسیطرح سے جہاں دودھ ہے وہاں بیشمار غلوں کی بھی ضرورت نہیں رہ سکتی پنڈت صاحب منطق کا تو ہر جگہ میں ذکر کرتے ہیں مگر برتتے اسکو عجیب طرح سے ہیں پھر کیا سب جانور دودھ ہی دیا کرتے ہیں نر اور دودھ کبھی بھی کافی نہیں ہو سکتا پنڈت صاحب کے پہلے نقصان کی تردید میں ہمارا چوتھا اعتراض یہ سوال یہ تھا کہ جبکہ آریہ بھی دیگر حیوانات کو جمادات و نباتات کیطرح اور دوسرے سب فوائد لینے میں اپنا حق سمجھتے

ہیں اور انسان کی طرح اپنے سلوک نہیں کرتے تو کیا گوشت خوری کے فایدہ کیلئے ہی وہ ہمارا حق نہیں ہیں تو اسکے جواب میں پنڈت صاحب نے کئی شبہے لکھے ہیں ہے

شبہ اول حیوان سے کام لینے کیلئے حق ہیں نہ کھانے کے لئے جیسے باپکو بچہ سے کام لینے کا حق ہے

جواب- اگر اس حق میں بچے اور حیوان یکساں ہے تو کیا باپکو حق ہے کہ بچے کو قتل کر دیوے کیا کسی کو حق ہے کہ اپنے فایدوں کیلئے بچوں کو مروا دے پھر آریہ نباتات اور جمادات کیطرح حیوانات کو بھی کیوں نہیں سمجھتے ہیں ایک کپڑے یا کتاب یا چھوٹی سی لکڑی کو جسمیں کرم لگ گئے ہوں آگے کو بچانے کے لئے ہزارہا کیڑے مارے جاتے ہیں کیا ان جاندار و نکا قدر لکڑی کے برابر بھی نہیں ہے کیا کسی ایک بچہ کو بھی ایک ایسی لکڑی کے لئے مار دینا لازم ہے کیا آگ جلانے سے یا دھواں کرنے سے یا چراغ روشن کرنے سے اگر کسی کے بچے مریں تو کیا وہ ایسا ہونے دیگا پھر کیا حیوان بچوں کی طرح حق ہیں یا نباتات و جمادات کیطرح

شبہ دوم- سرکار بھی کہاروں وغیرہ کو بلا انکی مرضی کے بیگاری بنا لیتی ہے -

جواب- کہاروں وغیرہ نے اپنی مرضی سے ان کاموں کو اپنے ذمہ لیا ہے پھر سرکار کی خدمت سے کیوں بھاگیں حیوان کبھی بھی اپنی مرضی سے ہل جوتنا نہیں چاہتے اور کبھی بھی جال میں پھنسنا نہیں چاہتے - پھر جنگ صرف انسانی فایدوں کیلئے کئے جاتے ہیں جنہیں کہار بھی داخل ہیں حیوانی فایدوں کیلئے نہیں کئے جاتے ہیں

شبہ سوم- ماں باپ اپنے بچوں کو انکی مرضی کے بغیر مدرسے بھیجتے - کڑوی دوائیں پلاتے ہیں

جواب- ماں باپ بچوں کی آیندہ بہتری کیلئے اور انکو انہیں کے فایدوں کیلئے کام سکھاتے یا کسی بات کا عالم یا عادی بنانے کیلئے یا انہی کے صحت قائم کرنے کیلئے جبر کرتے ہیں جب وہ اپنے کام خود ٹھیک کر سکتے ہیں تو ماں باپ ان پر جبر نہیں کرتے لیکن آریہ جنگلوں سے ہاتھیوں کو جو اپنی ضروریات وہاں خود پوری کر سکتے ہیں اور بکمال خوشی اور آزادی اور صحت سے رہتے ہیں صرف اپنے فوائد کیلئے ہی کئی حیلوں سے بھی پکڑ لا منگاتے ہیں اور انکی اصل آزادی بلکہ صحت اور طاقت کو بھی ضایع کر دیتے ہیں اور ان کو کچھ ذاتی ترقی نہیں دیتے صرف اپنے ہی فایدوں کیلئے کچھ سکھاتے ہیں پھر آریوں کا حیوانات پر انکے ماں باپ ہونے کا بھی حق نہیں صرف غیروں کے بچوں کو ان کی مرضی کے بغیر اپنے کام میں لے آتے ہیں پھر کیا انسانوں کے ساتھ بھی یہی سلوک کیا کرتے ہیں :-

شبہہ چہارم:- پنڈت صاحب فرماتے ہیں کہ ہم انسانوں پر بھی بوجھ لادتے ہیں گاڑیوں میں بھی جوتتے ہیں اور یہ بھی فرماتے ہیں کہ ہم دونوں کا حق یکساں سمجھتے ہیں۔

جواب:- کیا انکی مرضی کے بغیر یا جرم کے بغیر ایسا کر سکتے ہیں پھر تو آپ انسانوں کے حق میں بڑے ضرر رساں ہیں اور انسان و حیوان کا حق یکساں سمجھنا آپکا کمال ہے۔

شبہہ پنجم:- اگر انصاف کو کام میں لایا جاوے تو بھیڑیوں کے مارنیوالے کو ضرور سزا ملنی چاہیئے۔

جواب:- اگر آپکو ایسا انصاف کرنے کا اختیار رہتا تو ضرور آپ ایسا ہی کرتے آپنے اس شبہہ میں سرکار پر بھی حملہ کیا ہے جناب من بھیڑیے آپکے اقرار کے بموجب مجرم بلکہ واجب القتل ہیں اور ورنہ ان پر جلاد مقرر کیئے گئے ہیں آپکے قول کے بموجب درندوں کو خدا تعالے نے حکم دیا ہے کہ جب بھیڑیوں کو دیکھیں فوراً مار دیں بلکہ چرا کر لیجا کر بھی مار دیں لیکن اگر انسان عقل سے انہیں ذبح کرے تو آپ فرماویں کہ اس کو ضرور سزا ملنی چاہیئے۔

شبہہ ششم:- انسان چونکہ زیادہ مفید ہے اسلیئے اس کے قتل کی سزا زیادہ ہونی چاہیئے بھیڑ چونکہ کم مفید ہے لہذا اس کے قتل کی سزا کم ہونی چاہیئے جتنے فائدے کم ہوجائیں اتنی سزا کم ہونی چاہیئے۔

جواب:- اگر یہ قاعدہ صحیح ہے تو بادشاہوں اور فاضلوں اور نیکوکاروں کے عوض میں بہت سے دوسرے لوگ قتل کر دینے چاہئیں اور اگر غربا و جاہل کو کوئی بڑا آدمی قتل کردے تو اسکو تھوڑی ہی سزا ہونی چاہیئے اور جو انسان دنیا میں کچھ مفید نہیں ہیں بلکہ نوع انسان کیلیئے ایک بوجھ ہیں جیسے وہ لڑکے جنہیں چور کہتے ہیں اور وہ شخص جو اندھا اور لنجا اور بہرا اور گونگا ہو اور جسکے ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے ہوں یا جو شخص بالکل کنجوس ہو ان سب کے مارنیسے تو انعام ملنا چاہیئے جناب من! انسان کے بارہ میں یہ قاعدہ صحیح نہیں ہے اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ حیوان صرف انسان کیلیئے فائدہ ہونے کی ہی حیثیت رکھتے ہیں اگر زید عمرو کے باغ سے پھل چرا کر لیجاوے اور انہیں صرف کرلے اور بیجوں کو جلادے تو عمرو کو ان پھلوں کی قیمت اور پیروئی مقدمہ کے خرچ ملنی چاہئیں اور زید کو بدامنی پھیلانے کیلیئے سرکار سے بھی سزا ملنی چاہیئے ہو بہو اسیطرح اگر زید عمرو کی مرغی چرا کر کھا جاوے تو پھلوں کی طرح ہی معاملہ ہونا چاہیئے جسمیں انسانی فائدوں کے مطابق سزا جرمانات ہائینگی ملنے سے انکی جان کیلیئے کوئی سزا نہیں ملسکیگی۔ لہذا حیوانی اور نباتی جانیں اپنا دونوں یکساں ہیں اور انسان کے دیدہ دانستہ قتل میں ایسے فوائد کا خیال نہیں کیا جاتا بلکہ صرف جانکا ہی خیال کیا جاتا ہے اسلیئے انسان میں

جان مقصود ہے اور حیوانات میں فایدے پس حیوان صرف فایدہ ہی فایدہ ہونیکے سبب سے قرار واقعی حق میں

پنڈت صاحب کے پہلے نقصان کی تردید میں ہمارا پانچواں جرحی سوال یہ تھا کہ بہت سی حیوانی چیزیں بطور دوا کے کھائی جاتی ہیں انکو چھوڑنیسے یہ فائیدہ بھی جاتا رہے

اس کے جواب میں پنڈت صاحب فرماتے ہیں کہ ناجائز طریقہ سے اگر فائیدہ ملے تو نہ لینا چاہیئے۔ لیکن انہوں نے اس طریقہ کو ناجائز ہرگز نہیں ثابت کیا۔

پنڈت صاحب کے پہلے نقصان کی تردید میں ہمارا چھٹا سوال یہ تھا کہ حیوانات کا اعتدال ویرانوں میں درندے قایم رکھتے ہیں آبادیوں میں انسان کو قایم رکھنا چاہیئے ورنہ انہیں بھی انسان سے ملاکر درندوں کی ڈیوٹی میں خلل نہ ڈالنا چاہیئے۔ پنڈت صاحب جواب میں کئی شبہے ہیں

شبہہ اول۔ خدا تعالےٰ نے درندے حیوانات کو اعتدال پر رکھنے کیلئے نہیں بنائے ہیں

جواب۔ جب آپ مانتے ہیں کہ حیوانات بڑھنے والی چیز ہے تو بوجہ ضرورت بڑھ جانے کے تو کیا اسوقت انہیں مارنا اعتدال پر لانا نہیں ہے جیسے آگ سب کو بلا تمیز جلا دیتی ہے اسیطرح سے درندے بھی امن دوست اور مجرم سب کو یکساں بلا تفریق کھا جاتے ہیں پس وہ صرف مجرموں کے ہی مارنے کیلئے جلاد نہیں ہو سکتے بلکہ اعتدال قایم کرنیوالے ہی ہو سکتے ہیں

شبہہ دوم۔ خدا خود ہی اعتدال پر پیدا کرتا۔

جواب۔ خدا نے دنیا کے حالات کو متغیر بنایا ہے اور انسان کی علمی و عملی ضرورتیں بدلتی رہتی ہیں۔ سب جانور کسی نہ کسی فایدہ کیلئے ہیں دنیا میں کبھی کسی فایدہ کی ضرورت ہوتی ہے کبھی کسی کی اسلیئے سب حیوانات کو کم و بیش ہو جانیوالا اور کم و بیش کئے جانیوالا بنانا لازم ہے

شبہہ سوم۔ اگر مسلمان اعتدال قایم رکھنے کو ہے تو حیوان ان سے بھاگتے کیوں

جواب۔ اگر گوشت خور جانور جلاد بنائے گئے ہیں اور دوسرے حیوان مجرم واجب القتل تو وہ گوشت خوروں سے بھاگ کر بچ کیوں جاتے ہیں کیا خدائی مجرم خدائی جلاد سے بچ سکتا ہے لہذا انکا جلاد بنانا غلط ہے جیسا ہم اگر وہ بھاگنے والے نہ ہوتے تو شکاریوں کو بھی محنت نہ پڑتی اور سب کو پکڑ لیتے انکا بھاگنا اور پکڑا بھی جانا صاف بتلاتا ہے کہ اعتدال ہی مقصود ہے

شبہہ چہارم۔ مسلمان خدا کے کارندے کے سدراہ ہوتے ہیں جنکے سپرد اعتدال قایم رکھنے کا کام ہے

جواب۔ الحمد للہ یہاں تو آپنے خود ہی مان لیا کہ حیوانات کو اعتدال پر رکھنا خدا تعالےٰ کو منظور ہے اور درندوں کے سدراہ تو آپ بنتے ہیں جو جانوروں کو جنگلوں سے لے آتے ہیں

اور درندونکو ان کے کہانیسے روکتے ہیں یا تو آبادیوں سے بھی جانوروں کو نکالدو یا ایسی جگہ
انسانکو ان کے اعتدال پر رکہنے کی اجازت دو جبتک جانور آبادیوں میں رہینگے انکی کثرت
کہانیسے انسان یہاں ہرگز درندوں کی سی تعداد نہیں ہو سکتے کیونکہ درندے آبادیوں میں کم
ہی آتے ہیں کیا ان جانوروں کو مارنے کیلئے درندوں کو جنگل سے پکڑ لانا چاہیئے یا اعتدال
کی ضرورت صرف جنگلوں میں ہی ہے اور جہاں انسان پرورش سے انکی نسل اور بھی بڑہاتا ہے
وہاں یہ ضرورت نہیں ہے انسان کو تو اس سے دہرا فائدہ حاصل ہو سکتا ہے۔

سانپ بچہو۔ درندے انسان کے بھی دشمن ہیں اور انکے سفروں میں حارج ہوتے ہیں
پس انسان کو ان کی کثرت کو توڑ دینا چاہیئے پھر کیا ان کی تعداد کی اگر انسان نہ بچائے
تو اور کون کرے پھر گوشت کہانے والے اعتدال قائم کرنیکے لئے شمار میں تعداد کیسے بچتے

شبہہ پنجم۔ شیر وغیرہ قدرتی جلاد ہیں مجرموں کو سزا دینے کیلئے قدرت کیطرف سے مقرر ہیں۔

جواب۔ جب بھیڑ بکری ہرن وغیرہ سب جانور مجرم ہیں اور قدرت کیطرف سے واجب القتل
ٹھہرائے گئے ہیں تو انکو مارنا قدرت کے منشاء کے خلاف کرنا کیوں ہے آپکے نزدیک ہر
ایک بھیڑ بکری ہرن بلا امتیاز درندوں کے کہلانے جاتے ہیں یا نہیں اگر ہر ایک نہیں
کہایا جا سکتا تو جیوانوں میں اس امتیاز کر کے کہلا دیں اور اگر سب یکساں کہائے جا سکتے ہیں
تو سب پیدائش کے رو سے یکساں قابل قتل ہوئے اور آپکے نزدیک درندے خود بھی مجرم ہیں
اور انسان اس سے بدرجہا اشرف اور سمجھ دار ہے پھر وہ بھی جلاد ہونے کیلئے کیا ان سے
زیادہ قابل اعتبار نہیں ہو سکتا ہے انسان سے درندوں کے مجرم انسانوں کی جلادی تو
کرائی جا سکتی ہے لیکن تعجب ہے کہ مجرم بھیڑ بکری کی ہی جلادی اس سے نہیں ہو سکتی۔

شبہہ ششم۔ جسطرح جلاد کو قتل کرتے ہوئے دیکھ کر کوئی شخص کسی دوسرے بیگناہ کے قتل سے بری
نہیں ہو سکتا اسیطرح گوشت خور قدرتی جلادوں کی نقل کر کے اس گناہ سے بری نہیں ہو سکتے

جواب۔ بندہ نواز آپکا حافظہ ذرا کمزور ہے ابھی تو جیوانوں کو مجرم بتلاتے تھے اور
ساتھ ہی اسجگہ بیگناہ لکھ گئے ہیں بس آپ کی مثال صحیح نہیں ہے انسان درندوں
کی نقل نہیں کرتا بلکہ اس کے وجود سے قدرتی منشاء کو دریافت کر کے اسکو بجا لاتا ہے

شبہہ ہفتم۔ انسان کا قدرت کے کاموں میں دخل دینا غلطی ہے

جواب۔ قدرتی منشاء کو پورا کرنا غلطی نہیں ہے خلاف منشاء قدرت کے کرنا غلطی ہوتا ہے

بھلا جب ایک گائے کو کیڑے پڑ جاتے ہیں وہ کیڑے قدرتی جلاد ہیں اور سرٹیفکیٹ بھی رکھتے ہیں کیا آپ انکو نہیں روکینگے بھلا اگر وہ جنگلی گائے ہو تو آپ اسے نہیں بچائینگے۔

شبہ ہشتم۔ درندوں کو ناخن دانت اور جسمانی بناوٹ کا سرٹیفکیٹ ملا ہوا ہے کیا انسان کو بھی حیوانوں کے مارنیکا سرٹیفکیٹ ملا ہوا ہے۔

جواب۔ ہاں ملا ہوا ہے جسطرح انسان مجرم انسانوں کو مار سکتا ہے جسطرح انسان درندونکو قتل کرسکتا ہے دیگر مجرم جانورونکو قتل کرسکتا ہے جسطرح آپ حملہ آور جانوروں کو مار سکتے ہیں انہیں اوزارونکے سرٹیفکٹ سے دیگر جانوروں کو بھی مار سکتے ہیں پس انسان میں ناخن پنجے وغیرہ دکھلانے کیا ضرور ہیں انسان عاقل اور صناع مخلوق ہے پھر یہ بھی ظاہر ہے کہ سرکار کیطرف سے اگر کسی شخص کو شکار کیلئے لائیسنس ملا ہو تو کوئی شخص اگر اس سے شکار کرا کے کہا دے تو وہ مجرم نہیں ہوسکتا اسیطرح بقول آپکے کتوں چیتوں۔ بازوں وغیرہ کو یہ سرٹیفکٹ ملا ہوا ہے سو اگر ہم انسے شکار کرا کے کہا دیں تو ہمیں کونسا پاپ ہو سکتا ہے۔

شبہ نہم۔ گوشت خوروں کی طرز معاشرت وغیرہ انسانوں سے مختلف ہے۔

جواب۔ پھر کیا سبزی خوروں کی ہی طرز معاشرت وغیرہ انسان سے مختلف نہیں ہے انسانی بناوٹ کل حیوانات سے عمدہ اور مکمل ہے اور بناوٹ کے ذرا سے اختلاف سے بھی خوراک میں فرق پڑجاتا ہے بعض ایک ہی قسم کے جانور صرف پھل کہاتے ہیں اور دوسرے اسی قسم کے جانور کیڑوں کا شکار کرتے ہیں دیکھو تعلیم المبتدی کے سلسلہ کی پانچویں کتاب اسمیں لکھا ہے کہ بعض چمگادڑیں فقط پھل کھاتی ہیں مگر اکثر کیڑوں کا شکار کرتی ہیں اسی بیان میں آگے چلکر ایک قسم خون آشام چمگادڑ کی تبلائی ہے اسیطرح بندروں کی بابت لکھا ہے کہ انکی بہت سی قسمیں تو پھل کہاتی ہیں مگر بعض قسمیں کیڑے بھی کہاتی ہیں اور بعض بعض چھوٹے موٹے جانور بھی علیٰ ہذا القیاس اب دیکھو کہ یہ ایک ہی قسم کے جانور ہیں مگر کسی خفیف فرقوں کے سبب انکی خوراک بالکل مختلف ہو جاتی ہے لیکن انسان چونکہ حیوانات سے ان فرقوں سے بھی زیادہ فرق رکھتا ہے جسطرح کہ ایک ہی قسم کے جانوروں میں ہے پس ایسے خیالوں سے انسانکی خوراک کا پتہ نہیں لگایا جاسکتا پھر انسان اگر بعض باتوں سے سبزی خور جانوروں سے ملتا جلتا ہے تو بعض دوسری باتوں میں گوشت خوروں سے بھی مشابہ ہے اسلئے اگر قیاس ہو سکتا ہے تو یہی ہو سکتا ہے کہ یہ دونوں قسم کی خوراکیں کہا سکتا ہے دیکھو انسان سیدہا کھڑا ہوتا ہے اسمیں ریچھ انسان سے

بہت کچھ مشابہت رکھتا ہے اور ریچھ گوشت کھانیوالا ہے انسان کی جسمانی ساخت ایسی بنائی گئی ہے کہ وہ قریباً ہر آب وہوا میں رہ سکتا ہے۔ باقی حیوانات میں سے صرف کتا بھی ایسا ہے جو اس کیساتھ ہر جگہ رہ سکتا ہے اور کتا گوشت خور ہے نیز انسان کا چہرہ جمال میں شیر ببر سے بڑی مشابہت رکھتا ہے اور شیر گوشت خوروں کا سردار ہے انسان کے دانت معدہ انتڑیاں زیادہ گوشت خوروں کی مانند ہیں سبزی خوروں کا معدہ اور انتڑیاں بہت بڑی ہوتی ہیں یا ایک ایک حیوان میں کئی کئی معدہ ہوتے ہیں اور یہ سب باتیں ڈاکٹروں نے لکھی ہیں ایک حوالہ ہم پہلے بھی دے آئے ہیں۔

آریہ۔ گوشت خور جانور عموماً دن کو سوتے ہیں اور رات کو جاگتے ہیں۔

مسلمان باز اور عقاب شکاری جانور ہیں لیکن دن کو شکار کرتے ہیں اور رات کو آرام۔ پھل کھانیوالی چمگادڑ گوشت خور نہیں لیکن رات کو جاگتی ہے اسطرح انسان بھی مستثنے کیوں نہیں ہوسکتا کئی ایک گوشت خور جانور جو رات کو جاگتے ہیں اسکا سبب یہ نہیں کہ وہ گوشت خور ہیں بلکہ اسلیئے کہ انکا شکار دن کو قابو میں نہیں آتا اسلیئے قدرت نے انہیں رات کو شکار کرنیوالا بنایا ہے۔

آریہ۔ گوشت خور حیوانوں کو پسینہ نہیں آتا۔

مسلمان۔ پسینہ کسی کو زبان سے آتا ہے جیسے کتے کو اور کسی کے ناک کے نیچے کی جگہ تر ہوجاتی ہے اور کسی کو تلوؤں میں آتا ہے سبزی خوروں کا بھی یہی حال ہے دیکھو دریائی گھوڑا جو گوشت بھی کہاتا ہے اسکے تمام جسم پر پسینہ آتا ہے (اردو کی پانچویں کتاب) پھر پسینہ آنیکو گوشت خوری کیساتھ کوئی تعلق بھی ہے۔

آریہ۔ گوشت خور حیوان چاٹ کر پانی پیتے ہیں۔

مسلمان۔ گوشت خور پرندے اور مچھلیاں تو کوئی بھی اسطرح پانی نہیں پیتے پھر پانی پینے کی مشابہت کو گوشت خوری سے تعلق ہی کیا۔

آریہ۔ درندے انگلیوں کے بل چلتے ہیں انسان پاؤں سے چلتا ہے۔

مسلمان۔ ریچھ۔ بجو اور دوسرے پاؤں کے بل چلنے والے جانور سب گوشت کہاتے ہیں۔ ریچھ تو انسان کی طرح کھڑا ہو سکتا ہے اور چل سکتا ہے۔

آریہ۔ درندے رات اور دن برابر دیکھ سکتے ہیں۔

مسلمان۔ برابر ہی دیکھ سکتے ہیں اور نہ یہ کلیہ ہی ہے اگر ان میں سے کوئی

ایک رات کو نہ دیکھ سکتے تو بھوکے مرجاتے اس کا جواب اوپر ہو چکا ہے
آریہ - درندوں کے پنجے اور دانت گوشت کو بخوبی چیر پھاڑ سکتے ہیں سندو کی زبان بہت ہی تیز ہے
مسلمان - انسان کے پاس عقل ہے جس سے لوہے کو بھی گلا سکتا ہے اور سخت سے
چیزوں کو بھی توڑ سکتا ہے اور جیسے سبزی خوروں میں پنڈت صاحب کی پیش کردہ
باتوں کی شراکت سے یہ قیاس نہیں ہو سکتا کہ سب سبزی خوار ایک ہی قسم کی سبزیاں کھاتے ہیں
کانٹے اور جھاڑ کھانیوالا جانور رینڈیر کی خوراک کھائے اور پھل کھانیوالا گھاس ہی کھائے
اور جیسے درندوں کی ان باتوں میں شراکت ہونیسے بھی لازم نہیں آتا کہ زندہ مار کر
کھانیوالا جانور مردار کھائے اور گندگی بھی کھانیوالا نر گوشت ہی کھائے ایسے ہی ان
مشابہتوں سے یہ بھی لازم نہیں آتا کہ انسان بھی نر گوشت ہی کھائے اور نری سبزیاں
آریہ - مسلمان لوگ یہ چاہتے ہیں کہ سور دنیا کے تختے پر نظر نہ آئیں لہذا انکی
خوراک کو بھی اپنے خیال کے مطابق کام میں لاویں -
مسلمان - مسلمان تو صرف سور کے کھانیسے پرہیز کرتے ہیں ورنہ سور کے مخلوق اور
صنعت خدا تعالے ہونیپر تو کوئی عیب نہیں لگاتے دنیا میں سور کا ہونا بڑی غنیمت ہے
ہندوستان میں بھنگی اسے پاخانہ اور غلاظتیں صاف کرنے کیلئے پالتے ہیں پس غلاظت کے صاف
کرنے میں یہ جانور بڑا کام آتا ہے پنڈت صاحب گوشت خوری کی تردید میں عجیب عجیب دلیلیں
لاتے ہیں کہیں سور کھانیکو کہتے ہیں اور کہیں پاخانہ کھانیکو ~ چو حجت نماند جفاجوی را
بپرخاش درہم کشد روی را ہمارے لیئے تو بہت سے مناسب حیوان کھانیکو ہیں اسلیئے ہمیں حرام چیزوں
کے کھانیکی ضرورت نہیں البتہ یہ ضرورت ان لوگوں کو پڑ سکتی ہے جنکی خوراک بڑی
محدود ہے - پنڈت صاحب کے پہلے نقصان کی تردید میں ہمارا سوال [illegible]
یہ تھا کہ بہت سے لوگ - موتی - سپنج - مشک - شہد - لاکھ - ریشم وغیرہ کو بیشمار جانور
کو مار کر لاتے ہیں اگر انکا یہ فعل ظلم ہے تو آریہ ان ظلم سے حاصل کی ہوئی چیزوں سے
بلا روک ٹوک فائدہ کیوں اٹھاتے ہیں جسطرح چرائے ہوئے مال کا خریدنا جرم ہے ویسا
ہی یہ بھی ہونا چاہیئے پنڈت صاحب اسکے جواب میں صرف دو نکتے ہی کہتے ہیں کہ یہ
چیزیں جائز طور پر بھی مل سکتی ہیں اور یہ بھی مانتے ہیں کہ ظالم ریشم بنانے والے ان
کو پر آگ کر اڑنے کا موقع نہیں دیتے ایسا کرنا غلطی ہے جو کسی کی خاطر سے کرتے ہیں گناہ

کرتے ہیں اور شہد کی بابت فرماتے ہیں کہ چور کی چوری کر لینے سے چوری نہیں ہو سکتی
لیکن ان خیالات سے ہمارے سوال کا ہرگز جواب نہیں ملتا ہم نے تو پوچھا تھا کہ آپ ان گناہوں
اور چوری ڈاکہ سے حاصل کئے ہوئے شہد اور مشک کو کیوں استعمال کرتے ہیں بلکہ مذہبی طور پر ہوم کرم
میں بھی ڈالتے ہیں پس ہمارا جرحی سوال برابر قائم رہا اور آپکا خیالی عذر جڑ سے اکھڑ گیا۔

آریہ۔ جو بیماریاں کاٹ کر کھائے جانیوالے جانوروں کو ہوتی ہیں انکا برا اثر انسانی صحت پر پڑتا ہے

مسلمان۔ بیمار جانوروں کے دودھ سے بھی انسانی صحت پر برا اثر پڑتا ہے بیمار
ترکاریوں سے بھی یہی نتیجہ نکلتا ہے خراب آٹا بھی صحت کو ضرر دیتا ہے یہی حال ہر ایک
خوردنی چیز کا ہے پھر اس اعتراض کو خاص گوشت سے ہی کیا علاقہ ہو سکتا ہے جبکہ انسان کو خدا
نے عقل اور ہوش دی ہے سرکار کیطرف سے ہی ڈاکٹر جانوروں اور دواؤں اور مٹھائیوں اور اناجوں
وغیرہ کے دیکھنے پر مقرر ہیں پھر کون کہتا ہے کہ آنکھیں بند کر کے بیمار چیزوں کو بھی کھا لو۔

آریہ۔ انسانوں کا گوشت خوری کیلئے جانوروں کو مارنا اپنے کو اور دیگر انسانوں کو دودھ گھی
مکھن۔ پنیر پشم۔ اون صاف ہوا اور سواری کے فائدوں کو نقصان پہنچانا ہے۔

مسلمان۔ گوشت خوار۔ دودھ۔ گھی۔ مکھن پنیر بھی کھاتے ہیں اور گوشت بھی۔
شیر دار جانوروں کو شاذو نادر ہی ذبح کیا جاتا ہے۔ پھر دودھ دہی کا نقصان کیسے متصور
ہو سکتا ہے علاوہ بریں ہم ثابت کر آئے ہیں کہ ان حیوانوں کے کھانے سے ان کی تعداد کم
نہیں ہوتی کیونکہ حیوان خوراک کے مطابق بڑھتے رہتے ہیں ہندوستان میں اسوقت بھیڑ
بکریاں اور گائے بھینسیں وغیرہ پہلے وقتوں سے بہت زیادہ ہیں اور غلہ بھی بہت زیادہ ہوتا
ہے۔ مگر بیرونی تجارت کے بڑھ جانے سے اور سارے ہند میں ان چیزوں کے برابر تقسیم ہونے سے انکی
قیمت بڑھ گئی ہے صرف دودھ گھی ہی گراں نہیں ہو رہا بلکہ چمڑے آجکل بھی زیادہ
گراں ہو گئے ہیں اسیطرح اناج بھی آگے سے بہت مہنگا ہو گیا ہے جانوروں کے چارہ کو آگے
سے بہت ہی بڑھا گیا ہے پھر بھی جانوروں کے لئے چارہ دانا گھاس نہایت ہی گراں ملتا
ہے اگر ایسے وقت میں گوشت کو چھوڑ دیا جاوے اور آپ مانتے ہیں کہ جانور حسابی قواعد سے
بڑھینگے تو انکو چارہ کہاں سے لا کر دیا جاویگا۔ کیا لنگڑے بیل اور بانجھ گائیں ملک کو فائدہ پہنچاتی ہیں٭

آریہ۔ گوشت کے کھانے سے انسانی صحت میں فتور پڑتا ہے۔

مسلمان۔ بالکل بے بنیاد اور ہوائی بات ہے دنیا کے حکما اور اطبا و ڈاکٹروں و ویدوں کی خلاف ہے

٭ کیکڑے سی مچھلیاں جو چھوٹی مچھلیاں کہا جاتی ہیں۔ وغیرہ وغیرہ ان سے بھی دودھ دہی کھاتا ہے
پھر ان کا گوشت کیوں منع ہے۔

آریہ۔ جانداروں کے مارنے سے ان کی نسلیں منقطع ہو رہی ہیں۔

مسلمان۔ بھیڑ بکری گائے بھینس وغیرہ جو بہت کچھ کھائی جاتی ہیں آگے سے بھی زیادہ ہیں مہربانی فرماکر بتلادیں کہ کونسی نسلیں منقطع ہو رہی ہیں۔

آریہ۔ جو ہوا جاندار چھوڑتے ہیں وہ درختوں کی غذا بنتی ہے اور جو درخت چھوڑتے ہیں وہ انسانوں کی چونکہ حیوان گوشت خوروں سے کم کئے جا رہے ہیں لہذا درختوں کو غذا کم ملتی اور انکی غذا میں کمی آنے کے سبب سے انسانکی ہوائی غذا میں فتور آتا ہے یہی وجہ کہ دن بدن ہوا خراب ہوتی جاتی ہے۔

مسلمان۔ اس دلیل پر اگر ارسطو بھی موجود ہوتا تو قربان ہی ہو جاتا جو ہوا جاندار چھوڑتے ہیں وہ ہی تو زہریلی ہوا ہے سو جب بقول آپکے وہی نہ ہوتی تو ہوا کیسے بگڑتی ہوا کا آکیسجن زیادہ صاف رہتا اور کمال صحت کا باعث ہوتا کیا آپ یہی چاہتے ہیں کہ گوشت خوری کو چھوڑ کر ہوا کو اتنا بھی صاف نہ رہنے دیا جاوے۔

آریہ۔ قصاب خانوں سے ہوا خراب ہوتی ہے۔

مسلمان۔ چھاونیوں میں جہاں بوچڑ خانے ہوتے ہیں صحت سب سے اچھی رہتی ہے تازہ خون ہوا کو ہرگز نہیں بگاڑتا ہاں نشاستہ بنانیوالے مربہ بنانیوالے رنگریز چھیپی والے اور چمڑ رنگے وغیرہ وغیرہ ضرور ہوا کو بگاڑتے ہیں پھر کیا یہ سب کام حرام ہیں عجیب دلائل ہیں

آریہ پاخانہ سے بھیڑ اور سور کے جسم کے اجزا حاصل ہوتے ہیں اسلیئے کیا پاخانہ کھایا جاوے

مسلمان۔ کیا آپکو تجربہ ہے کہ انسان کے جسم کے اجزا بھی پاخانہ سے بنتے ہیں پاخانہ تو ایک فضلہ ہوتا ہے جسکو انسان نکال پھینکتا ہے اور ذکر تو انسانکی خوراک کا ہے نہ سور وغیرہ کی خوراک کا

آریہ۔ کیمسٹری کے رو سے۔ الخ۔

مسلمان۔ ہم نے تو لکھا تھا کہ جو کتابیں سرکاری حکم سے علمی کمیٹیوں کی تجویز سے میڈیکل کالجوں میں نوع انسان کی عملی بہتری کیلئے پڑھائی جاتی ہیں انہیں گوشت خوری کی صاف اجازت ہے پنڈت صاحب کمیٹی کے لفظ کو کیمسٹری سمجھ گئے اور انکی رو سے ثبوت لینے لگے اور کوئی ایسی کتاب سند میں پیش نہ کر سکے بلکہ انکو غلط قرار دیا۔

آریہ۔ گوشت دیر سے ہضم ہوتا ہے۔

مسلمان۔ رفیق الحکماء مولفہ ڈاکٹر فتح چند صاحب میں لکھا ہے مچھلی ۲/۱ ۱ گھنٹہ میں

مغز بکرا ابلا ہوا ۳۳ گھنٹہ میں چوزہ مرغ بریاں ۳ گھنٹہ میں لحم بکرا جوان ۳ گھنٹہ میں بند گوبھی ابلی ہوئی ۴ گھنٹہ میں کبھی ۳ گھنٹہ میں ہضم ہوتے ہیں - افسوس آپکے عقل ہی پر کیا ماء اللحم اور یخنیاں بھی دیر ہضم ہیں جو بچوں کو بھی پلاتی ہیں کیا دیر ہضم ہونیکے سبب سے جلاب کے بعد یخنی پلائی جاتی ہے مولی گاجر کو تو کچی کھائیں اور گوشت پکا کر کھانیسے بھی منع کریں -

آریہ - جملہ گوشت خوروں کے منہ سے بو آتی ہے -

مسلمان شاید آپکو آتی ہوگی پھر کیا اسی لیئے بخر الفم یعنے بدبو دہان کے علاج میں عناب ورقایہ پر مصالح لکھا ہے دیکھو شرح اسباب و علامات اور رموز اعظم جلد دوم وغیرہ -

آریہ - گوشت خوروں کو جذام اور ناسوروں وغیرہ کی بیماریاں عموماً ہوتی ہیں -

مسلمان - آپکو کسطرح خبر ہے کیا آپنے خود مطلب جاری کیا ہوا ہے یا ڈاکٹروں سے تحقیق کیا ہے یا کتابوں سے دیکھا ہے یا جذام خانوں میں ہندو مسلمانوں کا مقابلہ کر کے دیکھا ہے تو ہندوستان کے جذام خانوں میں تو ہندو مسلمانوں سے زیادہ ہیں شاید پنڈت صاحب خواب میں یہ سب نقشے دیکھ رہے ہیں ناسوروں کی بیماریوں کا سبب بھی کسی نے گوشت نہیں لکھا مخزن المفردات معروف بہ جامع الادویہ میں مضرات انسان دو لثہ میں - دودھ مولی وغیرہ اشیاء کو لکھا ہے گوشت کو ہرگز نہیں لکھا پھر کیا اس دلیل سے دودھ چھوڑ دینا چاہیئے مسور جسکو آپ ہر ایک گوشت سے عمدہ تبلاتے ہیں بینائی اور باہ کو مضر ہے اور بواسیر اور کوڑھ پیدا کرتا ہے اور شیر خولی دست پیدا کرتا ہے دیکھو جامع المفردات وغیرہ لینیجنج کورس میں بحوالہ ہیلتھ کے ۱۹۵ امپرنس کے مضمون میں لکھا ہے کہ اسلیئے ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کے وہ حصے سب سے بڑھ کر تندرستی رکھتے ہیں جہاں کے لوگ شکار پر گذارہ کرتے ہیں اور یہ بھی ہم دیکھتے ہیں کہ وہ آدمی سب سے بڑھکر عمر پاتے ہیں جو شکار میں مصروف رہتے ہیں اور جو انکی خوراک کے سوا کچھ نہ کھاتے ہیں اور خوراک کم ہی کھاتے ہیں کتاب طبی میگزین میں لکھا ہے کہ صحرائی عرب ۱۲۰ سال تک عمر پاتے دیکھے گئے ہیں

آریہ - اگر گوشت میں طاقت ہوتی تو اسکیمو بنگالی کشمیری کا نسیحہ دنیا میں سب سے بڑھکر دلیر ہوتے

مسلمان - آپنے ہی تو گوشت کا یہ ضرر بتلایا تھا کہ گوشت سے بہادری نہیں پیدا ہوتی ہمنے دکھلایا کہ گوشت کھانیوالے ہی دنیا میں بادشاہ ہیں شاہ حیوانات گوشت خوار ہے شاہ طیور گوشت خوار ہے اگر گوشت سے دلیری پیدا نہیں ہوتی تو کیا دال بھات سے بنتی ہے پھر کیا اس سے کوئی چیز حرام ہو سکتی ہے پنڈت صاحب ہماری بات کا جواب دینے کی بجائے

* [illegible]

اگر مگر کرنے لگ پڑے۔ ہیں جناب بہادری کے لیے بہت سی باتیں درکار ہیں ملک خوراک آب وہوا۔ قومیت طرز معاشرت ودیگر ضروریات وغیرہ وغیرہ گوشت بیشک بہادری کا مؤید ہے اگر کلی طور پر دنیا کا مقابلہ کرو تو نتیجہ ہمارے حق میں ہے کوئی بادشاہ گوشت نہ کھانیوالا نہیں ہے جتنی فوجیں دنیا میں عاجز رعایا کی حمایت میں لڑتی ہیں سب گوشت خوار ہیں اور اگر ایک ایک قوم کا مقابلہ کرنا ہے تو اسطرح کرنا چاہیئے کہ پہاڑی ملکوں میں گوشت نہ کھانیوالے بہادر ہیں یا کھانیوالے بنگالیوں میں گوشت نہ کھانیوالے زیادہ بزدل ہیں یا کھانیوالے کتوں میں جنکو گوشت کھانیکو ملتا ہے بہادر ہیں یا دال بھات کھانیوالے یونہی کہدینا کہ تم سنگ بزدل ہے اور گورلا بہادر ہے کوئی فائدہ نہیں دیکھتا افسوس ہے کہ آپنے لم ڈھینگ کے مقابلہ میں باز کو بھی دکھلایا ہے حالانکہ وہ گوشت خور ہے۔

آریہ۔ الہام بار بار مسلمانوں کا خدا دیتا ہے۔

مسلمان۔ آریوں کے نزدیک مسلمانوں کا خدا اور ہے اور انکا کوئی اور۔ اچھا صاحب ہمارا خدا بار بار الہام کرتا ہے مگر کیا اس سے آپکا کروڑہا زمانوں سے قابل الہام ہونے سے محروم ہونا اور خدا سے ابدی مکتی نہ پانا بموجب آپکے اقرار کے ثابت نہیں ہوا ہم تو بحث کے اپنے موقع سے خارج ہونیکے سبب ان باتوں کی بحث میں نہیں پڑے تھے مگر آپ اس سے چاہتے ہیں کہ گوشت خوری کی بحث ضایع ہو جاوے۔ لہذا اگر آپکو الہام یا خود کسی دوسرے اسلامی مسئلہ پر بھی گفتگو کرنے کا شوق ہے تو اس بحث کو بعد دیکھا جائیگا ان ابحاث کیلئے ہمارے رسالہ ضیاء الاسلام کا مطالعہ کرو ہم نے آپ ہی کے قول سے گوشت نہ کھانیوالے ہندوؤں کا خدا کے در سے محروم ہونا ثابت کر دیا ہے جو مسلمان ایسی بدرسموں میں گرفتار ہیں وہ انہیں قرآنی حکم نہیں مانتے برخلاف ہندوؤں کے کہ وہ انہیں وید کا پرمان بتلاتے ہیں اور اگرچہ آپکے ہم خیال ہندو اکثر بالفرض گوشت نہیں کھاتے مگر وید میں صاف قربانیوں کا بیان ہونیکے قائل ہیں جب پنڈت جی چاہیں تو لیں سوم یگ میں لکھا ہے ان دیوتاؤں کو راضی کرنے کیلئے وید میں کئی طرح کی نذریں مقرر ہیں چنانچہ اکثر گھی چاول پھل وغیرہ کا رس اور کبھی کبھی ذبح کئے ہوئے جانور جیسے چڑھائے اور منتر کے زور سے دیوتاؤں کو بلا کر کہتے تھے کہ آپ ہماری نذر قبول کیجیے اور ہم کو دونوں جہان میں عزت دیجیے وید میں بڑے بڑے راجاؤں کیواسطے گھوڑے کی قربانی جائز رکھی ہے اور کہیں کہیں انسان کی قربانی کا بھی ذکر ہے مسلمان اگرچہ ذبح کرتے ہیں جسکی اجازت قدرت

سے ثابت کیگئی ہے مگر انکی فتوحات و بادشاہت کے مقابلہ میں پنڈت صاحب نے اہل ہند کا باہمی نفاق رکھنا اور اسلیئے بادشاہت کو ہمیشہ کیلیئے کھو بیٹھنا بیان کیا ہے پس حسب قرار پنڈت صاحب کے گوشت نہ کھانیوالوں میں اپنے بھائیوں سے نفاق اور کشت و خون کیا خدا تعالےٰ کے ڈر سے زیادہ تر دور کرنیوالے نہیں ہیں۔

آریہ۔ کیا کسی کو کاٹ کر کہا جانا رحم ہے اور ایسا حکم دینے والا رحیم کہلا سکتا ہے۔

مسلمان۔ خدا تعالےٰ نے حیوانات کو عقل اور قوت استخراج نتائج نہیں دی اسلیئے حیوان خدا تعالےٰ کے حضور جوابدہ نہیں ہیں وہ نیکی و بدی کے لحاظ سے بالکل جمادات اور نباتات کی مانند ہی کہے گئے ہیں سرِ مو تفاوت نہیں عدالتوں میں بھی حیوانوں کو جوابدہی کیلیئے نہیں بلایا جاتا پھر خدا تعالےٰ نے حیوانوں کو سامان ایسے دیئے ہیں کہ جس سے وہ دکھ درد کو نہایت ہی کم محسوس کر سکیں یہی وجہ ہے کہ دنیا میں وہ اسقدر سخت رہتے ہیں کہ انسانکو اپنی نسبت ان کا موتنکا خیال کر کے بدن پر قشعریرہ پڑ جاتا ہے۔

پھر حیوانات کی خوشی اور غم صرف آنی ہوتے ہیں جبتک اس آرام یا تکلیف کے سامان مہیا رہتے ہیں کسیقدر سکھ یا دکھ محسوس ہوتا رہتا ہے حیوانات گذشتہ تکلیف کو بلا کسی خارجی تحریک کے کبھی بھی تصور میں نہیں لاسکتے اور آئندہ کا بھی کوئی خوف نہیں جاگزین کر سکتے حیوانات کی تکلیف کا نہایت ہی کم احساس کہنے اور انکی تکالیف کے آنی ہونے کی سبب سے پروردگار عالمین نے انکے لیئے تجویز فرمایا ہے کہ وہ شیروں کی خوراک نہیں۔ مگر اس چیر پھاڑ جانے میں حیوانات کو ایسی تکلیف ہوتی جسے خلاف حیم کہنا چاہیئے تو ارحم الراحمین ایسے بے زبان حیوانوں کے لئے تجویز نہ فرماتا کیا کوئی شیر گوشت کے سوائے کسی اور چیز پر گذارہ کر سکتا ہے کیا شیر کو خدا نے ہی زندہ حیوانوں کے مارنیکا شرف نہیں دیا پھر جو زندہ حیوان مثلاً ہرن شیر کے آگے مارے جاتے ہیں انکا چیر پھاڑ اجانا بیرحمی نہیں ہو سکتا۔ اگر کہا جاوے کہ شیر صرف انہیں ہرنوں کو کھاتا ہے جو زیادہ مجرم ہوتے ہیں تو جواب عرض ہے کہ جیسے آگ کسی نیک و بد کی تمیز کئے بغیر ہی سب کچھ کھا جاتی ہے اسیطرح سے شیر بھی اپنے دوست اور مجرم کی تمیز کئے بغیر ہی سبکو یکساں کھا جاتا ہے اگر ہم شیر یا چیتے وغیرہ کے سامنے کوئی ہرن کر دیں تو وہ دیکھا نہیں کریگا کہ کسی کے کھانے میں جھجکے۔ اور کسی کو بخوشی کھا جائے اور اگر شیر چیتا وغیرہ صرف مجرم ہرنوں کو ہی پکڑ سکینگے تو ہم چیتوں کے ذریعے بالکل نکما ہی سے شکار کر سکتے ہیں

کیونکہ انکو آپکے خیال کے مطابق مجرم و غیر مجرم کی پرکھ ہے جنابمن ان میں کوئی ایسی کھ نہیں ہے اور نہی برنوں میں ایک کے دوسرے سے زیادہ مجرم ہونیکا کوئی نشان یا سرٹیفکیٹ ہی ہے پس اگر ایک ہرن کو خداتعالے نے شیر کے خوراک بننے کیلئے بنایا ہے تو یہی حکم سب ہرنوں پر لگ سکتا ہے پس یا تو سب ہرن یکساں مجرم ہیں و یا بلا کسی جرم کے ہی چیرے پھاڑے جانیوالے بنائے گئے ہیں اگر کہا جاوے کہ شیر ونکے پنجروں میں چیرے پھاڑے جانے کیلئے وہی ہرن پہنس سکتا ہے جو مجرم ہو تو اس سے تعجب آتا ہے کہ شکاریونکے پنجوں میں کہائے جانے کیلئے وہی ہرن پہنس سکتا ہے جو مجرم ہو یس وہ جب انکے مجرموں کو ماننا بیرحمی نہیں ہو سکتا اور جیسے آگ کی موجودگی کیحالت میں ہے خوراک ملنی چاہیئے٭ ورنہ وہ سب مرجائینگے ایسے عاقل انسانوں کو لازم ہے کہ آگ کو لکڑیاں کہانے دینے کہ انسان کی اور منیروں کو صرف حیوان کہلانے دے نہ کہ انسان کبھی لغرض جب کبھی ایک نوع حیوانونکا بلا کسی تفریق کے شیر ونکے کہانیکے لیئے اور چیرے پھاڑے جانے کیلئے بنا ثابت ہو گیا اور اسیطرح دوسرے بدنوں کیلئے دوسرے انواع کا تو اس سے ان انواع حیوانات کا چیر پھاڑے جانے کیلئے ہونا ثابت ہو گیا پس گوشت خوار انسان انہی حیوانات کو کہانے یا کسی اور کام کیلئے چیرتے پہاڑتے ہیں جو خداتعالے نے ہی چیرنے پھاڑنے کیلئے بنائے ہیں پس آپ بیرحمی کا اعتراض ہرگز نہیں کر سکتے و نہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ حیوانونکا کسی فائدہ کیلئے مارنا بیرحمی تو نہیں ہوگا مگر انکے پاس سرٹیفکیٹ نہیں ہے اور ہم یہ سرٹیفکیٹ بھی اوپر دکھلا آئے ہیں یاد رہے کہ اگر حیوانونکا چیرنا پھاڑنا بیرحمی ہوتا تو ارحم الراحمین اسے بلا تفریق آریونکے مرضی نیک و بد کے حیوانوں کے تندرست اور جوان ہوتے ہوئے اور ابھی دیر تک جی سکنے کے قابل ہوتے ہوئے بھی لازم نہ بناتا واضح رہے کہ حیوانوں پر دکھنکی بابت بحث ہے اور جنکو ہم نے تکلیف کا کم احساس رکھنے والا اور احساس کو بھی جلدی ہی بھول جانے والا ثابت کیا ہے اور انکا نباتات جمادات کیطرح انسان کا حق ہونیوالا اور نیز فائدہ ہی کی ہی حیثیت رکھنے والا وغیرہ وغیرہ بیان کیا ہے اور ذبح کی تکلیف درندونکے پھاڑے جانے یا نہیں ہوتی ایک ایک حیوان بعض موت کے سکرات میں کئی دن تک پڑا رہتا ہے اور کوئی آ کر بھی جاکر اسکی خبر گیری نہیں کرتا نہ ہی اس کی ماں یا بیوی اس کی تیمارداری کرتی ہے ذبح کرنے یا مار دینے کی تکلیف اس سے زیادہ نہیں ہے بوجھ لادنے یا ہل میں لگانے سے اور چابکیں مارنے سے ذبح کی تکلیف زیادہ نہیں ہے چونکہ حیوان جو کہ ایک عذر یہ بھی ہے کہ انکا حق نہیں کہتے انسانکا حق ہیں اسلیئے ایسی تکلیفیں دینا بلا کسی کینہ و کپٹ کے محض اپنا حق لینے کے لیئے منع نہیں ہو سکتا

٭ [illegible]

واضح ہو کہ انسان میں نرمی کرنے اور سختی کرنے کی دونوں طاقتیں موجود ہیں اور کوئی طاقت اپنے آپ میں بری نہیں خدا تعالے نے کوئی چیز بھی بری نہیں بنائی برائی انسان کے بے موقعہ استعمال سے پیدا ہوتی ہے خدا تعالے نے انسان کو عقل دی ہے اگر یہ نرمی کو اپنے موقعہ پر سختی کو اپنے موقعہ پر برتے تو یہ ایسا کرنے میں خدا تعالے کے زیادہ قریب ہوگا نہ کہ الٹا اسکے دربار سے دور ہو جائیگا

آریہ - اگر خدا تعالے نے کوئی چیز بری نہیں بنائی تو کیا سور درندے اچھی چیزیں ہیں

مسلمان - ہم نے لکھا تھا کہ خدا تعالے نے کوئی چیز بری نہیں بنائی برائی انسان کے بے موقعہ استعمال سے ہے پنڈت صاحب نے صرف پہلے ہی لفظ لے لئے پنڈت صاحب کے اس اعتراض سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک خدا نے کچھ چیزیں بری بھی بنائی ہیں معاذ اللہ جناب من سور لہو درندے دشمنی دوستی سختی نرمی سب عمدہ چیزیں ہیں اور اپنے اپنے موقعہ پر سب فائدہ دیتے ہیں کیا ہر چیز سے کیا نتیجہ فائدہ لیا جا سکتا ہے برائی بے موقعہ استعمال سے پیدا ہوتی ہے۔

آریہ - آپ کو ابتک یہ بھی معلوم نہیں کہ حیوان صلاح نہیں دے سکتے۔

مسلمان - آپ کو اب تک یہ بھی معلوم نہیں کہ ایک زبان حال بھی ہوتی ہے۔

آریہ - ہم جب انسانوں کو جنگ میں لیجاتے ہیں ویسے ہی حیوانوں کو لیجاتے ہیں کیا آپ بھی جیسے حیوانوں کو کاٹ کر کھاتے ہیں ویسے ہی انسانوں کو بھی کاٹ کر کھاتے ہیں

مسلمان - ہمارے نزدیک حیوان انسان کے مساوی نہیں ہیں اسلئے ہم پر یہ اعتراض کرنا پنڈت جی کی خوش فہمی ہے ہاں ہمارا اعتراض آپ پر صحیح ہے ایک ملک کے انسان صرف اپنے یا اپنی قوم کے فوائد کیلئے ہی لڑتے ہیں حیوانوں کی بہتری کیلئے کبھی کوئی لڑائی ابتک آریوں نے بھی نہیں کی اب اگر یہ بھی دعوے کر دیں تو کچھ تعجب نہیں مگر شکر ہے کہ ایسے لوگوں کی کہیں بھی بادشاہی نہیں ہے حیوان تو جیسے ایک لوگوں کے بس میں رہتے ہیں ویسے ہی دوسروں کے بس میں بھی رہ سکتے ہیں کیا اب بھی ایک ملک کے جانور دوسرے ملک کے لوگوں کے پاس نہیں بیچے جاتے پس لڑائیاں صرف انسانی فوائد کو مد نظر رکھ کر کیجاتی ہیں ان میں حیوانوں کو بھی لیجا کر جنکا کوئی فائدہ مقصود نہیں ہے عین موقعہ جنگ میں کھڑا کر کے ناحق اپنی سلامتی کے نیچے رکھ کر کیوں کٹواتے ہیں جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ انسانوں کا خرچ بچاتے ہیں

آریہ - گنہگار باوجود سمجھانے کے نہیں ٹلتے تو کیا اس سے یہ خدا کا حکم ہو سکتا ہے۔

مسلمان - گنہگار ٹل سکتے ہیں اگر نہیں ٹلتے تو یہ ان کی شرارت ہے اس سے ان کی

گنہگار ہی خدا تعالیٰ کے حکم سے نہیں ہو سکتی مگر شیروں کا گوشت کھانے سے نہ ملنا انکی شرارت نہیں ہے اور نہ ہی وہ ٹل سکتے ہیں لہذا کوئی نہ کوئی جانور ضرور چیرنے پھاڑنے کیلئے بنائے گئے ہیں

آریہ۔ ہم اسباب کے ماننے کیلئے تیار ہیں جیوؤں کا مارنا بداخلاقی ہے تو ضرورت تھی کہ اس بداخلاقی کے روکنے کیلئے ان چیزوں کو حاصل کرنے کیلئے اخلاقی طریقے نکالے نہ کہ الٹا اور بداخلاقیوں کے پیدا کرنیکے مرتکب ہوتے

مسلمان۔ ہم ثابت کراتے ہیں کہ جیوؤں کا فایدہ کیلئے مارنا قدرتی مقصود ہے بداخلاقی نہیں اور آپکے مسلمہ کیمطابق جیوان سب مجرم ہیں بلکہ واجب القتل ہیں ان کو مارنے میں کوئی بداخلاقی نہیں ہو سکتی مارنا کوئی بداخلاقی نہیں اور نہ ہی انسان اس مارنے سے رک سکتا ہے بوجوہ ذیل

(۱) گوشت دنیا میں گندم سے بھی زیادہ کھایا جاتا ہے پس اس کو چھوڑنے سے وہی نتیجہ پیدا ہوگا جو صرف گندم کے قحط سے ہوتا ہے۔ بلکہ گندم کی پوری عدم موجودگی سے نکلتا ہے۔

(۲) جو لوگ بٹیرے تیتر پالتے ہیں ان کے لیئے دیکھیں اور مکڑیاں پکڑ لاکر ان کو کھلاتے ہیں اگر انہیں چھوڑ دینگے تو اپنے فوائد بھی کھو دینگے اور مکھیوں وغیرہ پھر بھی ان جانوروں سے کھائے جائینگے اسیطرح چڑیا گھروں میں شیر چیتے وغیرہ علمی ضرورتوں کے لیئے رکھے جاتے ہیں ضروری ہے کہ انہیں جانور مار کر کھلائے جائیں اگر انہیں چھوڑ دیا جائیگا تو علمی ضرورتیں پوری نہ ہونگی اور چیتے جو کہ صرف بھوک کیلئے ہی نہیں مارتے بلکہ یونہی خون کرتے رہتے ہیں جانوروں کو اور بھی برباد کرینگے

(۳) آپ اگر چراغ جلانا چھوڑ سکتے ہیں تو چھوڑ دیں کل دنیا نہیں چھوڑ سکتی اور چراغ کو جلانے سے بیشمار کیڑے ضرور ہی ہلاک ہونگے ایک بالس ہیں جو ایک دو آنہ کو آتا ہے اگر اسمیں آگ لگجاوے یا کسی کتاب یا کپڑے میں جسکی چند پیسے ہی قیمت ہو اگر کرم لگجاویں تو آپ بیشک نقصان گوارا کر لیں مگر ہمیں قدرتی اجازت ہے پانی میں ہزاروں کرم ہوتے ہیں جو کہ گرمی سردی سے مرجاتے ہیں ہم اسکے پینے سے نہیں رہ سکتے آپ بیشک ہمیں پھلوں وغیرہ کے ساتھ بیشمار چھوٹے چھوٹے جیو کھائے جاتے ہیں اور جزو جسم بنتے ہیں آپ انہیں تو کھائیں لیکن دوسروں کو گوشت خوری سے روکیں جبکہ آپکو اسبابکا علم ہے تو آپکا نہ دیکھنا آپکو بری نہیں ٹھہرا سکتا اگر ہماری زمین میں پانی جمع ہو جاوے اور اس میں بیشمار جیو اور مچھلیاں پیدا ہو جاویں اور ہمیں اپنے فایدہ کیلئے اس زمین کے صاف کرنے کی ضرورت ہو گی تو ہم اپنے فایدہ کے لیئے ان جیوؤں کو مرنے دینے سے نہیں رک سکتے آپ اگر کر سکتے ہیں تو کریں محصور فوج کو جنکے پاس وقت محاصرہ کے لیئے کافی ذخیرہ ہو۔ لیکن جانوروں کے سوئے

اور نہ ہی انکو انسانی خوراک ہے یہ انسانی جانوروں کو بعض مضر چیزیں الگ نہ اپ پر چلتی ہیں کوئی خبر نہیں
اگر آپ مخطوطہ کے دنوں میں بھی جانوروں کو مرنے دیں اور قرآن سے جانوروں کا انتقام نہیں وغیرہ وغیرہ
(۴۸) سینچ کسی صورت میں بھی جانوروں کو کھانا بغیر نہیں مل سکتا اور ریشم کے کیڑے کی بابت اردو کی
چوتھی کتاب میں لکھا ہے کہ وہ تین ہفتہ تک سا کرتے کے اندر اسیطرح پڑا رہتا ہے اور ۳ عرصہ میں اندر ہی اندر
پر نکالکر پروانہ بنجاتا ہے پہلے تو پوست کو پھاڑتا ہے پھر کو منہ سے نکلنے کی یہ ترکیب کرتا ہے کہ اسکے تار جو تلے
جو چپکے ہوئے ہیں منہ کے لعاب سے تر کر لیتا ہے اور نہیں تو کر باہر آ نکلتا ہے اسکے باہر آنے سے سارا لچھا
مگر اس سے ریشم خراب ہو جاتا ہے اسکے بچانیکی ترکیب یہ ہے کہ جب کیڑے نکلنے کے انڈے اپنے ہوتے ہیں تو انکو گرم
کر لیتے ہیں یا ہنڈی کو کھولتے پانی میں ڈالدیتے ہیں یا تنور میں پھینک لیتے ہیں یا کوئی اور ترکیب کرتے ہیں کہ وہ کیڑے
اندر ہی اندر مرجاتے ہیں لاکھ کی بابت لکھا ہے جب پھسڈ انکو اکٹھا کر لیتے ہیں تو لاکھ کو کیڑوں سمیت اون پر سے
اتار لیتے ہیں یہ کچی لاکھ کہلاتی ہے اسیطرح قرمزی رنگ بھی کیڑوں ہی سے پیدا ہوتا ہے موتیوں کی
بابت لکھا ہے جو جانور کشتیوں پر لدے ہوئے کنارے پر پہنچتے ہیں انہیں ایسے گڑھوں میں ڈالدیتے ہیں
جنکا گہراؤ کم ہوتا ہے اوپر سے گڑھوں کو کھلا رکھتے ہیں کہ دھوپ کی گرمی سے جانور سڑ جائیں کیونکہ تازہ ہوں تو
خلاف ہوں بڑا مشکل ہے اور زور سے کھولنے میں خطرہ ہے کہ موتی خراب ہو جائیں جناب من ہمارا عرض کا جواب
دینا آپکا فرض ہے آپ جانتے ہیں کہ تم ہی کوئی طریقہ بتلاؤ کہ یہ چیزیں بھی حاصل ہو جاویں اور جیو ہنسا بھی نہ ہو جناب من
مدت کے تجربہ سے اتنے عالم تو کوئی ایسے طریقے بیان نہیں کر سکے پھر ہم کیسے کر سکتے ہیں تم صاحب
جانوروں کو ان تکلیفوں سے بچانے کیلئے ہم آپکو کچھ طریقے بتلاتے ہیں چراغ سینچ یعنی روشنی ریشم
وغیرہ چھوڑ دیں گھوڑوں پر سوار ہونے کی بجائے بائیسکل خریدیں بیلوں پر سوار نہ ہوں برقی گاڑیاں وغیرہ کلدار
گاڑیاں بنا دیں دودھ نباتات سے نکالیں چکنائی بھی نباتات سے حاصل کر لیں ہل جوتنے کنوان چلانا وغیرہ
کام بھی کلوں سے ہو سکتے ہیں اسیطرح بہت سے کام کلوں سے لئے جا سکتے ہیں مگر اس صورت میں جو حیوان
بیکار ہونگے انکی غذا کا سبب نہ ہوگا لہذا پھر بھی کھانے ہی پڑینگے ہم تو چاہتے تھے کہ انہیں چھوڑ دیں مگر یہ تو
بھی نہیں کہا ہے میدنی کتاب پر کوئی تجویز نکالیں ہم سے تو نہیں بن پڑتی جنگلی کھیت نکالو تو کسی کی ملکیت
سے نہیں ملتا پھر انکا غصہ نالقوں پیچھے ڈاکہ چوری ہے شاید آپ ان میں ڈالنے کیلئے صرف پہاڑ ہونسے خریدیں
آریہ مورخ لیتھبرج صاحب مانتا ہے کہ مسلمانوں کی عملداری سے پہلے کوئی معتبر تاریخ نہیں
لکھی گئی پس مورخ غیر معتبر تاریخ نے آریوں کا شراب کباب کھانا لکھا ہے حالانکہ خود ہی بقول
یونانیوں لکھتا ہے کہ ہندو اسوقت شراب نہیں پیتے تھے پس ایسے مورخ کی رائے قابل تسلیم نہیں

مسلمان ۔ ہندؤں میں کوئی چیز مسلمانوں کے عہد سے پہلے کی صحیح اور معتبر نہیں ہے یہانتک کہ صاحب نے ہی نہیں لکھی ایک بہت سے مؤرخوں نے ایسا ہی لکھا ہے کتاب جگرافیہ پنجاب مصنفہ سیر لیپل ایچ گرفن مطبوعہ سنہ ۱۸۹۲ء میں صفحہ ۱۵۴ پر لکھا ہے ہندوستان مسلمانوں کے زمانہ سے پہلے معتبر تاریخی نوشتوں سے عجب طرح خالی ہے اسلیئے مسلمانوں کے عہد سے پہلے کے حالات ایسے ہی شبہات و تخمینے سے لکھے ہیں جسطرح علم طبقات الارض کے عالموں نے کروڑہا سالوں کے حالات صحیح صحیح درج کیئے ہیں لیتھبرج صاحب نے ہندوستان کی قدیم تاریخ کے چند اوراق خود بھی بتلائے ہیں اسیطرح اور تاریخوں میں بھی ہیں لیتھبرج صاحب نے جو آریوں کا شراب کباب کھانا لکھا ہے وہ بدھ کے زمانہ سے پہلے کے ہیں بقول [illegible] شراب کا پینا بتلایا ہے وہ بدھ کے زمانہ سے بہت پیچھے کی ہیں چنانچہ انڈیا نوں میں ستی کی رسم جاری بھی تھی یونانیوں نے شراب کا تو ذکر کیا ہے مگر گوشت نہ کھانیکا ذکر نہیں کیا اگر لیا ہوتا تو رد وجرح بات کرتے اسلیئے کہ یہ بات انکے نزدیک اچنبے میں ڈالنے والی ہوتی دوسرے مورخ بھی آریوں کا گوشت کھانا بیان کرتے ہیں ہسٹری آف انڈیا مصنفہ آنریبل مونٹ سٹوارٹ الفنسٹن مطبوعہ سنہ ۱۸۷۴ء میں صفحہ ۵۴ پر آریوں کا عام گوشت بلکہ گائے کے گوشت کی بھی اجازت ہونیکا ذکر ہے صفحہ ۲۸۰ پر گھوڑے کی قربانی کا ذکر ہے شارٹ ہسٹری آف انڈیا مصنفہ جی ٹلبائیز ویلر میں سنہ عیسوی سے ۱۵سو برس پہلے زمانہ کی نسبت جس سے مہابھارت کے قصص کا تعلق ہے ذکر کیا ہے کہ اسوقت گھوڑے کی قربانی ہوتی تھی جوئے بازی میں بیوی تک ہار دیتے تھے ایک ایک عورت سے پانچ پانچ شخص شادی کرتے تھے جو کہ دختر کشی کا نتیجہ تھا اسی تاریخ میں رامائن کے ذکر میں لکھا ہے کہ رامچندر صاحب معہ اپنی بیوی کے گنگا سے عبور کر رہے تھے تو سیتا نے پانی کی دیوی سے دعا کی اور منت مانی کہ جب اپنی سلطنت پر قابض ہونگے تو میں شراب اور گوشت تیری نذر کرونگی جمنا سے عبور کرتے وقت بھی یہی دعا مانگی اور یہی منت مانی تھی جب مہاراجہ دسرتھ فوت ہو گیا تو اسکی لاش کو جلانے کیوقت اور حیوان قربانی کرکے اسکی لاش کے گرد رکھے گئے اور چاول ابال کر انکی بھی ڈھیری لگائی اور پر تیل مکھن اور خوشبو بھی ڈالی اور آگ لگا کر سب اشیاء کو جلا دیا رامچندر نے اپنی حکومت کیوقت اشومیدھ یگ کیا یعنے گھوڑے کی قربانی اسیطرح اور بھی بہت سی تواریخوں میں لکھا ہے اگر آپ اور حوالہ مانگیں گے تو بفضل خدا پیش کیئے جاینگے جو حوالہ آپنے دیا ہے اسمیں دال بھات کھانیکا ذکر ہے مگر گوشت کھانیکا انکار نہیں ہے اور نیز یہ حوالہ قدیم آریوں سے تعلق بھی نہیں رکھتا۔

آریہ ۔ ہم کب کہتے ہیں کہ کم طاقت والی نباتات کو ضرور کھاؤ۔

مسلمان ۔ ہم مگر گوشت کو اسلیئے بتاتے ہیں کہ گوشت سے کم طاقت والے نباتات ہیں آپ کہتے ہیں پھر آپ انسانوں کی قربانی نہیں چاہیئے اور جو کر

آریہ۔ اگر جگہ کی تنگی دور ہو جاوے تو کیا ہی گوشت خوری کی دلیل رہتی تو علاوہ جانوروں کے گوشت خور اولاد انسانی بھی بڑھ کر

مسلمان۔ یہ اعتراض آپ پر ہو سکتا ہے جو حیوانوں کو انسانوں کے مساوی سمجھتے ہیں ہم تو انسانی ترقی کو ضروری سمجھتے ہیں اور اسپر حیوانات کو قربان کرتے ہیں اگر انسانی ترقی بھی کسی وقت بڑھ جائیگی تو حیوانات کو استعمال سے نکلنے کی بھی انکی قیمت کو نہیں بڑھائینگے۔

آریہ۔ ہم چوہڑوں کو مردہ جانور اسلیئے نہیں دیتے کہ وہ خود کھا جائیں بلکہ اس غرض سے دیتے ہیں کہ وہ جنگل میں پھینک آئیں مسلمان بھی مردار کھاتے ہیں کیونکہ جسکے قالب میں جان نہیں وہ مردہ ہے

مسلمان۔ آپ کیا بلکہ بچہ بچہ جانتا ہے کہ چوہڑے مردار کھاتے ہیں پھر اگر آپ نہیں کھانے کیلئے نہ دیتے تو کیا اُٹھا کر جنگل میں پھینک آنیکی مزدوری ہی ساتھ نہ دیتے کیا کوئی اور مزدور اس کام کیلئے نہیں مل سکتا تھا جو خود نہ کھاتا ہو پنڈت صاحب ایسے بیہودہ عذر حقیقت کو نہیں چھپا سکتے اسلام کے نزدیک میتہ وہ ہے جو کسی مرض سے یا بوڑھا ہو کر خود ہی مر جاوے اسکا گوشت ضروری مریض ہوگا آپکا تازہ اور صحیح گوشت کو مریض گوشت کی مثل ٹھہرانا آپکے انصاف کی دلیل ہے

آریہ۔ جو بادشاہ افغانستان کیطرف سے حملہ آور ہوئے انکا ہندوؤں پر فتح پانا بہادری کا نتیجہ نہیں تھا بلکہ فریب مکاری دغا بازی کا ثمرہ تھا اور اگر ان سے کچھ بہادری بن پڑی تھی تو وہ خاص سیب انگور بادام کے سبب سے تھی انگریزوں نے ہند کو مسلمانوں سے فتح کیا ہے کہ سکھوں سے

مسلمان۔ ایسے اعتراض تاریخ سے کمال ناواقفی کے سبب سے ہیں کیا راجہ جیپال نے دغا اور بدعہدی کی تھی یا سلطان سبکتگین نے پھر کسطرح چتا میں بیٹھ کر مرنا پڑا کیوں نہ ہو بہادری اسی کا نام ہے سلطان محمود شہاب الدین غوری بابر اکبر احمد شاہ ابدالی کیا یہ سب بزدلی سے فتوحات اور حکومت کرتے تھے اور کیا گوشت نہ کھانیوالے بہادری کے سبب سے ہی کہیں بادشاہ نہیں ہیں افسوس کیا انصاف کا خون کیا جاتا ہے کفر کے کل پیدا ہوئے جو کچھ دغا باز یا لالہ ہو نے کیں اور سرکار کے سبب سے سزا پائیں یاد رہیں گے یہ واضح ہیں اگر وہ ہنگوا اور سکھوں سے بہادر ہیں تو سرکار انہیں فوج میں کیوں نہیں بھرتی لیتی۔ راجپوت برابر گوشت کھاتے ہیں نہ شجاعت میں برابر گوشت کھایا جاتا تھا جیسا کہ ہم اوپر لکھ آئے ہیں ہمنے اختصار کیلئے آپکی عبارتوں کا اکثر جگہ صرف مطلب ہی لکھدیا ہے اور جوابات میں پوری ترتیب بھی جلدی کے باعث نہیں لگیگی امید ہے کہ آپ اسکا جواب اپنی مقررہ کی ہوئی شرط کیمطابق ایک ہفتہ کے اندر اندر بھیجینگے ہرگز انصاف نہیں ہے کہ ہمیں تھوڑے دن ملیں اور آپ جبتک چاہیں اطمینان سے لکھتے رہیں اگر آپکی مرضی بھی ہے اس شرط کی پابندی کی تو بحث کا خاتمہ ہو جائیگا۔ الراقم کمترین احمد الدین مدرس مدرسۃ المسلمین امرتسر

ادم

بخدمت جناب مولوی احمد الدین صاحب

نمستے۔ ہم نے کل آپکے جوابی پرچے کو پڑھا جس سے معلوم ہوا کہ بحث مسئلہ گوشت خوری سے نکل کر ادھر ادھر چلی گئی ہے مفت میں ورق سیاہ کرنیکی ہماری منشاء نہ تھی آپکی بابت ہم کہہ نہیں سکتے لیکن غالباً آپکی بھی ایسی ہی منشاء نہ ہوگی ہم حق اور باطل کے تمیز کرنے کے لیئے بحث کر رہے ہیں انشاء پردازی کے لیئے نہیں ہم نے آپکے ۳ صفحے کے جواب میں ۱۰ صفحے لکھے اس سے آپ سوچ سکتے ہیں کہ کل پرچہ کے جواب میں کسقدر صفحہ ہونگے اسلیئے بہتر ہے کہ آپ بالمقابل بیٹھ کر بحث کر لیویں یہ طریقہ اچھا ہوگا ہم موجودہ طریقہ سے بھی بحث کرنے کیلیئے تیار ہیں اور کسی طرح کا گریز نہیں کرتے لیکن خیال یہ ہے کہ جب ہمارے تیسرے پرچہ کے صفحے ۱۰۰ سے بڑھ جاوینگے تو آپ خیال فرما سکتے ہیں کہ آٹھویں پرچہ میں کہاں تک نوبت پہنچیگی۔ اسلیئے جب بیچ میں جا کر اس چال سے آپکو تنگ ہونا پڑیگا تو پہلے ہی اسکا تدارک کیا جاوے۔ مہربانی کرکے جواب دیں۔ (صاحب بال)

۷۸۶

بخدمت پریزیڈنٹ صاحب آرین ڈبیٹنگ کلب امرتسر

جناب من تسلیم۔ آپکا خط ۳ جون ۱۹۰۴ء شام کو پہنچا۔ آپنے اپنے پہلے پرچہ میں صرف دعاوی بلا دلیل لکھدیئے تھے۔ اس کے جواب میں ہم نے آپ سے اُن دعاوی کے دلائل مانگے اور اپنی طرف سے اُن پر کچھ جرح بھی کی جس سے ہمارا پرچہ آٹھ صفحہ تک پہنچ گیا۔ آپنے اس کے جواب میں بہت سی غیر متعلق بحثیں شامل کرکے اپنے پرچہ کو ۲۴ صفحہ تک پہنچا دیا ہم نے اس کے جواب میں صرف ۳۵ صفحہ آپکی خدمت میں بھیجے جو غالباً آپکے صفحوں سے چھوٹے تھے طول صرف آپکی طرف سے ہوا ہے اور ہم نے اپنے دوسرے پرچہ میں اسکی بار بار شکایت بھی کی ہے جس کو آپنے بھی محسوس کر لیا ہے آپنے اپنے دوسرے ہی پرچہ کے بھیجنے میں اپنے تحریری عہد کا خلاف کیا اور ایسا کرنے سے بحث سے پہلو تہی ظاہر کی تو ہم نے تیرہویں دن بھی آپکا مرسلہ پرچہ لے لیا اور اپنا پرچہ مقررہ مدت کے درمیان آپکی خدمت میں ارسال کر دیا اور تاکید آ لکھدیا کہ اگر اب کی بار آپ پھر اس شرط مباحثہ کو توڑ دینگے تو مجبوراً بحث کا خاتمہ کرنا پڑیگا کیونکہ یہ انصاف نہیں ہے کہ ہمیں جواب لکھنے کے لئے تھوڑا سا

وقت ملے اور آپ جتنا وقت چاہیں لے لیں اور جسقدر چاہیں اطمینان سے لکھتے رہیں مگر افسوس آپنے اپنی بار بھی خلاف عہد کیا اور اب پہلو تہی کا یہ نیا طریقہ نکالا ہے۔ ورنہ جواب ہے۔ اور ظاہر ہے کہ ایسی بحث سے پبلک کو کچھ فائدہ نہیں پہنچیگا اور نیز آپکی ہماری محنت بالکل ضائع چلی جاویگی اگر آپکو طوالت کا خوف تھا تو آپ پہلے ہی غیر متعلق باتوں کو بیچ میں نہ لاتے کیا ۳۲ صفحہ کا پرچہ لکھنا اور فریقین کیلئے آٹھ آٹھ پرچے مقرر کرنا طوالت دینا نہیں ہے اچھا اگر آپ اب بھی اس طوالت سے پشیمان ہوگئے تھے تو غیر متعلق باتوں کو چھوڑ کر مدت معینہ کے اندر اندر صرف گوشت خوری کے متعلق ہی جوابات لکھتے اور پرچوں کی تعداد کو فریقین کیلئے بجائے آٹھ آٹھ مقرر کرنیکے تین تین یا چار چار رکھ لیتے لیکن آپنے ایسا نہیں کیا آپکو تاریخ ۳۱ مئی ۱۹۰۶ء منگل کے دن شام کے ۶ بجے تک اپنا پرچہ ارسال کر دینا چاہیئے تھا اب عرض ہے کہ اگر آپنے اس منگل کے دن یعنے ساتویں جون ۱۹۰۶ء کی شام تک ہمارے پرچہ کا جواب نہ بھیجا تو آپکی طرف سے اس بحث کا خاتمہ سمجھا جاویگا بعد اس کے آپکو کبھی اجازت ہوگی کہ نئے سرے سے اور نئے قواعد و شرائط کے ساتھ اسی بحث کو پھر شروع کریں یا دیگر ابحاث کو جاری کریں موجودہ بحث کو ضائع کر دینا انصاف اور حق پرستی پر مبنے نہیں اتنی کارروائی کو خاک میں ملا دینا کونسی دانائی ہے آئندہ جب آپ اسی بحث کو شروع کریں یا کوئی اور بحث چھیڑیں تو آپکو اختیار ہوگا کہ جانبین کیلئے جواب لکھنے میں تعداد حروف تک بھی مقرر فرمالیں اور جیسی مناسب شرطیں چاہیں فریقین کیلئے ٹھہرالیں لیکن یاد رہے کہ ہر صورت میں کسی شرط کی خلاف ورزی کرنا مباحثہ کا خاتمہ متصور ہوگا۔ الراقم کمترین احمد الدین

ادم

بخدمت جناب مولوی احمد الدین صاحب

خط آپکا ۴ جون کو پہنچا جسمیں لو یدن ہے آپنے لکھا ہے کہ ہمنے دعوے بلا دلیل لکھ دیئے تھے اس لیے ہمنے ان دعووں کی دلائیں مانگے اور اپنی طرف سے دلائل پر پرچے بھیجے کی ضرورت ہے ہمارا پرچہ ۸ صفحہ کا پہنچا جسمیں ہمنے دعوے بغیر دلیل نہیں دیئے تھے اور نہ وہ متدلل تھے آپنے اس کیبعد مباحثہ میں بہت سے غیر متعلق حاملا کو دخل دیا اور موتیوں کستوری ریشم وغیرہ کی باتوں کو خواہ مخواہ بیچ میں گھسیڑ دیا جو کہ خارج از بحث تھیں لیکن چونکہ سیدھا سادا آدمی اس بات کو نہیں سمجھ سکتا کہ آیا جو فلاں بات کا جواب نہیں دیا گیا اسکا کیا سبب ہے

بلکہ ہمیشہ نادان لوگ یہی کہدیا کرتے ہیں کہ فلاں بات چھوڑ دی اسلیئے ہم کو مجبوراً آپکی
فضولیات کا بھی جواب دینا پڑا ہمنے اس پرچہ میں تاکیداً آپکو لکھ بھیجا تھا کہ آپ فضولیات
میں جا کر بحث کو نہ بگاڑیں بلکہ اصل مسئلہ گوشت خوری پر رہیں لیکن آپنے اس بات کی
کچھ پرواہ نہ کی اور آگے سے بھی بڑھ کر خارج از بحث باتوں میں جا پڑے پرچہ کو طول دینے کی
بنیاد آپکی طرف سے دھری گئی ہے نہ کہ ہماری جانب سے اگر آپ ایک ایک لفظ جو خارج از
بحث تھا مثلاً ہوتی وغیرہ نہ لکھتے تو ہم کو ان کے جواب میں ورق سیاہ نہ کرنے پڑتے آپ
مدت کی شکایت کرتے ہیں وہ شکایت آپکی فضول ہے ہم آپکو لکھ چکے تھے کہ ہمارے ہاں شادی
تھی اسواسطے پرچہ کی روانگی میں دیری ہوئی پچھلے ہفتہ چونکہ اسمیں ڈیبیٹنگ کلب امرتسر
کا سالانہ جلسہ تھا جس کے سبب سے ہم آپکے پرچہ کو پڑھ تک بھی نہیں سکے تھے جلسہ کے متعلق
کاموں کے ختم ہونے پر جب ہم نے آپکے پرچہ کو دیکھا تو آپ آگے سے بھی بڑھ کر خارج از بحث
باتوں میں پڑے ہوئے نظر آئے دیگر ایک بڑا اعتباری نوٹ جو آپکے پرچہ سے کیا وہ یہ ہے
کہ آپکا پرچہ قریباً ۲ مختلف خطوں سے لکھا ہوا ہے اسلیئے ہم عرض کرتے ہیں کہ بحث
مولوی صاحب آپ سے ہو رہی ہے نہ کہ ۲ مختلف آدمیوں سے جو جوابات آپنے اپنے پرچہ میں دیئے ہیں
وہ اکیلے آپکے نہیں ہیں بلکہ مختلف آدمیوں کے ہیں ہم نے جو جوابات آپکو لکھے وہ ایک خط کے
تھے اسلیئے یہ قاعدہ بحث کے خلاف ہے کہ ایک آدمی کے اعتراضوں کا جواب ۲ آدمی دیں
اسلیئے یہ بہتر ہے کہ آپ بالمقابل بیٹھ کر بحث کریں اسطرح آپ بحث کرتے نہیں فقط ایک ہفتہ کی
وقت نہیں لیتے بلکہ ہفتوں تک وقت لیتے ہیں نیز اگر آپ یہ اقرار کریں کہ آئندہ کو ہمارا پرچہ
ایک خط کا لکھا ہوا آئیگا تو تب بھی ہمارے پاس اس امر کا کوئی ثبوت نہیں ہو سکتا کہ جو کچھ
پرچہ میں جواب درج ہیں وہ مولوی صاحب کے دیئے ہوئے ہیں یا کئی مختلف اشخاص کے اسلیئے
بہتر ہے کہ جب میں اور آپ مسئلہ پر بحث کر رہے ہیں تو اس میں اور کوئی شخص دخل نہ دے
پس یہ ضروری ہے کہ آپکی تسلی کے لیئے میں اور میری تسلی کیلیئے آپ بالمقابل بیٹھ کر بحث
کیا کریں اگر آپ کہیں تو اس پرچہ کا جواب دینے کیلیئے ہم تیار ہیں لیکن آگے اس بحث کو اس
طریقہ پر رکھنے کیلیئے تیار نہیں آپنے اپنے پرچہ کو طوالت دیکر اصل مطلب کو چھوڑ جانا منصف مزاجوں
کا کام نہیں اسلیئے تحقیقات کا طریقہ یہی طریقہ ہے کہ میں اور آپ بالمقابل بیٹھ کر بحث کریں لیکن
آپکے جواب آنے پر ہم آپکے پرچہ کا جواب دینا شروع کر دینگے اگر پرچہ کا جواب آپ دیتے ہیں تو آپ بالمقابل

بیٹھ کر بحث کرنے سے کیوں گریز کرتے ہیں کیا سامنے بیٹھ کر بحث کرنے سے آپکی لیاقت کھل نہیں جائیگی فقط صاحبدیال — آپکے جواب آنے پر ہم پرچہ لکھنا شروع کر دینگے۔

۷۸۶

بخدمت جناب پریذیڈنٹ صاحب آریہ ڈبیٹنگ کلب امرتسر

جناب من - آپکا خط مورخہ ۱۶ جون سنہ ۱۹۰۴ء پہنچا آپ کے فہم و انصاف کی پوری حقیقت معلوم ہوئی آپ لکھتے ہیں کہ ہم نے آپکے پہلے پرچہ میں دعوے بغیر دلیل نہیں دیئے تھے بلکہ وہ مدلل تھے آپکا یہ فرمانا بالکل خلاف واقعہ ہے آپکا پہلا پرچہ ہمارے پاس موجود ہے اس میں گوشت کے جو سات نقصان آپنے پیش کیئے ہیں کسی ایک دعوے کی بھی کوئی دلیل نہیں لکھی اگر اسی کا نام راستی ہے تو افسوس ہے ایسی راستی پر۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ آپنے بہت سے معاملات کو دخل دیا اور آپ اپنے اسی خط میں دو جگہ اس کی بھی ایک مثال پیش کرتے ہیں کہ موتی ریشم وغیرہ کی باتیں خواہ مخواہ بیچ میں گھسیڑ دی گئیں سو اس کے جواب میں عرض یہ ہے کہ آپنے فرمایا تھا اخلاق کے رو سے کسی جانور کو کھانے کیلئے مارنا جائز نہیں ہم نے بجواب اس کے لکھا تھا کہ جب ایک سے ادنے فائدوں مثل موتی ریشم لاکھ پشم کے لئے مارنا جائز ہوا تو بھوک سے بچنے کے اعلے فایدہ کیلئے کیوں جائز نہیں اور نیز ہمنے لکھا تھا کہ اگر موتی ریشم شہد وغیرہ کے ادنے فائدوں کیلئے مارنا بھی ظلم ہے تو آپ ان ظلم و چوری و ڈاکہ سے حاصل کی ہوئی چیزوں میں حصہ کیوں لیتے ہیں بلکہ شہد و کستوری کو مذہبی طور پر اپنے کرم کش ہون میں بھی کیوں ڈالتے ہیں پس ہمارا یہ لکھنا کسی صورت میں بھی اس بحث سے خارج نہیں تھا ہاں آپنے بہت سی باتیں خارج از بحث بالضرور شامل کر دی تھیں مثلاً خدا تعالے سے ہمکلامی کی نعمت اور ابدی نجات اور قبولیت دعا جنکی بحث سے ہم بسبب غیر متعلق ہونیکے باز رہتے تھے آپ انکو بھی بیچ میں لے آئے اور الم غلم لکھ مارا بلکہ ہمیں تاکیداً لکھا کہ آپ یہ دہ لکھنے کی دہمکیاں مت دیں جو کچھ آپ لکھینگے انکا جواب باصواب دیا جاویگا جس سے ہر شخص سمجھ سکتا ہے آپ غیر متعلق بحثوں سے خود بھی نہیں بچنا چاہتے تھے اور ہم کو بھی ایسا کرنیپر ابھارتے تھے مگر ہم باوجود اسکے بھی ایسا کرنیسے باز رہے اور ایسی بحثوں کے لیئے آپکو اختیار دیا کہ گوشت خوری کی بحث کے بعد انکو بھی جاری کر لینا پھر بھی آپ ہمیں ہی غیر متعلق باتوں

کے شامل کرنیکا الزام دیتے ہیں پھر آپکی طرف سے بحث تو یہ تھی کہ گوشت نہ کہانا چاہیئے مگر آپنے دوسرے پرچہ میں آپنے ہمیں لکھا کہ سؤر کیوں نہیں کہاتے اور سور کے متعلق نسخ بذعلی سینا کے قانون کا غلط حوالہ بھی دیا میگستھنز کا حوالہ بھی قدیم آریوں کے متعلق غلط دیا حالانکہ وہ چندر گپت کے وقت میں ہندوستان میں آیا تھا پھر آپنے اس قطعاً جھوٹی باتکو بھی لکھا کہ مسلمان عام چوہوں کے دشمن ہو رہے ہیں اسلیئے کہ بعض خاص چوہوں نے انکے حضرت کی مشکیں کاٹی تھیں وغیرہ وغیرہ سو انصاف پسند اصحاب دیکھ سکتے ہیں کہ کس نے غیر متعلق باتوں کو دخل دیا اور اصل باتونکا جواب دینے کی بجائے فضول باتوں کو پیش کر کے آٹھ صفحونکا جواب ۳۴ صفحوں تک پہنچا دیا آپکا ارادہ طوالت دینے کا آپکے عمل سے ظاہر ہے۔ آپ ہمارے پہلے پرچہ کا جواب بجائے ایک ہفتہ کے قریباً ۲ ہفتہ لکھتے رہے اور اب جواب بھیجنے سے کانوں پر ہاتھ دہرا حالانکہ خود ہی پہلے فریقین کے لیئے آٹھ آٹھ پرچہ مقرر کر چکے تھے۔

پھر جو آپ یہ تحریر فرماتے ہیں کہ ہمیشہ نادان لوگ یہ ہی کہدیا کرتے ہیں کہ فلاں بات چھوڑ دی اسلیئے ہم کو مجبوراً آپکی فضولیات کا جواب دینا پڑا اس سے ظاہر ہے کہ آپکو نادان لوگوں کو خوش کرنا مقصود تھا بھلا صاحب اب جو آپنے اس بحث کو آٹھ آٹھ پرچوں تک چلانیکا خود ہی وعدہ کر کے ہمارا دوسرا ہی پرچہ پہنچنے پر اس وعدہ کو بھی توڑ دیا ہے کیا اس سے نادان لوگ تو علیحدہ رہے دانا بھی نہیں جانینگے کہ آپنے بالکل ہی گریز کیا ہے کیا نادانوں کو خوش کرنے کیلیئے حکیم صاحب کی ہی خیال کے مطابق فضولیات کا جواب دینے کیلیئے بھی مجبور ہونا اور کہاں کل باتوں کے ہی جواب سے فرار اختیار کرنا۔

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

پھر آپ لکھتے ہیں کہ ہمنے تاکیداً آپکو لکھ بھیجا تھا کہ آپ فضولیات میں جا کر بحث کو نہ بگاڑیں یہ بالکل غلط ہے بلکہ آپنے یہانتک لکھا تھا کہ دیکھیں آپ ست کیا جو کچھ لکھیں گے انکا جواب باصواب دیا جاویگا۔ کیا یہ ہٹا ہے یا برانگیختہ کرنا ہے آپنے اپنے ہی مقرر کردہ عہد کا خلاف کر کے ہمارے پہلے پرچہ کا جواب مقررہ میعاد قریباً دوگنے عرصہ میں لکھا اور اب کی دفعہ تو بجائے مقررہ ایک ہفتہ کے پورے ۵ ہفتے

گذر چکے ہیں آپ پہلی بار کے متعلق عذر کرتے تھے کہ ہمارے ہاں شادی تھی اور دوسری دفعہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ ہمارے ہاں آرین ڈبیٹنگ کلب کا سالانہ جلسہ تھا اسکے متعلق عرض ہے کہ جب آپنے ترمیم کے لیے ۱۵ آٹھ یعنے کل ۱۶ پرچے تجویز فرمائے تھے اور ہر پرچہ واسطے وقت ایک ہفتہ مقرر کیا تھا تو ضرور ہے کہ آپکو معلوم ہوگا کہ ۱۶ پرچے قریباً چار ماہ میں ختم ہونگے جنمیں سے آجتک قریباً سوا مہینہ گذرا ہے اور ظاہر ہے کہ شادی اور سالانہ جلسے کا علم بہت مدت پہلے ہوا کرتا ہے پس بالضرور آپکو معلوم ہوگا کہ اس بحث کے اثناء میں عنقریب ہی شادی بھی ہوگی اور سالانہ جلسہ بھی ہوگا پھر باوجود اسبات کو جاننے کے آپنے وعدہ کیا کہ صرف بیماری اور سفر کی صورتوں کو مستثنےٰ کرکے باقی تمام حالتوں میں ہر پرچہ کا جواب ایک ہفتہ کے اندر اندر دیا جاویگا سو اس وقت بالضرور آپنے آپکو اتنا حساب لگاتا ہے اسبات کو سمجھ لیا ہوگا کہ شادی اور جلسہ دیر کرنیکے باعث نہیں ہو سکینگے مگر اب وعدہ کو توڑ کر اسی شادی اور جلسہ کے بہانے بنائے جاتے ہیں کیا آپکے ہاں وعدوں کی یہی قدر کیجاتی ہے کیا شادی سات دن رات برابر جاری رہی تھی جو آپنے وعدے سے قریباً دوگنا وقت لگا دیا یا کیا آپنے شادی کے معاملہ میں کوئی ایسی صلاح کی ہے جس کے سبب سے میثاق غلیظ کو بھی خاک میں ملا دیا جاوے اور جلسہ کا عذر تو اس سے بھی بودا ہے اول تو جلسہ صرف دو دن رہا پھر اس جلسہ میں آپکے ہاں آپکے بڑے بڑے مذہبی ممبر تشریف لائے جن کے سامنے آپنے اس گوشت خوری کی بحث کو پیش کیا پھر اُن سے اسپر تقریریں بھی کرائیں پھر آپنے اونکے آگے اپنی کارستانیوں میں یہ بھی پڑھکر سنایا کہ مسلمانوں سے ہماری بحث گوشت خوری کے متعلق جاری ہے حالانکہ آپکو دل ہی میں تھا کہ آگے کو اس بحث کو جاری نہیں رکھنا جیسے کہ آپنے اپنے عمل سے دکھلا دیا سو جب کہ آپکے اتنے مشہور لیڈر جمع تھے اور آپنے اُن سے اس بحث کو چھپایا بھی نہیں بلکہ اس پر گفتگو بھی کرائی اور وہ سب بھی اسی کام کے لیئے ہی آئے ہوئے تھے تو ایسی صورت میں جلسہ آپکو جواب دینے میں مدد دینے والا تھا مگر آپ سب مددگار بھی بیان چکے تھے کہ باوجود ان سب کی مدد کے اس بحث کو جاری رکھنا آپکو منظور نہیں تھا چاہیئے آپ اسی جلسہ کو جنے آپکو ٹھہرایا ہے شاہی مدد دینے کی کوشش کی غنیمت سی سمجھیں کہ مدد بھی دے سکتا تھا جس سے آپ ایک گیارہ تو کیا اگلی گیا

ہو گئے تھے جواب نہ لکھنے کا بہانہ بنانے لگ گئے تو آپ فرماتے ہیں کہ جلسہ کے سبب ہمیں جواب لکھنے میں دیر ہو گئی جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ بحث کو چھوڑتے نہیں کبھی کہتے ہیں کہ ہماری طرف سے اگلی دفعہ جواب سو صفحہ تک پہنچ جاویگا اور آٹھویں پرچہ میں تو دور تک نوبت پہنچیگی ہم گریز تو نہیں کرتے مگر آخر آپکو تنگ ہونا پڑیگا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حکیم صاحب کو صرف ہماری تنگی کا فکر ہے ورنہ وہ خود بحث کو تیار ہیں لیکن پھر آپ گویا ہوتے ہیں کہ ہم آگے کو اس بحث کو اس طریقہ پر رکھنے کیلئے تیار نہیں جسکا مطلب یہ ہے کہ آٹھ آٹھ پرچہ تک بحث کو پہنچانیکا وعدہ بھی جو خود ہی حکیم صاحب نے کیا تھا اور جسکا اس سے پہلے خط میں آپکو اقرار ہے خود ہی اس کو توڑتے ہیں اور بحث کو پورا کرنے سے بھاگتے ہیں دیکھیے حکیم صاحب آپکے بہانے آپکی زبان سے کس طرح کھل رہے ہیں۔ اور یہ جو آپ لکھتے ہیں کہ آپکا پرچہ قریباً مختلف پرچوں سے لکھا ہوا ہے الخ۔ آپکے قریباً کا لفظ لکھنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپکو ہمارے کہے کا یقین نہیں ہے صرف اٹکلیں ہی دوڑا رہے ہیں بھلا صاحب ہمارا پرچہ خواہ کئی شخصوں سے ہی نقل کرایا گیا ہے مگر نیچے دستخط تو کئی شخصوں کے نہیں ہیں جس کا دستخط نیچے ہے وہی اُس پرچہ کا ذمہ وار ہے کیا آپکے پرچہ میں سوائے آپکے دستخط کے کوئی ایک سطر بھی آپکی قلم سے لکھی ہوئی ہوتی ہے مگر چونکہ نیچے دستخط آپکے ہوتے ہیں اسلئے ذمہ وار آپ ہی ہیں ہماری طرف سے خواہ آپ سینکڑوں سے لکھوادیں ہمیں اس سے کیا بحث اور اگر یہ بات ہے کہ مضمون دستخط کرنیوالے کا نہیں ہوتا بلکہ لکھنے والے کا ہوتا ہے تو دنیا کی کوئی کتاب بھی مصنفوں کی طرف منسوب نہیں ہو سکتی ایک ایک کتاب کو دس دس بیس بیس کاتب ہی لکھا کرتے ہیں سو وہی اُنکے مصنف کہلانے چاہئیں پھر اسطرح سے آپکے پرچے بھی آپکے نہیں ہو سکتے افسوس!! افسوس!! ہمارے پاس تو اپنے دستخطی پرچے لکھے ہوئے بھی موجود ہیں جنکی نقل ہم نے اپنے دوستوں سے کرالی مگر آپکے پاس امید ہے کہ وہ بھی نہ ہونگے آپکو اتنی بھی سمجھ نہیں ہے کہ مختلف اشخاص کا مضمون یکساں نہیں ہوتا اور ایک ہی جواب کے دو ٹکڑے دو مختلف شخص نہیں لکھ سکتے کیا آپنے پہلے کوئی ایسا قاعدہ پیش کیا تھا کہ بحث کرنیوالا اپنی ہی قلم سے لکھ کر جواب بھیجے صرف دستخط ہی نہ کرے اگر نہیں کیا تھا تو آپکے بھی عمل سے ثابت ہے تو

اب آپ پر کونسی مصیبت آن پڑی ہے جو آپ سے ایسی بہکی باتیں کراتی ہے
پنڈت صاحب یہ ہم نے آپکی بہانہ جوئی دکھلانے کے لیئے لکھا ہے ورنہ ہمیں کوئی گھمنڈ
نہیں ہے پیدا ہوتے ہی ہم نے کسی کو عالم فاضل نہیں دیکھا آپ اپنے معاملہ کو جدا
الگ سمجھتے ہوں ہم تو آجتک دوسروں سے تعلیم پاتے آئے ہیں اور اب بھی سیکھتے ہیں
پھر حکیم صاحب فرماتے ہیں کہ چھ شخصوں سے لکھا کر آپ جو ایک ہفتہ کی
میعاد معینہ کے اندر جواب بھیج دیتے ہیں یہ آپکا ایک ہفتہ نہیں بلکہ چھ ہفتہ کا وقت لیتے
ہیں بہت خوب حکیم صاحب اگر یہ ظاہر کریں کہ ہم سارا سال سوئے رہیں اور ایکدن بیٹھ
کر جواب لکھدیا اسلیئے اس سے ایک برس میں جواب دینا نا کہنا چاہیئے بلکہ یہ کہنا چاہیئے
حکیم صاحب نے ایکدن میں ہی جواب لکھدیا اور حکیم صاحب کا تو مقابل اگر چار
دن میں جواب لکھدے تو چونکہ اس نے مختلف دوستوں کو نقل کرنیکی تکلیف دی
ہے اسلیئے اس نے بہت سے ہفتے کے لیئے حکیم صاحب نے جب پہلے ایک ہفتہ کی میعاد رکھی
تھی تو شاید دل میں اسکے یہی معنے چھپائے ہوئے تھے اور اب جب بھاگتے بنی
تو ان معنوں کو ظاہر کرنیکا دن آگیا واقعی اس سے تو حکیم صاحب کا بڑا ہی خلاف شعور اور
اعلے درجہ کا منہ سے ادعا کیا گیا سکلین بنانیوالا ہونا ثابت ہوتا ہے پھر حکیم صاحب کو جب
خوف پیدا ہوا کہ شاید اب ہم کہدیں کہ اگر آپ کو دوسروں سے نقل کروانا ناپسند ہے
تو آگے سے آپ بھی اپنی ہی دستِ قلم سے لکھا ہوا پرچہ بھیجا کریں اور یوں اس بحث کو نبھانا پڑیگا
تو وہ اس خوف کے دور کرنیکیلیئے اس طرح سے پیش بندی کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اگر
آپ آئندہ پرچہ ایک خط کا لکھا ہوا بھیجیں تو ہمارے پاس اسکا کیا ثبوت ہے کہ وہ آپکا
ہی ہے یا مختلف اشخاص کا لیکن حکیم صاحب اپنے پرچہ کو اخیر پر رکھنے کے لیئے خاص اپنے لیئے
بہانے ہیں کہ اگر آپ کہیں تو صرف ایک پرچہ ہم خود ہی گھر سے لکھ بھیجیں مگر اس طرح آگے
بحث کو جاری نہیں رکھینگے یعنے حکیم صاحب کے ایک پرچہ کے لیئے یہ خاص رعایت
دیجاوے کہ وہ گھر سے ہی لکھ بھیجیں اور ہم اسے خاص حکیم صاحب کا ہی سمجھ لیں لیکن
ہم پنڈت جی کو اختیار نہیں ہو سکتا افسوس ہے حکیم جی آپکے اس نیائے پر اور ضرور
آپکی اس عدل پروری پر پھر حکیم صاحب فرماتے ہیں کہ صرف ہم دونوں جا بیٹھیں اور
بحث کریں اور دوسرا کوئی شخص بیچ میں نہ ہو گھر میں بیٹھ کر کیا معلوم کہ کس سے مدد لیتا ہے

اسلیئے سامنے بیٹھ کر بالمقابل بحث کرنی چاہیئے جس سے حکیم صاحب کو شبہ ہی نہ رہے
کہ کوئی مدد دیتا ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حکیم صاحب کو حق و باطل کے لئے
بحث کرنیکی ضرورت نہیں ہے صرف زبانی بحث کر کے شور و شر ڈالدینا مقصود ہے جس سے
گذشتہ بحث ضائع کیجاوے اور پبلک کو کوئی فائدہ نہ پہنچے جنکی بے انصافی اور بیہودگی
کا تحریری بحث میں یہ حال ہے تقریری بحث کے لائق کب ہو سکتے ہیں۔ آخیر میں
عرض ہے کہ ہم نے آپکو جواب لکھنے کے لیے آپکی ہی مقرر کردہ وقت سے دگنا دیا تھا جو
کہ گذر چکا اور آپنے جواب نہیں بھیجا اور آپنے بار بار وعدہ خلافی کر کے اصل بحث کو بیچ
پر پہنچا دیا اب آپکو لازم ہے کہ اس خط کو امرتسر کے کسی دو آریہ وکیلوں کے آگے پیش کر کے
ان سے دریافت کریں کہ کیا آپکے پہلے پرچہ میں دعویٰ کیساتھ دلائل بھی بھیجے گئے یا
غیر متعلق باتوں کو ہم نے داخل کیا یا آپنے کیا آپنے شرائط مباحثہ کے خلاف کیا یا نہیں
کیا آپکے بہانے گریز کرنیوالے ہیں یا نہیں اگر وہ دونوں وکیل ان باتوں کے متعلق
اپنی رائے لکھ کر اس پر دستخط کردیں تو آپکی دستخطی رائے کے ہمراہ آپ ہماری طرف
خط لکھیں اگر آپنے دو آریہ وکیلوں کی امور مذکورہ بالا کے متعلق تحریری رائے ساتھ نہ
بھیجی تو ہم آپکے کسی ایسے خط کا جو اس بحث کے متعلق ہو جواب نہیں دینگے ہاں اگر کوئی
نئی بحث نئے قواعد و شرائط کیساتھ شروع کرنا چاہیں تو اس کا تصفیہ بذریعہ خط
کے ہو سکتا ہے۔ فقط۔ والسلام علی من اتبع الھدیٰ

ہمارے اس خط کا جواب بابو صاحب دیال کیطرف سے پندرھویں دن یعنے ۱۲ جون ۱۹۰۴ء
بروز منگل پہنچا چونکہ یہ خط ہماری پیش کردہ شرط کے مطابق نہیں اسلیئے زبانی مباحثہ
نہیں ہو سکتا اور اسیواسطے اس خط کا کچھ جواب بھی نہیں دیا گیا اگرچہ مباحثہ بند ہو
جانیکے سبب یہاں پر درج کرنیکی بھی کوئی ضرورت نہ تھی۔ مگر اسواسطے کہ آریہ صاحبان
کو یہ کہنے کا موقعہ نہ ملے کہ اس خط کو ہمارے مفید مطلب ہونے کے باعث شائع نہیں کیا
گیا۔ لہذا وہ طویل اور فضولیات سے پُر خط بھی درج کیا جاتا ہے۔ ہم کو اس فضول لایعنی
خط کے جواب لکھنے کی یہاں پر بھی کوئی ضرورت نہیں چونکہ انہیں کوئی معقول بات نہیں
جسکا جواب لکھا جاوے چنانچہ کئی جگہ خط میں ہم کو کج فہم نادان کا خطاب دیا ہے کیا ہمیں
جواب میں ہم بھی انکو ایسے ہی لفظوں سے یاد کر کے اپنی زبان آلودہ کریں بلکہ ہم نے تو انکو قصداً کی

ہجگر پنڈت جی اور حکیم جو معزز لقب ہے یاد کیا ہے اور وہ اسپر بھی خوش نہیں اور کہتے ہیں کہ مجھ کو پنڈت کیوں کہا گیا ہے حالانکہ اون کے قومی لیڈر ہونیکے باعث ایسا لکھا گیا تھا اپنے خط میں بابو صاحب نے بعض مواقع پر خلاف بیانی سے بھی کام لیا ہے چنانچہ لکھتے ہیں کہ تم بالمقابل بحث کرنے سے گریز کرتے ہو ناظرین آپکے سامنے فریقین کی تحریریں موجود ہیں آپ ان کو پڑھ کر خود ہی اس نتیجہ پر پہونچ سکتے ہیں کہ کس نے گریز کیا ہے دیگر متعدد مقامات پر ہم کو یہ الزام بھی دیا گیا ہے کہ تم بہت سے دوسروں کی مدد لیکر جواب دیتے ہو جس کی تردید ہم اپنے خط میں بخوبی کر چکے ہیں ناظرین ہمارے اس خط اور بابو صاحب کے اس خط کا مقابلہ کرکے دیکھ سکتے ہیں کہ بابو صاحب کہاں تک راستی پر ہیں پھر فضولیات کی خلل کرنے اور طول دینے کا الزام ہم پر قائم کرنیکی بیہودہ فضول کوشش کی گئی ہے حالانکہ ہم نے کوئی بھی غیر متعلق بات کو داخل نہیں کیا بلکہ بابو صاحب نے خود ہی غیر متعلق جگہ جگہ خلل دیا ہے مثلاً آپ نے کہا کہ سور اور جھینگا کیوں نہیں کہاتے اپنے عزیز و نکو بار کر کیوں نہیں کہاتے پاخانہ کیوں نہیں کہاتے اور سور کے متعلق شیخ الرئیس و دیگر حکماء کے غلط حوالے دینا اور کالوڈ ولڈ آئیل کے ضرر بتلانیکی بجائے اسکو مفید قرار دیکر بیفائدہ اسکے بدل لکھکر ورق سیاہ کرنا اور بلا ثبوت جرم کے چور اور ڈاکو کی مثال دیکر بجنسی اعتدال حیوانات کے جواب میں تناسخ کی بحث کو بغیر ثبوت دینے کے بیچ میں لانا اور کل الہام کو خلاف عقل ثابت کرنیکی بیموقعہ اور بیفائدہ کوشش کرنا ہم نے تو الہام اور کتب الہامی کی بحث کو بیچ میں لانا نہیں چاہا تھا بابو صاحب کا خواہ مخواہ اسکو بھی درمیان میں لے آنا چرمہول کی مشکیں کتنے کی مجبوٹی کہانیاں پیش کرنا عرش وغیرہ پر اعتراض کرنا اور یہانتک لکھنا کہ آپ یہ وہ لکھنے کی دہمکیاں مت دیں جو کچھ لکھیں گے اسکا جواب باصواب دیا جایا کریگا وغیرہ وغیرہ ناظرین خود ہی فریقین کی تحریریں مطالعہ فرماکر اس بات کا فیصلہ کر سکتے ہیں کہ غیر متعلق باتوں کو درمیان میں لاکر کس فریق نے مباحثہ کو طول دیا ہے علاوہ ازیں اور بھی بہت سی باتیں خودستائی اور اسلام کی توہین کی لکھی ہیں بنا بریں فضولیات اور خرافات بیخط اس قابل نہیں کہ اسکا جواب لکھا جاوے اور لہٰذا ذیل میں درج کیا جاتا ہے

بابو صاحب یال کا آخری خط۔ بخدمت جناب مولوی احمد دین صاحب

آپکا چہٹا کلہا ہوا مورخہ ۸ جون ۱۹۱۴ء کو پہنچا آپکی کجروی اور کجفہمی کا

۱؎ جن بچہ لالہ فنشی رام جی گورنر گورکل کانگڑی کے بیٹے کو بوجہ سنسکرت میں ماہر ہونے کے پنڈت بنایا ہوا ہے۔ (مولف)

کا کامل اظہار ہوا پیشتر اڈیر میں لکھ چکا ہوں کہ میں پنڈت نہیں ہوں لیکن آپکو پنڈت
کہنے سے کیا مطلب آپنے تحریر فرمایا کہ تم سمجھے جو ہماری فضولیات کا جوابدیا اس سے
تمہارا قصد نادان لوگوں کو خوش کرنیکا تھا اب بحث کے ڈھنگ کے بدلنے سے کیا اور لوگ نہیں سمجھ جو
دیکھنے بحث کرنیسے گریز کیا جناب من میں نے آپکی فضولیات کا جواب دالوں کو خوش کرنے
کیلئے نہیں دیا تھا بلکہ اونکو سبق دینے کیلئے تھا جب میں نے دیکھا کہ نادان نادانی سے باز
نہیں آتے اسلئے مجھے تنبیہ کرنی پڑی ورایسے فضولیات بند کرنے پڑے مولویصاحب دانا تو
کنار نادان بھی سمجھ جاوینگے کہ آپ جو بالمقابل بیٹھ کر بحث کرنیسے بھاگتے ہیں اسلیئے کچھ ضرور
دال میں کالا ہے بحث صرف آپسے کرنی شروع کی تھی نہ کہ آپکے دوستوں سے اسلیئے ہمارے رسالہ کا
جوابدینا فرض آپکا تھا نہ آپکے دوستوں کا آپ جو ہمارے پرچہ کو بانٹ کر جواب دیکر اصحاب سے جواب دیتے ہیں
کیا یہی انصاف کا سبق آپنے سیکھا ہے افسوس آپکی انصاف پسندی ور وعدہ ایفائی پر کیا یہی
آپنے کیا تھا کہ ایک جماعت سے تمہاری بحث ہوگی میں تو یہی جانتا تھا کہ مولوی حمد الدین صاحب
مجھ سے بحث کرینگے تحریر سے معلوم ہوا کہ مولویصاحب ہو کے کی ٹٹی میں شکار کرتے ہیں اصل
وہ بحث کرنیکی قابلیت نہیں رکھتے اور اونکا گوشت خوری کرنا اسلامی ہدایت کا نتیجہ ہے دلیل کا
باعث نہیں مولویصاحب جب آپ میرے اعتراضونکا جواب خود لکھتے ہیں اور میں آپکے غلط خیال
میں اس امر پر راستی پر نہیں ہوں تو کیوں آپ میرے اس اعتراض کو دور کرنے کیلئے بالمقابل
بحث کرنیسے کنی کتراتے ہیں کیا آپکی لیاقت ور وہ خیالات جن سے آپ میرے اعتراضوں کی تردید کرتے
ہیں اسطرح بحث کرنیسے کہیں بھاگ جاوینگی ہاں اگر آپ اس خیال سے خوف کھاتے ہیں کہ
بالمقابل بحث کرنیسے ہم دوں صحابکی اسطرح ہیا امداد نہیں لے سکینگے جو تم ہمکو اسطرح
سے بحث کرنیمیں مل رہی ہے تو اس حالت میں آپکا خوف واقعی ٹھیک اور درست ہے
مولویصاحب میں نے آپکو اپنے پہلے پرچہ میں لکھدیا تھا کہ ہم بحث کو لمبا کرنا نہیں چاہتے لیکن
افسوس کہ آپنے فضولیات کو داخل کر کے بحث کو اتنا لمبا کر دیا یہ مغالطہ دینا ہے تحقیقات کرنا نہیں
آپ اپنے پرچہ کو دیکھیں کہ آپنے بحث کو کہاں تک بگاڑا ہے ہم نے گوشت خوری کی تردید میں ایک
دلیل یہ دی تھی کہ گوشت خور خدا کے ذریعہ دئے ہوئے ہیں جواب دینے کا یہ قاعدہ تھا کہ آپ ثابت کرتے
کہ گوشت خور رحم اور حضور رہتا ہے لیکن افسوس کہ آپ گوشت خوروں کی جماعت پر اتر پڑے اور لکھنا
شروع کر دیا کہ اس بیدلیل اور گول مول اعتراض کے جواب میں مناسب یہ تھا کہ آریہ مخالفوں کے

ساتھ جیسا عقیدہ ہے دکھایا جاوے اور خدا تعالیٰ کیطرف سے ان پر قریباً وہ اسباب لوٹ آئے الہام کا دروازہ
بند ہو جانے اور انکو ہمیشہ کیلئے خدا تعالیٰ سے کبھی بھی کچھ نہ ملنے اور دعاؤں کے قبول نہ ہونیکی
نسبت جو انکے مسلمات ہیں ظاہر کئے جاویں وغیرہ وغیرہ کیوں صاحب یہ تمام باتیں فضول نہیں
تو اور کیا ہیں کیا یہاں الہام پر بحث ہو رہی تھی یا مکتی پر یا دعاؤں کی قبول ہونے پر کیا یہی
جواب ہمارے اعتراض کا تھا لیکن افسوس کہ آپکو ان باتوں سے کیا تعلق آپکو تو فضولیات سے ورق سیاہ
کرکے گوشت خوروں کو خوش کرنا ہے کہ ہم بھی گوشت خوری پر بحث کرسکتے ہیں آپکی ان فضول باتوں کو
پڑھکر مجھے مجبوراً لکھنا پڑا کہ آپ یہ وہ لکھنے کی دھمکیاں سناتے ہیں جو کچھ آپ لکھینگے اسکا جواب
باصواب دیا جاویگا اس سے میری یہ مراد نہ تھی کہ آپ فضول باتوں میں جا پڑیں بلکہ اسکا یہ مطلب
تھا کہ آپ باطل خیالات کو چھوڑیں کیونکہ یہاں کوئی دیگر مذہب نہیں ہے بلکہ آریہ سماج ہے جسکے
آگے مسلمانوں کا نپ رہی ہے آپنے اپنے پہلے پرچہ میں لالہ سردیال کے ملاقاتی معاملے کو خواہ مخواہ بیچ
دخل دیا جسکے جواب میں ہمنے لکھا کہ معاملات ملاقاتی وغیرہ کی بابت ہم وقت ضائع نہیں کرنا
چاہتے تسپر بھی آپ اپنی اس مجبوری سے باز نہ آئے اور ایک صفحہ پھر اسکے جواب میں سیاہ کر ڈالا
اسکے جواب میں ہمنے آپکو پھر لکھا کہ جناب بحث گوشت خوری پر ہے نہ کہ ملاقاتی معاملات پر ہمنے
لکھا تھا کہ اخلاق کے رو سے کسی کی جان مارنا ٹھیک نہیں ہے اسکے جواب میں آپکو چاہئے
تھا کہ یہ ثابت کرتے کہ اخلاق کی رو سے کسی کی جان مارنا ٹھیک ہے لیکن یہ تو آپ کر نہیں سکتے
اور کر بھی کیونکر سکتے تھے لیکن مکتی وغیرہ کی بابت فضول ورق سیاہ کرنے شروع کر دیئے
مولوی صاحب ذرہ خیال شریف کو کام میں لائیے عجب ہم گوشت خوری کی تردید میں ایک
دلیل دیتے ہیں کہ اخلاق کے رو سے گوشت کھانا ٹھیک نہیں کیونکہ یہ جان مارے بغیر حاصل
نہیں ہو سکتا تو ثابت ہے کہ جو گوشت کھاتے ہیں وہ اخلاق سے گرے ہوئے ہیں غرض ہم
نے آپ یا کوئی اور اسلیئے یہاں پر اخلاق سے گرے ہوئے انسانوں کی فہرست نہیں گنوائی تھی
بلکہ یہ ثابت کرنا تھا کہ گوشت کے لیئے کسی جانور کو مارنا اخلاق ہے میں نے چور کی مثال دیکر
آپکو سمجھایا لیکن سمجھے کون یہاں تو گوشت خوری میں کیا کیا آپکو دکھاؤں کہ آپنے کہاں تک
مضمون کو بگاڑنے کی کوشش کی ہے آپکی مراد تو یہ تھی کہ آٹھ آٹھ پرچے ادہر ادہر کی باتیں
بنا کر لکھ دیں اور بلا ٹل جاوے لیکن مولوی صاحب آپ خیال رکھیں کہ میں آپکو اصل مضمون سے
بھاگنے نہیں دونگا وقت کی بابت میں اس سے پہلے خط جواب دے چکا ہوں آپ لکھتے ہیں

کہ جلسہ میں بڑے بڑے لیڈر آئے ہوئے تھے آپ اُن سے اس معاملہ میں دریافت کر سکتے تھے۔
جناب من اسطرح کی وعدہ خلافی کرنا اور دھوکے کی ٹٹی میں شکار کرنا آپکا کام ہے جیسا کہ آپنے اپنے
عمل سے دکھایا میں مضمون زیر بحث کے متعلق خود سوچ سکتا ہوں مجھے آپکی طرح پرچہ بانٹنے
کیلئے ایک نصف درجن ایسے دوستوں کی ضرورت نہیں پھر آپ لکھتے ہیں کہ جلسہ دو دن تھا
مجھے افسوس ہے کہ لکھنا پڑتا ہے کہ میں کہانتک آپکی ناواقفیت کو دور کروں جناب من اول تو جلسہ تین
دن تھا اور ہم لوگوں کو صرف یہی تین دن اس میں نہیں لگانے پڑے بلکہ تقریباً ایک ہفتہ پہلے اسباب
کے فراہم کرنے اور انتظام کرنے میں اور تقریباً نصف ہفتہ اسباب کے بھجوانے اور ٹھیک ٹھاک کرنے میں صرف کرنا
پڑا ہاں یہ میں بھول گیا کہ مولوی صاحب کا پرچہ آیا ہوا ہے اسکے متعلق جواب کا مضمون ابھی کچھ مقرر
نہیں ہے پھر آپ لکھتے ہیں کہ تمہاری کارروائیوں نے اس بحث کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ مسئلہ تو
ہے مسئلہ گوشت خوری پر بحث جاری ہے حالانکہ آپکے دل میں تھا کہ آگے کو اس بحث کو جاری نہیں رکھنا
افسوس صد افسوس آپکی فہم پر کیا جا رہی ہیں کے یہ معنی ہیں کہ ختم ہو چکی ہم کو تو یہ خیال تک بھی نہ تھا کہ
یہ بحث آگے نہیں چلیگی البتہ آپکو یہ پتہ ضرور تھا کہ چونکہ ہم بیقاعدہ چلے ہیں اور اصل مضمون پر نہیں رہے
بلکہ ہمنے تمام کا تمام پرچہ فضولیات سے پر کیا ہے اور لوگوں سے بنوایا ہے اسلئے شاید فریق ثانی ہماری
اس کمزوری کو پکڑ کر ہمکو سیدھا چلانے کیلئے مجبور نہ کرے اور اس بحث سے بھاگنا پڑے یہ تمام تر ہیں
آپکی اس تصور کا نتیجہ ہیں کہ اگر یہ مضمون گوشت خوری طریقہ سے چلیگا تو ہم کو نیچا دیکھنا پڑیگا
اسلئے بہتر ہے کہ انہیں گڑبڑ بچادیں چنانچہ یہی ہے کیا آپ لکھتے ہیں کہ ہمارا پرچہ خواہ کتنے ہی
شخصوں سے نقل کیا گیا ہے مگر نیچے دستخط تو ہمارے ہیں اور اسپر ایک دلیل دیتے ہیں کہ جسطرح سے
کاتب کے کتابت کرنے سے کتاب کاتب سے منسوب نہیں ہوتی اسطرح سے ہمارا پرچہ بھی کئی ایک شخصوں کے
ہونے سے یہ پرچہ ان اشخاص سے منسوب نہیں ہو سکتا ہے صاحب بیشک جسطرح کاتب کے دستخط ہونے سے کتاب
صاحب کی تصنیف نہیں ہو سکتی اسطرح سے دیگر آدمیوں سے پرچہ بنوا کر اسپر دستخط کرنے سے وہ پرچہ آپسے منسوب نہیں
ہو سکتا بحث آپسے ہے ہمکو دیگر اشخاص سے کچھ تعلق نہیں اسلئے اگر آپ بحث کرنا چاہتے ہیں تو ہر بالی
کرکے منہ نہ چھپایئے اور میدان مقرر سامنے آیئے کئی آدمی جمع کرکے پرچے کو بنوانا یہ بحث کا
اصول نہیں ہے پھر آپ لکھتے ہیں کہ تم ہماری سمجھ نہیں کہ مختلف اشخاص کا مضمون یکساں نہیں ہو سکتا اور ایک
ہی مضمون کے دو ٹکڑے دو مختلف اشخاص نہیں لکھ سکتے اسکے متعلق عرض ہے کہ اگر سمجھ کو اس
کی سمجھ نہیں ہوتی تو میں آپکو پکڑتا کیونکہ ہاں اگر آپکو باوجود ملانے اس امر میں لانیکے سبب گوشت خوری کی

اسباب کی سمجھ نہ رہی ہو تو امر دیگر ہے شاید اسی بے سمجھی کے باعث آپ مجھپر الزام لگاتے ہیں جبکہ میں
ہی کسی کی تمہید یا دیباچہ نہ تھا جسکو دو مختلف اشخاص ایک ہی وقت میں لکھ سکتے تھے بلکہ حیثیت
جبکہ ایک ایک اعتراض پر بلا امداد آدمی اپنی اپنی رائے کے مطابق لکھ کر پرچہ کو پر کر سکتا ہے چونکہ
بحث میں مضمون کے مختلف پہلوؤں سے تحقیق کیجاتی ہے اسلئے سب اعتراض یکساں نہیں تھے انکا جواب
یکساں نہیں ہوگا ہو تو لیجئے آپ ایک بحث میں دو آدمیوں کا حصہ لینا تو درکنار اگر بحث میں مختلف
اعتراض ہیں تو پچاس مختلف آدمی اس کے متعلق جواب دے سکتے ہیں چنانچہ ایک نمونہ مثال ہے جس سے لوگ آپ
ہیں جو ایسا کر رہے ہیں پھر آپ اپنی بے سمجھی کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مختلف آدمیوں سے پرچہ تیار
کرنا اسکی امداد لینے ہے یہ کیونکر ثابت ہوتا ہے کہ ہم تم سے زیادہ وقت لیتے ہیں اور اسمیں ایک لین دین بیچ
جسکو پر ہم کو ہنسی آتی ہے اور معلوم بھی ہے کہ یہ کونسا ٹھیک طرح پر اطلاق پاتا ہے کہ گوشت خوری دماغی طاقت
کیلئے بہت حارج ہے اور یہی وجہ ہے کہ گوشت خور ریاضی میں کمزور رہتے ہیں معلوم نہیں اتنی بے سمجھ کیوں بنتے
ہو ذرا سمجھ کو کام میں لائیے اگر ایک کام کو ۲ کلرکوں نے ایک ہفتہ میں کیا اور ایک کلرک نے اسی کام کو
ہفتہ میں تو اسمیں کوئی شک نہیں کہ آپ ایسے آدمی بھی ہونگے کہ ۲ آدمیوں نے اس کام کو ختم کرنے میں وقت
تھوڑا لیا لیکن کبھی حساب دان آپ سے اتفاق نہیں کریگا کیونکہ اصل انہوں نے اس کا دگنا وقت لیا ہے
اسلئے اگر آپ نے بہت دوستوں کی امداد سے پرچہ وقت پر تیار کر لیا اور آپ نے دو چار دن پہلے بھیجے تو دو چار دن
ہیں کہ ہمنے وقت آپ سے بہت کم لیا ہے لیکن ہاں دوان شک ہو جائینگے دو چار دن بچا لیے مجھے افسوس کرنا ہے
ہے کہ پہلے تو مولوی صاحب نے ادھر ادھر کی واہی تباہی بنا کر پرچہ کو سیاہ کر لیا کہ اصل مطلب نہ رہا اب وقت
پر اترے تو بجائے ٹھیک ٹھیک بنانے کے اور کبھی آپ کے جواب میں فضول وقت ضائع کرنا پڑا ہو دیا جب
آپ کو تو سوائے صبح کے چند ایک گھنٹوں کے تمام دن ادھر ادھر کی واہی تباہی
کہنے سے کام ہے لیکن میرے پاس ایسی فضول باتوں میں پڑنے کا وقت نہیں۔
چونکہ آپ مضمون اور قاعدہ پر نہیں رہے اور ادھر ادھر بھاگ نکلے ہیں
اس لئے مجھے مناسب معلوم ہوا کہ اسکی ندارک کی جاوے چنانچہ آپکے دل میں یہ
کھٹک گئی۔ کہ اس طریقے سے ہم کہاں بھاگینگے اب آخیر میں۔ میں عرض کرتا ہوں کہ اگر
آپ مضمون پر بحث کرنا چاہتے ہیں تو سامنے آنے سے کیوں ڈرتے ہیں لیکن آپ
سمجھتے ہیں کہ اس طریقہ سے دوستوں سے امداد نہیں پہنچ سکے گی آپ میرے اس خط کو
جسکا ان ججوں کے پاس بھیجا دیں اور ان سے دریافت کریں کہ بحث کو ہمنے بگاڑا

یا اپنے بفضولیات کو آپ لے آئے یا ہم بحث کرنے سے بھاگتے ہیں یا
آپ - جبتک آپ اپنے چار ججوں کے دستخط کروا کر میرے اس خط کا جواب
دینگے - تو میں اس خط و کتابت کے متعلق آپکے کسی خط کا جواب نہ دونگا -
ہاں اگر آپ بالمقابل بحث کرنا چاہیں تو مجھے اس دن سے اور وقت سے مطلع
کریں - نیموں کے طے ہوئے پر میں ہر ایک مسئلہ پر آپ سے بحث کرنے کے لئے
تیار رہوں + (صاحبدیال)



ضمیمہ

(یعنے مولانا احمد الدین صاحب پریسیڈنٹ اسلامک ڈیبیٹنگ کلب امرتسر کی اُن تقاریر کا خلاصہ جو آپنے آریوں کے اعتراضات کے جواب میں بیان فرمائیں)×

صاحبان۔ اللہ تبارک وتعالےٰ نے انسان کو پیٹ لگایا اور جبتک یہ جیتا ہے کہانا اس کے لیئے ضروری بنایا اسی لیئے جسے دیکھو کیا چھوٹا کیا بڑا اسی کے دہندے میں لگے ہیں تاکہ کسی طرح سے شکم کو بھر سکیں باوجود ایسی کوششوں کے پھر بھی خود ہندوستان میں لاکھوں آدمی ایسے ہیں جنکو ایک وقت بھی پیٹ بھر کر کہانا نصیب نہیں ہوتا اور قحط کی تکلیفیں علاوہ بریں ہیں جب یہ حال ہے تو انسانی خوراک کے مناسب ذرائع کو ترقی دینا نوع انسان پر احسان کرنا ہے افسوس ہے اون احباب پر جو کہ الٹی کوشش کر رہے ہیں اناج گوشت پھل وغیرہ بہت سی اشیاء نہایت عمدہ طرح سے انسانی خوراک بنتی ہیں دیکھنا صرف یہ ہے کہ کوئی کہانے لائق چیز بالخصوص عقل کیلیئے مضر اور جسم کے لئے بھی مریض بنانیوالی نہ ہو ہم خود حکیم وطبیب وڈاکٹر نہیں ہیں مگر عام فیصلہ حکماء وطباء وڈاکٹران نامدار کا یہ ہے کہ گوشت عموماً عمدہ غذا بلکہ بہتر غذا ہے اسکو غذا جان بخش کہا ہے یہی جہاں پرشاد کہلاتا ہے دیکھو رسالہ فربابوجی (ڈاکٹر بہلی صاحب) اور رفیق الحکماء (ڈاکٹر فتح چند صاحب) اور طب رسیمی اور قانون بوعلی سینا اور مجربہ اور اکسیر الصحت اور مخزن الادویہ وتحفۃ المؤمنین وغیرہ وغیرہ پھر ان کثیر حکماء اور ڈاکٹروں کے فیصلہ کے بعد یہ کہنا کہ گوشت میں دیگر نباتاتی غذاؤں کی طرح بعض بعض ضرر بھی ہیں یا فلاں فلاں کوئی خاص ڈاکٹر اس کے خلاف ہے دیکہنا بحث فضول طول میں ڈالدینا اور اپنے موقعہ سے نکال دینا ہے

ملک ہندوستان میں آریہ صاحبان گوشت خوری کے مخالف موجود ہیں اور یہاں کے ہندو صاحبان بالعموم گوشت خوری سے متنفر بیان کئے جاتے ہیں یہ ایک خصوصیت ہندوستان کو دیگر ممالک پر ہے پس ضرور تہا کہ جسقدر یہاں گوشت نہ کہانیوالے زیادہ ہیں اسیقدر یہاں صحت وعمر وقوت بھی بڑہ کر ہو مگر برعکس اس کے یہاں کی صحت دیگر ممالک کی نسبت جہاں گوشت خوری کا عام رواج ہے

× یعنے اسلامک ڈیبیٹنگ کلب نمبر ۲ کے اجلاس میں آریوں کے جواب میں بیان فرمائیں

جیسا کہ ممالک یورپ امریکہ وغیرہ اور جہاں کے لوگ شکار پر گذارہ کرتے ہیں بہت گرمی ہوتی ہے یہاں کی اوسط عمر بھی کم ہے ہاں اوسط اموات بالضرور زیادہ ہے رپورٹ مردم شماری سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلی مردم شماری کی نسبت ہندو نسبتاً گھٹے ہوئے ہیں مسلمان نسبتاً بڑھے ہوئے ہیں اور سکھ نسبتاً ان سے بھی زیادہ بڑھے ہیں ایسی جامع شہادتوں کے باوجود بحث کو پیچیدگیوں میں ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کو فیصلہ مقصود نہیں اور یہ جو کہا جاتا ہے کہ گوشت انسان کی قدرتی خوراک نہیں اسلئے اس سے بچنا چاہیئے اس کے متعلق یہ نہیں بیان کیا جاتا کہ انسان کی قدرتی خوراک سے انکی کیا مراد ہے حالانکہ میرے بھائی صاحب مولوی عبدالغفار نے شروع بحث میں ہی پوچھا تھا کہ قدرتی خوراک کے کیا معنی ہیں مگر اب تک کسی صاحب نے بھی انسان کی قدرتی خوراک کے معنے نہیں بتائے!

میرے دوستو! اگر قدرتی خوراک سے وہ چیزیں مراد ہیں جو قدرتی طور پر بلا دخل انسان پیدا ہوں تو گوشت بالضرور اس میں داخل ہے گوشت قدرتی طور پر جنگلی حالت میں بلا دخل انسان پیدا ہوتا ہے اگر قدرتی سے وہ خوراک مراد ہے جسے انسان زمین کے گرم علاقوں سے لے کر قطبی ممالک تک اور وحشیوں اور جنگلیوں سے لے کر مہذبوں تک عموماً کھاتے ہوں تو اس معنے سے بھی گوشت اول نمبر پر قدرتی خوراک ہے اور اگر قدرتی سے یہ غرض ہے کہ جو انسان کی طبیعت اور دانتوں اور اعضائے ہاضمہ کے مطابق ہو تو اس لحاظ سے بھی گوشت قدرتی خوراک ہے کتاب قرابادین حیوانات جو جناب فضلی صاحب بہادر کی کتاب کا ترجمہ ہے اور جو ویٹرنری کالجوں میں پڑھائی جاتی ہے اس کے صفحہ ۷۶ پر لکھا ہے کہ کتے اور انسان کے اعضاء ہضم یکساں ہیں اور ان پر ادویہ کا اثر بھی یکساں ہوتا ہے ص۷۷ پر لکھا ہے کہ مسہلات کا اثر یکساں ہوتا ہے پھر ص۵۹۸ پر لکھا ہے کہ گرم پانی کتوں میں اور دیگر گوشت خوروں میں اسی طرح یعنی قے آور ہوتا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ گرم پانی انسانوں کے لئے قے آور ہے پس انسان کے اعضائے ہضم بالضرور گوشت خوروں سے مشابہ ہیں

انسان کے چار دانت کیناٗیں ٹھیٹ کہلاتے ہیں اور کیناٗین کے معنے ہیں کُتّے کے آب وہوا کے لحاظ سے بھی صرف ایک کتا ہی ایسا جانور ہے جو انسان کے ساتھ گرم و سرد ممالک میں پایا جاتا ہے بجز بھیڑ بکری کوئی بھی ایسا جانور نہیں ہے اس سے انسان کا گوشت خور ہونا صاف ثابت ہوتا ہے اور یہ جو بیان کیا جاتا ہے کہ بعض باتوں میں انسان گوشت خوروں کی نسبت سبزی خوروں سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے اگرچہ اس کے ثبوت میں لچر اور فضول باتیں بیان کیگئی ہیں جنکا گوشت خوری سے کوئی بھی علاقہ نہیں ثابت کیا گیا مگر تسیلم بھی کر لئے جاویں اگر ہم مان بھی لیویں تو زیادہ سے زیادہ یہی ثابت ہوگا کہ انسان کو سبزی بھی کھانی چاہیئے نہ یہ کہ گوشت مطلقاً نہ کھانا چاہیئے۔

صاحبان! اللہ جل شانہ نے انسان کو نہایت عجیب غریب بنایا ہے اور عقل کے زیور سے مزین فرمایا ہے انسان دنیا میں نہایت کمزور اور بے بس بے اوزار اور قابل رحم حالت میں آتا ہے صرف عقل سے اسکی سب کمزوریوں کا معاوضہ ہو جاتا ہے اسی عقل کی بدولت سب حیوانات پر تصرف کرتا ہے انسان خط استوا سے لیکر قطبوں تک جہاں سوائے گوشت کے کوئی خوراک نہیں ملتی۔ رہتا ہے اگرچہ ننگا پیدا ہوتا ہے مگر ہر قسم کا لباس تیار کر لیتا ہے رہنے کیلئے بڑے بڑے محل سینکڑوں گز بلند بنا لیتا ہے اگرچہ اس کے پر نہیں ہوتے مگر بذریعہ غبارہ کے پرندوں سے اوپر چڑھ جاتا ہے اگرچہ اس کے پاؤں ایسے تیز نہیں۔ مگر بذریعہ ریل بائیسکل وغیرہ سینکڑوں کوس تک جا سکتا ہے اگرچہ اس کی نظر بہت کمزور ہے مگر بذریعہ دوربین کے ستاروں تک کے حالات معلوم کر لیتا ہے اور بذریعہ خوردبین کے پانی کے زندہ کیڑوں کو (جنہیں آریہ صاحبان بغیر چبانیکے ہی ہضم کر جاتے ہیں) دیکھ لیتا ہے اگرچہ اس کی شنوائی بہت کمزور ہے مگر بذریعہ ٹیلیگراف ہزاروں میلوں کی خبر سن سکتا ہے اگرچہ اسکے پاس کوئی ایسے اوزار نہیں مگر تیر شمشیر بناتا ہے ہوا میں اڑتے ہوئے پرندوں کو مار گراتا ہے میلوں تک مار کرنیوالی توپیں اور بندوقیں بناتا ہے کیا کوئی حیوان ایسے اوزار بنا سکتا ہے اسکے پینے کا پانی بہت نیچے زمین کے نیچے رکھا ہے اگر یہ کنوئیں نہ کھودے تو سیراب نہو اس کی خوراک زمین پر کافی نہیں ہے اگر یہ خود نہ بودے تو برباد نہ ہو جاوے

اس کے لیئے کپڑے بنانے آسمان سے نہیں اترتے بلکہ اسے خود تیار کرنے پڑتے ہیں الغرض اس کی حالت سب حیوانوں سے بڑھ کر اور نرالی ہے تو پھر کیا یہ کھانے پینے کے معاملہ میں گھوڑے بیل اونچے بندر کے برابر ہے؟

جب اس کی سب طاقتیں دیگر حیوانات سے عام تر ہیں تو کیا یہ ایک طاقت ہی خاص ہے پھر دیکھو کہ گائے بھیڑ بکری کے سب دانت چپٹے ہیں اسلیئے وہ گوشت خور نہیں ہیں صرف سبزی خور ہیں اور بالکل گوشت کھانیوالے حیوانوں کے دانت سب پھاڑنیوالے ہیں اسلیئے وہ گوشت خور ہیں مگر انسان میں پکڑنے کاٹنے پھاڑنے چبانے ہر قسم کے دانت ہیں اسلیئے یہ گوشت خور بھی ہیں اس کے معدے اور انتڑیوں میں بھی زیادہ تر مشابہت گوشتخوروں سے ہے جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے جب کوئی خراب کھانا سامنے آتا ہے تو پہلی آنکھیں پھر ناک پھر زبان اسے رد کر دیتے ہیں اور اگر کھا بھی لیا جاوے تو معدہ اسے بذریعہ قے یا اسہال کے یا پھوڑے پھنسیوں اور مرض کی صورت میں نکال دیتا ہے۔

کیا گوشت بھنا ہوا یا پکا ہوا سامنے آتا ہے (اور یہ ظاہر ہے کہ مٹر مسور وغیرہ بھی کچے اور بغیر پکے نہیں کھائے جا سکتے) تو کیا ان کیفیتوں سے کوئی بھی آخیر تک پیدا ہوتی ہے پھر آریہ صاحبان کا اسے زہر سے تشبیہ دینا کسقدر ہٹ دھرمی اور بے انصافی ہے پھر انسان کی قوت ہضم ایسی عجیب ہے کہ کل دنیا جسقدر رنگارنگ کھانے انسان کھاتا ہے اور انہیں ہضم کرتا ہے اور ہمیشہ کے استعمال سے ان میں کوئی ضرر بھی نہیں دیکھا گیا وہ سب دیگر کسی ساتھ ہی نہیں گھاس بیل بھیڑ بکری وغیرہ یا کسی اور حیوان کو کبھی انہی نتائج کے ساتھ کھلائے جاویں تو اس سے انسان کی قوت ہضم کا سب سے بڑھ کر ہونا ثابت ہوتا ہے پھر گائے بیل سے اسکی مشابہت فضول ہے خدا نے انسان کو ہر جگہ رہنے والا بنایا ہے انسان قطبی ممالک اور صحرائی علاقوں میں بھی رہتا ہے جہاں سوائے گوشت کے دوسری خوراک مہیا نہیں ہوتی سو اگر یہ وہاں گوشت نہ کھاوے تو انکا گذارہ کیونکر ہو سکتا ہے پھر یہ بھی واضح ہے کہ گوشت خلاصہ اور عطر ہے سب خوراکو نکا مٹی پانی وغیرہ کے ذرات کے خلاصہ سے نباتات بنتے ہیں اور نباتات سے گوشت بنتا ہے پس گوشت عطر ہے

نباتات کا حسب سب پانی وغیرہ کے ذرات کھانے کے لحاظ سے بڑے نہیں اور گئی نباتات بھی غور اگر ہاکی جہت سے خراب نہیں ہے تو کیا کل گوشت ہی جو اُنکا خلاصہ ہے بڑے ہونگے۔ صاحبان گوشت ایسی عمدہ اور مرغوب خاطر چیز ہے کہ سنسکرت زبان میں جو وید کی بولی ہے اور جسے آریہ الہامی زبان کہتے ہیں اور جس کے الفاظ کو وضعی معنوں میں مانتے ہیں اُس میں جو لفظ گوشت کے لیئے مانس ہے اس کے معنے ہی مرغوب الطبع اور دلپسند شے کے ہیں۔ پنڈت لیکھرام نے کلیات آریہ مسافر میں گوشتخوری کی طرف سے اتھر وید کا ایک منتر پیش کیا ہے جس میں مانس کو دہو کر عمدہ کھیل لکھا ہے وہاں انہوں نے مانس کے معنے مرغوب الطبع چیز کے کیئے ہیں اور نرکت کا حوالہ لکھا ہے اگر کسی کو شبہ ہو تو کتاب یہاں موجود ہے دیکھ لے۔ قدرت انسان کو عمدہ اور چیدہ کھانے دیتی ہے اور گائے بھینس وغیرہ کو بھس توڑی ملتی ہے پھر جب بعض حیوانات کو قدرت گوشت بھی دیتی ہے تو کیا ایسی مرغوب الطبع چیز کے لطیف اور پاکیزہ حالت میں کھانے سے انسان کو ہی محروم رکھا جائیگا۔ پھر اس دنیا میں جس کے فوائد انسان کے تصرف میں دیئے ہیں اللہ تعالےٰ نے ایک حصہ خشکی بنائی ہے اور تین حصہ تری ہی خشکی کے ایک حصہ سے گوشتخوری کے فوائد چھوڑکر اور بیشمار فوائد حاصل کیئے جاتے ہیں خشکی کے جانوروں کا دودھ پیا جاتا ہے خشکی کے جانوروں سے ہل چلائے جاتے ہیں اُن پر بوجھ لادا جاتا ہے کھالوں سے ہڈیوں سے فائدہ لیئے جاتے ہیں خشکی کی نباتات سے روزی حاصل کیجاتی ہے خشکی کی لکڑی لوہے سے ریل گاڑیاں اور مکانات وغیرہ بنائے جاتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اب یہ دیکھنا ہے کہ تین حصہ تری سے بھی انسان کسی قسم کے سچند فوائد حاصل کرسکتا ہے یا نہیں۔ یہ تو نہیں ہوسکتا کہ سہ چند جگہ سے اتنے فوائد انسان حاصل نہ کرسکے سمندر میں جو جہاز اور سٹیمر وغیرہ چلائے جاتے ہیں وہ بھی خشکی کے ہی اسباب سے بنائے جاتے ہیں سمندر میں نباتات تو کم ہی کھائے جاتے ہیں سمندر کے مردار مردہ حالت میں کم ملتے ہیں انکے مرتے ہی دوسرے سمندری جانور اور کیڑے مکوڑے کھا جاتے ہیں پھر سمندر سے خشکی کی نسبت کون سے سہ چند فوائد انسان حاصل کرسکتا ہے

اگر سمندر کے تازہ گوشت کو بھی چھوڑ دیا جاوے تو قدرت کے عطیوں کو ضائع کرنا ہوگا خشکی سے لعل و جواہرات ملتے ہیں مگر تری سے موتی ملتی ہے تو جانور مار کر سیپ ملتے ہیں تو جانور مار کر اور کوڑیاں ملتی ہیں تو جانور مار کر وغیرہ وغیرہ پھر آریہ صاحبان ہی تبلاویں کہ وہ سمندر سے انسان کیلئے کونسے فوائد حاصل کر سکتے ہیں پھر اس دنیا میں نباتات کھانیکے علاوہ کل انسان جسقدر سمندر کے ہوائی خشکی کے جانوروں کا گوشت کھاتے ہیں اس کی مقدار حد سے زیادہ ہے بعض جگہوں میں صرف دودھ اور گوشت ہی کھایا جاتا ہے جیسے صحرائی اور قطبی علاقوں میں وحشی قومیں بالعموم گوشت پر ہی گذارہ کرتے ہیں اب اگر یہ کثیر مقدار گوشت کی روک دی جاوے تو اس کے عوض میں آریہ صاحبان ان لوگوں کے لئے خوراک کہاں سے دینگے کیا وہ قطبی و صحرائی ممالک کے لوگ انکو وہاں سے جلاوطن کرا دینگے اور دوسرے ملکوں کے آدمیوں کی خوراک ان کو دیکر اور انکی خوراک چھوڑا کر خاص انسانوں پر ہی بریتیں گے مگر یہ بات مخفی نہ رہے کہ ہندوستان کے کئی پرانے پنڈت جو بسبب اہل زبان ہونے کے پنڈت دیانند صاحب سے بڑھ چڑھ کر سنسکرت دان تھے جیسے مہی دھر وغیرہ وہ وید کے ترجمے گوشت خوری کے مطابق کرتے ہیں جو حال کے مترجمین بھی ویدوں سے صاف گوشت خوری دکھلاتے ہیں کل مورخین بھی جنہوں نے قدیم آریوں کی خوراک کا ذکر کیا ہے متفق ہو کر کہتے ہیں کہ قدیم آریہ گوشت کھاتے تھے۔ اگر آریہ صاحبان طاقت رکھتے ہیں تو وہ کسی ویجی ٹیرین (سبزی خوار) کے حوالہ سے ہی ثابت کر دیں کہ قدیم آریہ گوشت نہیں کھاتے تھے یہ تو علیحدہ رہے خود ہندو مورخ بھی یہی لکھتے ہیں کتاب انڈو آرین اور انشینٹ آف انڈیا جو بنگالی ہندو مورخوں کی تصنیف میں سے ہیں ان میں بھی یہی لکھا ہے اور کتاب پراچین آرین تہذیب کا بیانت مصنفہ لالہ لاجپت رائے صاحب پلیڈر چیفکورٹ پنجاب کے صفحہ ۴۱ پر لکھا ہے کہ یہ بین محقق کہتے تھے کہ قدیم آریہ گوشت کھاتے تھے اور شکار کرتے تھے اور سکول ہسٹری آف انڈیا مصنفہ پرشاد شاستری کے صفحہ ۳ پر رگوید کے رشیوں کی بابت لکھا ہے کہ رشی گوشت کھاتے تھے اور شکار کرتے تھے اور ایک قسم کا نشہ پیتے تھے تمام وار شہادتوں کے ہمنے خود رگوید کے منتر ایسی قیمتی اخبار میں بمعہ ترجمہ انگریزی کے لکھے ہوئے دکھلائے

اور آریہ صاحبان کو لکھ دیئے گئے تھے اور کہا گیا تھا کہ آپ ان منتروں کو پڑھیں اور دیکھیں کہ ترجمہ ان کا غلط کیا گیا ہے یا منتر غلط لکھے ہیں یا صحیح ترجمہ کیا ہے ان منتروں میں نرگاؤ کو ذبح کرنے اور اس کو کہا کر موٹا ہونے کا ذکر تھا اور اسلام کیلئے قصاب خانوں کا بھی ذکر تھا مگر اسکے جواب میں اور سوائے اس کے کہ "اگر نیا بیع الاسلام سے کوئی بات بیان کردیں تو کیا مسلمان مان لینگے"۔ اور کچھ نہ کہا گیا

ہمنے اس کے جواب میں کہدیا تھا کہ نیا بیع الاسلام کے نرے دعوے تو کچھ حقیقت نہیں رکھتے ہاں اگر اس کتاب سے اگر آپ کوئی آئیت کلام اللہ شریف کی پیش کریں جس کے معنے اسنے قابل اعتراض کئے ہوں تو ہمیں حق ہے کہ اس آئیت کے صحیح معنے کر کے دکھلاویں اور اسکی غلط فہمی کو ظاہر کریں اگر ہم پہلو تہی کرینگے تو ہمیں اس کے بیان کو تسلیم کرنا پڑیگا مگر آجتک آریہ صاحبان کیطرف سے وید کے ان پرمانوں کا کچھ جواب نہیں دیا گیا پھر ہمنے راجہ رامچندر جی کا ہرن مارنا آریہ صاحبان کی کتابوں سے ہی ثابت کردیا اور جب انہوں نے انکار کیا تو ہم نے پنڈت لیکھرام کی کتاب کلیات آریہ مسافر سے نکالکر دکھلادیا اور خود انہیں پڑھوادیا مگر سوائے خاموشی کے اسکا بھی کوئی جواب نہیں دیا گیا باوجود اس کے کہ یہ لوگ خود پوری تحقیقات نہیں رکھتے اور نہ پیش کردہ دلائل کے جواب دیسکتے ہیں پھر بھی آئے دن وہی سورش رکھتے ہیں۔ افسوس! افسوس!!

اب ہم آریہ صاحبان کے اعتراضات اور انکے جوابات بیان کرتے ہیں سنئیے!

اعتراض اوّل۔ جانوروں کا ذبح کرنا بے رحمی ہے

جواب:۔ (۱) اگر ایک لوگوں میں ایک رسم ورواج پہلے یا برے (جو ہماری نسبت بہیں خواہ برے خیال کئے جاویں) جاری ہوں اور وہ ان کی حالت کے مطابق بلکہ ان کیلئے قدرتی بھی ہوں پھر ہم ان لوگوں کو تعلیم دیکر اور مہذب بنا کر ان سے وہ رسم ورواج دور بھی نہ کرسکتے ہوں اگرچہ کتنی ہی کوشش کیوں نہ کریں تو اگر ہم اپنے کسی فائدہ کیلئے ان میں انہی کے مروجہ بلکہ قدرتی رسم ورواج کو جاری کریں تو اس سے ہمپر کوئی الزام نہیں عائد ہوسکتا اگرچہ وہ رسم ورواج ہماری نسبت بری ہی کیوں نہ سمجھے جاویں

عہ گوشت خوری کے مضمون پر متواتر سہ جلسے بحث ہوتی رہی اور یہ اعتراض ہر دفعہ آریوں نے کیا اور پریذیڈنٹ صاحب نے ہر دفعہ ان کا ایک نیا جواب دیا

مثلاً اگر ہم انسانوں میں سے مرد عورت کو بغیر نکاح اور بغیر تمیز محرمات کے آپس میں ملا دیں تو یہ زنا کروانا ہے لیکن اگر حیوانات کو ترقی نسل کے لیئے اسطرح ملا دیں تو یہ بدکاری کہلانا نہیں ہے اسلیئے کہ حیوانات میں ایسے ہی رسم و رواج جاری ہیں ہم خود اونہیں اُن رسم و رواج کے بانی نہیں ہیں اور نہ ہم ان کو مہذب بنا کر ان میں انسانی قواعد جاری کر سکتے ہیں اسیطرح اگر کہانا گندہ ہو جاوے تو اگر ہم اُسے کسی آدمی کو کہلا دیں تو ہم گنہگار ہونگے لیکن اگر وہ کتوں کے آگے ڈالدے تو ہم کسی گناہ کے مرتکب نہیں ہو سکتے کیونکہ ان میں حلال و حرام کا رواج ہمسے مختلف ہے آریہ صاحبان میں سے جب کسی کی گائے بھینس مرجاتی ہے تو چوہڑوں کو دیدیتے ہیں اور یہ جانتے ہیں کہ وہ مردار کھاتے ہیں اور اس میں کبھی کوئی گناہ نہیں سمجھتے حالانکہ چوہڑے اس سے روکے بھی جا سکتے ہیں اور مہذب بنائے جا سکتے ہیں جاٹوں میں بیٹیوں کو ترکہ نہیں ملتا اور یہ صریح ظلم ہے مگر جب سرکار اُن میں انہیں کے رواج کیمطابق فیصلہ دیتی ہے تو اس سے سرکار ظالم نہیں کہلا سکتی حالانکہ وہ مہذب بنائے جا سکتے ہیں مگر حیوانات کے رسم و رواج ہرگز دور نہیں کیئے جا سکتے اسلیئے کہ وہ انہیں قدرتی ہیں اسطرح اگر ہم ایک آدمی کے ذریعہ سے دوسرے آدمیونکو بلاقصور مروا دیں تو یہ پرلے درجہ کا ظلم ہے لیکن اگر ہم کتوں کے ذریعے سے خرگوشوں وغیرہ کو اور چیتوں کے ذریعہ سے ہرنوں وغیرہ کو روسا اود بلاؤں کے ذریعہ سے مچھلیوں کو اور بازوں بہریوں کے ذریعہ سے کبوتروں بلبل اور نیولا کے ذریعے سے سانپ وغیرہ وغیرہ کو مار دیں تو یہ ہرگز ناجائز نہیں ہو سکتا اسلیئے کہ انہیں ایسی رسم و رواج ہے اور ہم ان میں اُنہی کے رسم و رواج کو جاری کرتے ہیں اور ایسے رسم و رواج کو جو اُن سے ٹل نہ سکتا ہو ان میں ضرور جاری کرنا قدرت کی مطابقت ہے نہ کہ بیرحمی اور یہ بھی ظاہر ہے کہ جسکو بالتحقیق پرورش خود کرنا جائز ہے اسکو خود مارنا بھی جائز ہے اور اس اصول کی بنیاد پر ہم حیوانات کو اپنا حق سمجھتے ہیں اگر یہ اصول صحیح نہیں ہے تو آریہ صاحبان ہی بتا دیں کہ وہ جانوروں کو جنگل سے کیوں پکڑ لاتے ہیں جال لگاتے ہیں گڑہے کہود دیتے ہیں دہوکے کرتے ہیں جنگل سے ہاتھیونکو حالانکہ اونکو آریہ صاحبانکی حفاظت اور پرورش کی کوئی بھی ضرورت نہیں پکڑ لاتے ہیں اور اونہی اونکے وطن مالوف سے نکالدیتے ہیں عزیزوں سے

جب اکرد یتے ہیں نہ انکے لئے بلکہ صرف اپنے لیئے۔ وید میں تو آبی۔ ہوائی جنگلی جانوروں کے پکڑنے کی اجازت نہیں ہے بلکہ صریح حکم ہے (دیکھو یجروید ادھیائے ۲۴ ۲ وغیرہ) پھر آریہ صاحبان حیوانات کو بیچ بھی دیتے ہیں کیا کوئی اپنے بیٹوں سے یہی سلوک کرتا ہے بچھڑے کو گائے سے جدا کرکے بھی بیچ دیتے ہیں ہندوستان میں قدیم سے بیلوں کو خصی کرتے آئے ہیں جو کہ جان کنی سے بھی زیادہ تکلیف ہے آریہ صاحبان نے اس کے متعلق کبھی چوں تک نہیں کی چراغ جلا کر ہزاروں پروانوں کا خون کر دیتے ہیں اگر کسی دو آنہ کی کتاب میں کیڑے پڑ جاویں تو دو آنہ کے لیئے کئی ایک کرموں کو ان کی خوراک اور جگہ سے نکال کر مار دیتے ہیں وغیرہ وغیرہ

میرے ایک دوست آریہ نے ابھی اسبات کو مان لیا ہے کہ کسی کی کتاب چھین لینا اتنا ظلم نہیں جیسا کہ اس کا سر اتار لینا لیکن ہم پوچھتے ہیں کہ تھوڑے ظلم کے جواز کے لیئے جو آپ کرتے ہیں کوئی قاعدہ بھی ہے یا صرف تحکم ہی ہے۔ وہ قاعدہ آپ بیان کریں ہم اسی کی بنیاد پر ذبح بھی ثابت کرینگے۔

جواب (ب) آریہ صاحبان کے نزدیک حیوان اور نباتات بھوگ جونی ہیں یعنے صرف گذشتہ جنم کے اعمال کی سزا پانے کے لیئے ہی اس جون میں آئے ہیں نباتات کی سزا بے ہوشی ہی ہے اور حیوانات کی سزا میں تکلیف بھی داخل ہے مگر انسان ہی کرم جونی ہیں یعنے یہ آئندہ کیلیئے کرم کرنیوالے ہی ہیں خدا تعالیٰ نے انہیں اختیار دیا ہے اور چاہا ہے کہ خواہ مخواہ انکے اختیار میں کوئی مخل نہ ہو پس انسانوں کو مارنا منشاء الٰہی کے صریح خلاف ہے لیکن نباتات اور حیوانات جو صرف بھوگ جونی ہی ہیں ان کی بابت بحث ہے آریہ صاحبان درختوں کو جو کہ ہزار سال تک جی سکتے ہیں اپنی ضرورتوں کیلیئے کاٹ ڈالتے ہیں گویا انکی سزا کو دوسری جون پر ڈال دیتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بھوگ جونی کی سزا میں دخل دینا اور اسے دوسرے وقت پر ڈالدینا جائز سمجھتے ہیں جب بات یہ ہے تو حیوانات کے بارے میں اس تاخیر سزا کو وہ کیوں برا کہہ سکتے ہیں تکلیف تو انکی سزا میں شامل ہے اگر حیوانات اس سزا سے مبرا ہو جائینگے تو انکے لیئے بہتری ہے اور اگر انکی کچھ سزا باقی رہیگی تو وہ نباتات کی طرح پھر جھیل سکتے ہیں کرم جونی تو نہیں ہیں جو دخل دینا برا ہے اور اگر انکی آئندہ کی سزا میں خلل دینا برا ہے۔ تو نباتات کے

معاملہ میں بھی ایسا ہی چاہیئے۔ آریوں کو چاہیئے کہ نباتات کھانا بھی چھوڑ دیں

جواب (ج) وید میں کھیتی خراب کرنیوالوں چوہوں بیل گائے۔ اونٹ بھیڑ وغیرہ جانوروں کے مارنیکا صریح حکم ہے۔ پنڈت دیانند صاحب بھی اسبات کو مانتے ہیں (دیکھو کلیات آریہ مسافر کا وہ حصہ جسمیں گوشتخوری پر بحث ہے) اور یہ واضح ہے کہ ان جانوروں کو سزا میں نہیں مارا جاتا کیونکہ وہ انسان کی طرح عقل نہیں رکھتے ہیں اور نہ اُنپر قانونی دفعات عائد ہوسکتی ہیں اور نہ وہ عدالت میں جوابدہی کیلئے بلائے جاتے ہیں اگر انہیں سزا ہوگی تو سابقہ جون کی ہوگی نہ کہ موجودہ جون کے کرموں کی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کھیتی خراب کرنے کیلئے جو انہیں مارا جاتا ہے تو یہ انکے جرم کی پاداش نہیں بلکہ صرف انسانی خوراک بچانے کیلئے ہے سو جب خوراک ایسی چیز ہے کہ جس کے بچانے کیلئے جانوروں کا مارنا جائز ہے اور جانوروں کی زندگی کی صرف اتنی قیمت ہے کہ خوراک کے عوض میں لیجاویں یعنے انکی زندگی ہماری خوراک کے برابر ہے تو خوراک حاصل کرنیکے لئے اگر انہیں مارا جاوے تو انکی زندگی کی کوئی بے قدری نہیں ہوسکتی

آریہ صاحبان جانوروں کو صرف انسانی خوراک کا ایک قلیل حصہ بچانے کیلئے مار ڈالتے ہیں اور پھر ان کی زندگیوں کو انسانی زندگی کے برابر بھی کہتے ہیں کیا اگر کوئی انسان کسی کی گندم وغیرہ چرا کر لیجاوے تو اسکے لئے بھی یہی حکم ہے؟

جواب (د) جانداروں کو جو تکلیفیں پہنچتی ہیں وہ دو قسم کی ہیں ایک قدرتی اور دوسرے غیر قدرتی۔ قدرتی تکالیف وہ ہیں جو اس سرشٹی کے پیدا ہونے کے وقت سے حیوانات کیلئے مقرر کیگئی ہیں اور غیر قدرتی وہ ہیں جو انسانوں کے گناہوں غفلتوں جہالتوں اور بد انتظامیوں سے پیدا ہوئی ہیں مثلاً حیوانات کی نسلیں خراب اور کمزور ہونا اور انکا مریض ہونا وغیرہ وغیرہ چونکہ یہ تکلیفیں انسانوں کی غفلتوں اور لاپرواہیوں سے پیدا ہوتی ہیں اسلیئے انسانوں کو لازم ہے کہ ان کی تلافی کریں اور حیوانات کی ان تکالیف کو دور کریں انکے لئے ہسپتال بنائے جائیں اور انکی عمدہ نسلیں بڑھائی جاویں وغیرہ حیوانات کی ان تکالیف کی نسبت پر ہم انہیں اور زیادہ تکالیف نہیں دیتے

قدرتی تکلیفیں بھی دو قسم کی ہیں ایک مشروط و مفید اور دوسری غیر مفید اور عام جانداروں کیلئے موت لازم ہے۔ مگر یہ مشروط ہے اضافت کیساتھ کہ وہ جاندا

بوڑھا ہو کر اور اس کی طاقتیں سلب ہو کر طبعی طور پر مر جاوے اور یا مرض وغیرہ ہو کر ہماری طرف سے اس کے علاج کی کوششیں کیئے جانے کے باوجود مر جاوے ہم اس قاعدہ کی بھی تقلید کر کے جانداروں کو مارنیکے مستحق نہیں ہیں دوسری قسم قدرتی تکالیف کی غیر معتبد اور عام ہے اور وہ یہ ہے کہ جانور جبکہ تندرست اور قوی ہوں اور زیادہ جی سکنے کے قابل ہوں اسوقت دوڑتے پھاندتے بھی مارے جاویں شہد کے چھتے میں ایک رانی مکھی ہوتی ہے اور ایک کام والیاں ہوتی ہیں اور ایک نکھٹو ہوتے ہیں صرف رانی مکھی انڈے دیتی ہے اور نکھٹو نر ہوتے ہیں جاڑے کے شروع میں کام والیاں ہر سال نکھٹوؤں کو جبکہ ابھی وہ طاقتور اور تندرست اور زیادہ جینے کے قابل ہوتے ہیں مار ڈالتی ہیں اگر کبھی چھتے میں رانی مکھی نہو یا اسکے حمل میں ایسا فرق پڑ جاوے جو آئندہ موسم بہار میں نئے نکھٹوؤں کی امید نہ ہو تو وہ انہی نکھٹوؤں کو رہنے دیتی ہیں اور نہیں مارتیں بلکہ سردیوں میں اپنی خوراک انہیں کھانیکو دیتی ہیں اگر کوئی آریہ صاحب ہوتا تو وہ کہتا کہ نکھٹوؤں کو کام والیوں کا مارنا ٹھیک نہیں ہے اگر وہ انہیں ابھی نہ مارتیں تو وہ بھی نکھٹو پیدا ہو جاتے تو کیا ہرج تھا زیادہ نہ ہوتے یا زیادہ پیدائش ہوتی جیسے آریہ صاحبان بکروں کے بارہ میں کہا کرتے ہیں لیکن یہ خیال بالکل غلط ہے اعتدال بھی کوئی چیز ہے جسے آریہ صاحبان اس بحث میں مطلق نظر انداز کر دیتے ہیں الغرض نکھٹوؤں کو ہر سال مارا جاتا ہے طبعی موت سے مرنے نہیں دیا جاتا اسیطرح بڑی مچھلیاں چھوٹی مچھلیوں کو کھاتی ہیں اور انہیں طبعی موت سے نہیں مرنے دیتیں اور یہ تکلیفیں حیوانات کی کسی غلطی کا نتیجہ نہیں ہیں بلکہ ان کے لیئے قدرت نے مقرر کر دی ہیں ایسی تکلیفوں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قدرت نے ان کے معاملہ میں اسبات کو جائز بنایا ہے کہ وہ قوت و صحت و جوانی کی حالت میں بھی چلتے پھرتے مارے جاویں صرف یہی قدرتی اجازت ہے جسکی تقلید میں ہم حیوانات کو مارنیکے مجاز ہیں اور ایسی صورتمیں ہمارا انہیں مارنا قدرت کے متابعت مطابقت ہے نہ کہ مخالفت

جواب (ھ) اگر ایک سمندر میں ایک جوڑا مچھلیوں کا ہو۔ تو تھوڑے عرصہ ہی میں وہ سمندر مچھلیوں سے بھرپور ہو جاویگا۔ خدا تعالےٰ نے انکو اعتدال پر قائم رکھنے کے لیئے یہ مقرر فرمادیا ہے کہ بڑی مچھلیاں چھوٹی مچھلیوں کو کھا جاویں۔ بلکہ انڈوں

بچوں تک بھی نہ چھوڑیں اور یوں انکا اعتدال قایم رہے تو معلوم ہوا کہ مچھلیوں کی یہ تکلیف اور جیوہتیا قدرتی ہے ہم اگر قدرتی تکلیف پر کچھ اضافہ کریں تو البتہ ہم پر اعتراض ہو سکتا ہے لیکن اگر ہم چند بڑی مچھلیوں کو اپنے کام میں لادیں اور چھوٹی مچھلیاں جسقدر انہوں نے کھانی تھیں ان میں سے بڑی مچھلیوں کی تعداد کے مطابق چھوڑ کر باقی کے بھی ایک حصہ ہی کو اپنے تصرف میں لائیں تو بتلائیے کہ مچھلیوں کی تعداد پر اور انکی جیوہتیا پر کیا اثر ڈالا جو کچھ قدرت کرتی تھی ٹھیک وہی کیا۔

اسی طرح اگر ہم درندوں اور گزندوں کو ماریں اور جسقدر حیوان انہوں نے ضایع کرنے تھے ان میں سے ایک حصہ اپنے کام میں لادیں تو فرمائیے کہ ہم نے حیوانوں کی جیوہتیا کو کیا بڑھا دیا یا قدرت کی متابعت کی اور انسانوں کے فائدہ کو بڑھا کر ان کو فاقہ کشی سے بچا دیا اور یوں انسانی جیوہتیا کو گھٹا دیا کیا یہ ڈبل رحم نہیں ہے؟ حیوانی جیوہتیا تو اس سے نہ بڑھی جو قدرت کرتی تھی ہاں انسانی جیوہتیا البتہ کم ہو گئی پھر ہم نے موجودات میں کونسی تکلیف کا اضافہ کیا۔

اعتراض دوم۔ چراغ پر پروانے خود آتے ہیں کیا جانور بھی خود چھری کے نیچے آتے ہیں

جواب:۔ بنسی میں بھی مچھلیاں خود پھنستی ہیں جال میں بھی پرندے خود آتے ہیں مگر چونکہ انسان جال لگاتے ہیں اور اسے چھپاتے ہیں اور دانہ دکھلاتے ہیں اسلیئے انسان ہی انہیں پھنساتے ہیں اسیطرح جب آریہ لوگ چراغ جلاتے ہیں جس کی روشنی ان کو دانہ کی طرح پھنساتی ہے اور گرمی جال کی طرح پوشیدہ ہوتی ہے اسلیئے وہ روشنی کی لالچ سے آگ میں پڑ جاتے ہیں اور چونکہ چراغ آریہ صاحبان خود جلاتے ہیں اسلیئے ان کی موت کے ذمہ وار بھی وہی ہیں اگر کسی آدمی کی آنکھیں چراغ سے دکھ پاتی ہوں تو اوس گھر والے چراغ کو نہ جلانا بہتر سمجھتے ہیں اگر چراغ جلانے سے کسی کے بچے مریں تو وہ ساری عمر چراغ نہیں جلاوینگا سو اگر یہ لوگ پروانوں کو اپنے بچوں کی طرح یا دوسرے انسانوں کی طرح ہی سمجھتے تو کبھی چراغ نہ جلاتے۔

اعتراض سوم۔ بیشک درختوں کو جڑ سے اکھیڑنا ظلم ہے ؛

جواب:۔ شاید آریہ صاحبان مولی گاجر۔ شکرقندی شلغم وغیرہ جڑوں کو جڑ سے نہیں اکھاڑتے ہونگے اوپر سے صرف پتے توڑ لیتے ہونگے۔ کھیتوں کو بالکل

صاف کر کے پھر ہل چلایا جاتا ہے چنوں کو کچا ہی اکھیڑ لیتے ہیں مولی گاجروں کے
ساتھ بھی اکثر یہی کرتے ہیں۔

اعتراض چہارم۔ گوشت قدرتی خوراک نہیں ہے اسلیئے نہ کہانا چاہیئے

جواب:۔ یہ اعتراض تو آریہ صاحبان اکثر کیا کرتے ہیں مگر انسانکی قدرتی
خوراک کی تعریف آجتک کر کے کبھی نہیں بتلائی اگر قدرتی سے ایسی خوراکیں مراد ہیں
جنہیں انسان بعض پہلوں کی طرح اپنی طرف سے کسی اصلاح کے بغیر چھلکا اتار کر
ہی کہالے تو اس صورت میں انڈا ضرور قدرتی خوراک ہے بعض سمندری جانوروں
کے گوشت بھی بغیر پختگی دیئے کے کہائے جاسکتے ہیں۔ لیکن اسطرح گندم ہرگز قدرتی
خوراک نہیں رہے گی اور اگر قدرتی سے وہ خوراکیں مقصود ہیں جو بلا دخل انسانی
قدرتی طور پر پیدا ہوتی ہیں تو اس صورت میں بھی گوشت قدرتی خوراک ہے لیکن
گندم اس حالت میں بھی قدرتی خوراک نہیں ہو سکتی اسلیئے کہ گندم انسان
کو خود بونی پڑتی ہے اور اگر قدرتی سے یہ مطلب ہے کہ اس خوراک کو انسان وحشیوں
سے لیکر مہذبوں تک اور گرم ممالک کے لوگوں سے لیکر قطبوں تک سب کہاتے
ہیں تو گوشت اس صورت میں بھی قدرتی ہے اور کوئی اور خوراک اس امر میں گوشت
کیساتھ مقابلہ نہیں کر سکتی اور اگر قدرتی کے یہ معنے ہیں کہ وہ خوراک انسان کی
طبیعت اور دانتوں۔ معدے اور آنتوں کے موافق ہو تو ثابت کیا جا چکا ہے۔ کہ
گوشت اس لحاظ سے بھی قدرتی ہے ہر دفعہ آریہ صاحبان سے مطالبہ کیا گیا ہے
کہ وہ انسانکی قدرتی خوراک کی تعریف کریں مگر انہوں نے آخیر تک ایسا کرنیکی جرأت نہیں کی

اعتراض پنجم گوشت کے کہانیسے حیوان کم ہو جاتے ہیں اور حیوانی فوائد
میں کمی واقع ہوتی ہے۔

جواب:۔ صاحبان جیسے نباتات کا فائدہ ایک یہ بھی ہے کہ انمیں سے ایک حصہ
کو کہایا جاوے ویسا ہی حیوانات کا بھی ایک فائدہ یہ ہے کہ ان میں جو کہانے کے
لائق ہیں انمیں سے ایک حصہ کہانے کے کام میں بھی لایا جاوے جسطرح اناج کہانیسے کم نہیں
ہوتا اسی طرح حیوان بھی کہانے سے کم نہیں ہوتے بلکہ اپنے ایک مصرف پر لگتے ہیں
حیوانات اسیطرح سے بڑھتے ہیں جیسے نباتات۔

تقریباً ۴۰۰ سال کا عرصہ ہوا ہے کہ کلمبس نے امریکہ کو دریافت کیا وہاں اسوقت گھوڑے اور بھیڑ
بکری وغیرہ مواشی مطلقاً نہیں پائے جاتے تھے کلمبس وہاں چند مویشی لے گیا وہ
گھوڑے تھوڑے عرصہ میں اسقدر بڑھ گئے کہ اُن سے ملک بھرپور ہو گیا ہے جسطرح
امریکہ سے آلو اور تمباکو لائے گئے اور اب ان ممالک میں بکثرت پائے جاتے ہیں
اسیطرح حیوانات جگہ اور خوراک اور آب وہوا کے مطابق بڑھتے ہیں جب اپنے اندازے تک پہنچ
جاتے ہیں تو پھر انکی ترقی رک جاتی ہے اگر انسان انہیں سے اعتدال کیساتھ کھانیکے
کام میں لائے جاویں تو پھر وہ اپنے اندازے تک پہنچنے کیلئے بڑھینگے اس اندازہ سے ہرگز ہرگز نہیں
کم رہینگے۔ اگر ان میں سے جو کھانیکے لائق ہوں انہیں اسی حالت پر رہنے دیا جائے تو وہ
اپنے اندازے سے ہی نہیں بڑھینگے انسانی خوراک کے فوائد بھی جاتے رہیں گے بس انکو نہ کھانا
انکو بڑھانا نہیں ہے بلکہ انسانی خوراک کو گھٹانا اور نوع انسان کو حیوانی فوائد سے محروم رکھنا ہے
ایک سمندر میں اگر دو چار مچھلیاں اکٹھی رہنے دیجائیں تو وہ تھوڑے عرصہ میں سمندر کو بھر سکتی ہیں
پھر معلوم کہ حد اعتدال کیساتھ کھانے سے کیوں حیوانوں میں کمی واقع ہوگی گائے بھینس اور بھیڑ
بکریاں آگے سے ہرگز کم نہیں ہیں آگے اسقدر لوگ گائے بھینس نہیں رکھتے تھے اسقدر لوگ
گھی استعمال نہیں کرتے تھے اتنے حلوائی اور دودھ بیچنے والے اور گوجر نہیں ہوتے تھے چائے
وغیرہ اور قلفیاں جن میں دودھ کا استعمال ہوتا ہے انکے بیچنے والے زمانہ حال کے بقدر پہلے کبھی
نہیں ہوئے زراعت آگے سے سینکڑے گنا زیادہ ہوتی ہے کیا یہ حیوانوں کی زیادتی کو نہیں
بتلاتی کیا بغیر جانوروں کے ہل چلایا جاسکتا ہے چاہے مشینیں آگے سے بہت زیادہ ہیں ریل جاری
ہونے پر گھوڑے بیلوں بھینسوں وغیرہ کی ضرورت بہت محسوس ہوتی ہے سال اونٹ ایل تک
بیل وغیرہ پہنچاتے رہتے ہیں گویا ریل کے سوا بہ سری گاڑیاں اور یکے وغیرہ آگے سے
بہت بڑھ گئے ہیں ترقی تجارت اس کی شاہد ہے قیمت کا بڑھ جانا اسلئے نہیں ہے کہ حیوان
کم ہیں بلکہ اسلئے ہے کہ کھانیوالے بہت بڑھ گئے ہیں اور چارہ قیمتاً آتا ہے روپے کی بہتات
بھی قیمتوں کے بڑھ جانیکا ایک سبب ہے غلہ جو آگے سے سینکڑوں گنا زیادہ ہوتا ہے مگر پھر
بھی اسکی قیمت بڑھ گئی ہے اگر گوشت خوری سے قصبوں پر اثر پڑتا تو پولیٹکل اکانمی والے
فاضل ضرور اسکا ذکر کرتے پولیٹکل اکانمی کی کتابوں میں گوشت خوری کی اجازت ہوتی
تاجر لوگ اپنی طرف سے ہمیشہ وہی کام کرتے ہیں کہ جس سے فائدہ ہو اگر حیوانات کو خرید کر

اسلئے گوشت بیچنے سے نقصان ہوتا تو دنیا سے یہ تجارت آجتک گم ہو گئی ہوتی آریہ صاحبان نے حیوانی تجارت کو اپنے ہاتھ میں لیکر کیوں نہیں کہلا دیتے ہیں کہ صرف دودھ سے اسقدر فائدہ حاصل ہوسکتا ہے کیوں اسے گو جر وغیرہ کے ہاتھوں میں چھوڑ رکھا ہے جو اکثر افلاس کو پہنچے ہوئے ہیں برخلاف قصاب ان سے بنائت مالدار ہیں معترض ان اخراجات اور محنت کو نہیں دیکھتے جو حیوانوں کی پرورش میں پڑ جاتی ہے اور کئی سال کے بعد کے فائدہ کو آپ جبکہ فایدہ کیا تسلیم کرتے ہیں اور پھر یہ بھی نہیں سوچتے کہ دیگر ضروری فوائد لینے کے بعد ان کو ضائع نہ کرکے اگر گوشت کا فائدہ بھی لیا جاوے تو وہ کیوں دوسرے فوائد کا روکنے والا ہوگا۔

اعتراض ششم۔ انسان بھی حیوانوں کی طرح ہوتے ہیں پھر ان سے گوشت جو ضروری فوائد کیوں لیا جاوے

جواب۔ یہ عجیب منطق ہے کہ اگر انسانوں سے کسی سبب سے یہ فائدہ نہیں لیا جاتا۔ تو حیوانات سے بغیر اس باعث کے بھی ایسا فایدہ لینا ترک کر دو آریہ صاحبان کے دلائل بجز انکے حکم پر مبنی ہوتے ہیں جناب ہم پہلے بتلا چکے ہیں کہ انسان ایک ذمہ دار مخلوق ہے آپ بھی اسے کرم جونی مانتے ہیں اور ایسی اجازت سے آج ہی انسانی امن و امان اور اعتبار اور تمدن حکومت الغرض کل ترقیات کا خاتمہ ہو جاتا ہے پھر یہ کیا بواعث اور فوائد آپکے تجویز کردہ فائدے سے ہزاروں گنا بڑھے چڑھے ہوئے نہیں ہیں؟ ہم نے صحیح دلیل سے حیوانوں سے گوشت ضروری کا فائدہ لینا ثابت کر دیا ہے جبکہ آپ توڑ نہیں سکتے۔ اگر ایسی صحیح دلیل سے انسانوں سے بھی گوشت کا فائدہ اٹھانا آپکے نزدیک بھی صحیح ثابت ہوتا ہے تو آپکے نزدیک تو انسانی گوشت کا کھانا بھی ضروری ثابت ہوا۔ آپ اگر کرتے ہوں تو پہلے ایسا کرکے ثابت کریں کہ اس سے صرف حیوانات کے ذبح جیسے ہی نتائج پیدا ہوتے ہیں پھر دوستوں کو بھی اپنے تجربہ کی طرف بلائیں۔ آپ حیوانوں کو ان کے وطن مالوف سے جبکہ انکو انکی ضرورت نہیں ہوتی جبراً پکڑ لاتے ہیں انکو بیچ دیتے ہیں چراغ جلا کر ہزاروں بے زبانوں کا خون کر دیتے ہیں وغیرہ وغیرہ پھر کیا حیوانوں کے قیاس سے انسان پر بھی ایسے کام کرنے جائز سمجھتے ہیں آدمی ایک کی سزا قتل ہے تو کیا آپ بھیڑ کی قتل کیلئے بھی فتوے دیتے ہیں اگر نہیں تو صرف اسی سبب سے آپ انسان اور حیوان میں ایسا فرق کرتے ہیں یہی بلحاظ آپکے اس اعتراض کا بھی جواب ہے انسانی گوشت صرف بعض وحشی ہی کھاتے ہیں تہذیب کی ترقی اسکی دشمن ہے جہاں جہاں تہذیب کے بادل آئے انسانی گوشت

لازماً متروک ہو گیا ہے اور حیوانی گوشت لازماً زیادہ ضروری ہو گیا ہے پھر آریہ صاحبان
کو یہ بھی لازم ہے کہ انسانی گوشت کا صحت کیلئے مفید ہونا بھی ثابت کریں حیوانات میں سے
بھی تو سب کا گوشت مفید صحت نہیں ہے +

اعتراض ہفتم:- اگر ایک گائے کے دودھ کا اور اس سے جو بچے نر و مادہ پیدا ہوں ان
سب کے دودھ اور ہل چلانے کے کام کا اندازہ لگایا جاوے تو ایک گائے کی کل عمر یعنی ۱۵
سال میں دودھ اور زراعت وغیرہ کا اسقدر فائدہ ہو گا جو کئی ہزار آدمیوں کی ایکدن کی
ایک وقت کی خوراک کے برابر ہو گا لیکن اگر ایک گائے کو ذبح کیا جاوے تو اسکا تیس سیر گوشت
صرف تیس آدمیوں کی ایکدن کی ایکوقتہ خوراک ہو گی اور بس۔ دیکھو ذبح کا نقصان کتنا بڑا ہے

جواب:- صاحبان یہ ایک بہت ہی بڑا مغالطہ ہے آریہ صاحبان ایک تیس سیر گوشت
والی گائے کا فائدہ چودہ پندرہ سال کا گناتے ہیں میں اسکے مقابلہ میں تیس سیر گندم کا فائدہ
دکھلاتا ہوں فرض کرو کہ سال میں صرف دو فصلیں ہوتی ہیں اور ایک دانہ کم سے کم دس دانے پیدا
کرتا ہے تو اس حساب سے پہلی ششماہی میں ۳۰ سیر کے ۳۰۰ سیر ہو جائینگے اور پھر ۳۰۰ سے سیر دوسری
ششماہی میں ۳ ہزار سیر ہو جائینگے۔ اور تیسری ششماہی میں تیس ہزار سیر اور چوتھی میں تین لاکھ اور
پانچویں میں تیس لاکھ اور چھٹی میں ۳ کروڑ اور ساتویں میں ۳۰ کروڑ اور آٹھویں ششماہی میں ۳
ارب سیر ہو جائینگے ۳۰ سیر گندم کی ترقی صرف چار سال میں اسقدر ہو جاتی ہے۔ چودہ پندرہ سال کا
حساب تو علیحدہ رہا۔ اب دنیا میں تقریباً ڈیڑھ ارب انسان موجود ہیں اس حساب سے ۳ ارب سیر گندم
کل دنیا کی ایکدن کی دو وقتہ خوراک سے بھی زیادہ ہو گی اور اگر تیس سیر پہلے ہی کھائے جاتے تو
صرف ۱۵ آدمی کی ایکدن کی دو وقتہ خوراک ہوتی سو اگر ایسی دلیل سے گوشت کا کھانا منع نکلتا ہے
تو اناج کا کھانا اس سے زیادہ منع نکلیگا غلطی اس دلیل میں یہ ہے کہ آریہ صاحبان خرچ اور رنج اور محنت
اور وقت کو کالعدم سمجھ کر چودہ پندرہ سال کے بعد کا قیاس حال پر کرتے ہیں اور یہ باطل ہے اسلئے انکا
اعتراض فضول ہے پھر فضول اعتراض تو انہوں نے گائے پر کھینچ تان کر لگا دیا مچھلیوں کی بابت کیا کہینگے
کیا وہ بھی دودھ دیتی ہیں یا ہل چلاتی ہیں یا کیا کھانے سے کم ہو جاتی ہیں پھر تو معاذاللہ قدرت
بڑی غلطی کرتی ہے جسنے چھوٹی مچھلیاں بڑی مچھلیوں کی خوراک بنائی ہے جو انڈے دیں بچے تک بھی کھا جاتی ہیں

اعتراض ہشتم:- گوشت دماغ کے لیئے مضر ہے گوشت خور صاحب دماغ نہیں ہوتے

جواب:- کئی ایک آریہ بھائیوں نے یہ اعتراض کیا ہے مگر کسی نے کوئی سند حکیم یا ڈاکٹر کی نہیں دی

اب ہم حکمت کی کتابوں کو دکہلاتے ہیں کہ آیا اس دعوے میں کچھ بھی صداقت ہے دیکھو مخزن المفردات یہاں موجود ہے مضرات دماغ میں گوشت کا مطلق ذکر نہیں ہے بہت سی ایسی چیزیں نظر آتی ہیں جنہیں آریہ صاحب بشوق و رغبت کہاتے ہیں مقویات دماغ میں گوشت مرغ اور گوشت تو ا اور بہت سے اور گوشت اور جانوروں کے مغز اوساند سے مرقوم ہیں آپ دیکھ سکتے ہیں اسکے علاوہ انگریزی کتابوں کے حوالہ ملاحظہ ہوں جن سے ہمارے بیان کی تائید ہوتی ہے اعتراض کے دوسرے حصہ کی بابت گذارش ہے کہ یورپ اور امریکہ کی کل قومیں گوشت خور ہیں اور وہ سب اعلے حسابدان اور فلاسفر ہیں بنگالی بھی گوشت کہاتے ہیں اور انکی حسابدانی بھی مشہور ہے مسلمانوں میں بھی جو اصحاب ادہر متوجہ ہوئے ہیں ہندوؤں سے بہت سبقت لیگئے ہیں اگر مسلمان ہمت نہ ہاریں تو ایک عرصہ کے بعد دکھلا دیگے کہ کن کی عقلیں نہایت بھدی ہیں اور کون اعلے حساب دان ہیں اور کون صرف تجارتی حساب پر ہی نازاں ہیں ۔ قرآن مجید فرماتا ہے کہ ہمنے سورج چاند کے انداز باندھ رکھے ہیں تاکہ تم سال وماہ کی گنتی جانو ۔ اور تاکہ تم حساب سیکھو ۔

اعتراض نہم :۔ گوشت خوری گرچہ صحیح بھی ہو مگر جانوروں کے گلوں پر چھری چلانا دیکھا نہیں جاتا ہمسے

جواب :۔ جن شخصوں کے پاس گھوڑے گھوڑیاں گائے سانڈ بھینس بھینسے گدہے گدہیاں وغیرہ ہوتی ہیں انہیں اکثر ضرورت پڑتی ہے کہ انہیں ملایا جاوے یہ کام بسا اوقات خود انکو کرنا پڑتا ہے اب اگر ایک عورت کے پاس ایسے جانور ہوں اور اسے انکے ملانے کی ضرورت پڑے تو اگرچہ اس عورت سے یہ ملاپ دیکھا نہیں جاتا ۔ لیکن اسے ضرورتاً اپنے نوکروں چاکروں یا قابو یافتہ (گوجر وغیرہ) لوگوں کے ذریعہ سے یہی ایسا کرانا پڑے گا یہی حال آپ اپنا سمجھ لیں اگر آپ کسی مریض پر عمل جراحی ہوتا یا کسی کو پہانسی لگتا دیکھ نہیں سکتے تو بیشک آپ یہ کام نہ کریں ۔ مگر جہاں ضرورت ہوگی کرنیوالے ہی کریں گے ۔

اعتراض دہم :۔ شکار کئے ہوئے جانور کے تمام بدن میں پیشاب جذب ہو جاتا ہے پس گوشت کیا ہے خون پیشاب بھی کہایا جاتا ہے

جواب :۔ یہ بالکل باطل ہے جسقدر پیشاب ہوتا ہے وہ مثانہ میں جمع رہتا ہے اور خون کا صرف دوران بند ہو جاتا ہے اور بدن وہ سرد ہو کر ایک کالا سا فضلہ بنجاتا ہے جو برابر بدن وغیرہ میں موجود ہوتا ہی ہے اور یہ ظاہر ہے کہ جب جسم کا عمل ہی رک گیا تو اسے جذب کی طاقت کہاں رہی نہایت افسوس کا مقام ہے کہ ہندوؤں کے نہ میں اگرچہ مکھیاں خود بخود مر جاتی ہیں